مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

قدرت کا قانون ہے کہ اگر قوم متفق ہو کر قوم کی دنیا و دین کی تعلیم و تربیت
کا سامان مہیا نہیں کرتی تو قوم کی ترقی سے مایوسی ہے

جسمیں

سر سید احمد خان کی اور اسپیچ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان
کی اور دیگر احباب کی اسپیچیں شامل ہیں

متعلق

اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ مقام علیگڈھ

مطبع مفید عام واقع آگرہ میں طبع ہوا
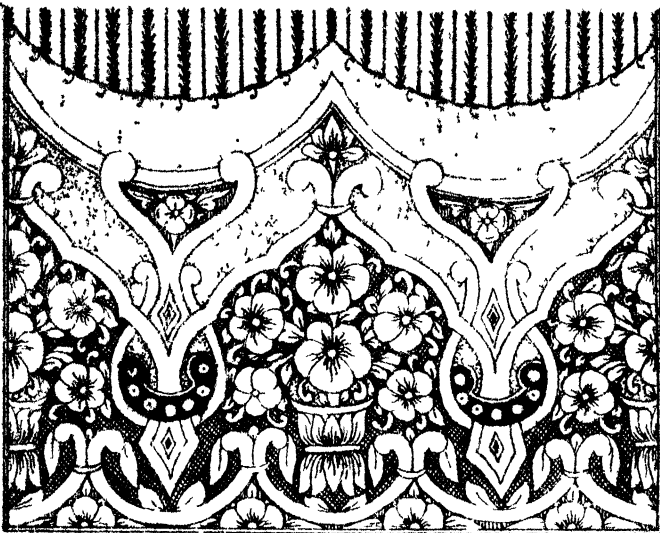
سنہ ۱۸۹۴ء

مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

قدرت کا فتویٰ ہے کہ اگر قوم متفق ہو کر قوم کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت
کا سامان مہیّا نہین کرتی تو قوم کی ترقی سے مایوسی ہے

جسمین

سر سید احمد خان کی اور اسپیچ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان
کی اور دیگر احباب کی اسپیچین شامل ہین

متعلق

اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ مقام علیگڈھ

مطبع مفید عام واقع آگرہ مین طبع ہوا
۱۸۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ لیس للانسان الّا ما سعیٰ

مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ

اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائے اور عمدہ تربیت حاصل کیے اور اونمیں قومی ہمدردی پیدا ہوئے بغیر مسلمانوں کی قومی ترقی ناممکن ہے۔

یہ تینوں باتیں بغیر اسکے کہ ایک نہایت اعلیٰ درس گاہ ہو اور جسمیں نہایت اعلیٰ درجہ کے

یورو پین اور ہندوستانی پرنسپل ہون اور اُسکے ساتھ وسیع بورڈنگ ہوس ہو جسمین مسلمان طالبعلم کثرت سے یکجا رہ سکین حاصل ہونے غیر ممکن ہین۔

ایسی درس گاہ کا جسمین یہ سب چیزین موجود ہون بغیر اسکے کہ قوم اپنی قوت کو ایک جگہ جمع کرے اور کل قوم متفق ہو کر ایسی درس گاہ کو قایم کرے وجود مین آنا ناممکن ہے۔

پس مسلمانونکی قسمت کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر قوم ایسا نہین کرتی تو مسلمانونکی قومی ترقی سے مایوسی ہے۔

———— ۰)*(۰ ————

آٹھوین اجلاس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مین جو ماہ دسمبر علیگڈہ مین منعقد ہوا۔ مینے اس مضمون کو بصورت ایک رزولیوشن کے پیش کیا۔ بعض اسپیچون مین مینے یہ کہا تھا کہ چھوٹے اسکول مسلمان بچونکی انگریزی تعلیم کے لئے جنمین نہ لایق ماسٹر ہوتے ہین اور نہ تعلیم مسلمان بچونکی تعلیم مین نقصان پہونچانیوالے اور مسلمانون کی مجموعی قوت کو متفرق کرنیوالے ہین۔

اگرچہ مینے اپنی اسپیچ مین بیان کیا تھا کہ اگر چھوٹے چھوٹے عمدہ اسکول قایم کر سکتے ہو قایم کرو مگر خراب اسکول قایم مت کرو۔ اکثر لوگون نے سمجھا کہ مین چھوٹے چھوٹے اسکولون کے قایم کرنیکا بالکلیہ مخالف ہون مگر میری گفتگو کا عام طور پر یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہ تھا بلکہ مجھکو صرف دو صورتون مین چھوٹے چھوٹے اسکول قایم کرنیسے مخالفت ہے۔

اوّل۔ اس صورت مین جبکہ اُن اسکولون مین لایق ماسٹر نہون اور عمدہ تعلیم نہوتی ہو

دوسرے - اس صورت مین جبکہ قوم اونھین اسکولون کے قایم کرنے پر اکتفا کرے اور اس سبب سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پر متوجہ نہو یا نہو سکتی ہو - کیونکہ میری راے مین جبتک قوم مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت پاے ہوئے لوگ پیدا نہونگے تو قومی ترقی پیدا نہین ہونے کی -

میری اس راے سے جو چھوٹے چھوٹے اسکولونکی نسبت ہے احباب کا اختلاف کرنا کچھ تعجب نہین ہے - کیونکہ دونوںکا خیال دو مختلف امر پر مبنی ہے - وہ سمجھتے ہین کہ چھوٹے چھوٹے اسکول کیسے ہی ہون کسی نہ کسی قسم کے فائدہ سے خالی نہین ہین - یہ خیال بھی صحیح ہوگا میرا خیال یہ ہی کہ چھوٹے چھوٹے اسکول جو قایم کیئے جاوین ایسے ہون جو اعلیٰ تعلیم کی بنیاد تصور کیئے جاوین اور اوسپر اعلیٰ تعلیم کی عمارت بن سکے - ورنہ بیفائدہ ہین -

مگر اسوقت مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ چھوٹے چھوٹے اسکولون کے قایم کرنے پر نہین ہے بلکہ اس بات پر ہے کہ بغیر اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تربیت کے قومی ترقی ناممکن ہی - اور ایسی تعلیم و تربیت بغیر اعلیٰ درجہ کی درس گاہ قایم ہوئے نہین ہوسکتی - اور اعلیٰ درجہ کی درس گاہ بغیر قوم کی متفقہ کوشش کے وجود مین نہین آسکتی - پس اگر قوم متفق ہوکر ایسی درس گاہ قایم نہین کرتی تو مسلمانونکی قوم کی ترقی سے مایوسی ہے -

مین یہ بھی کہتا ہون کہ مدرستہ العلوم علیگڈھ جس درجہ ترقی پر پہونچگیا ہے کوئی دوسرا کالج جسکے قایم کرنے کی کوشش کیجاوے اس درجہ تک پہونچنا بظاہر ناممکن ہے پس قوم متفق ہوکر اوسکو پورا دمکمل کرے اور جب وہ مکمل ہوجاوے تو دوسرے کے قایم کرنیکی فکر کرے

مین خوش ہون کہ ان جملہ امور سے جنپر قوم کی قسمت کا فیصلہ منحصر تھا تمام ممبرگو ج سے جو کثرت سے اجلاس مین موجود تھے اتفاق کیا ہے - پس مین اُن تمام سخشن اور اسپیچون کو جو اسکے متعلق ہوئی ہین چھاپکر قوم مین تقسیم کرتا ہون کہ ہرگاہ قوم نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ متفقہ کوشش سے ایسے کالج کا قایم ہونا ضرور ہے اور مدرستہ العلوم علیگڈھ کی نسبت تسلیم کیا ہے کہ اوسکا پورا ہوجانا اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت کے لیئے واجب ہی تو اب قوم اوسپر متوجہ ہو اور ہر ایک مقام پر اوسکی تکمیل کے لیئے چندہ جمع کرے تاکہ مقصود حاصل ہو اور قومی ترقی کا کامل ذریعہ موجود ہو - پس یہ درخواست ہے کہ قوم اسپر نہایت سعی اور کوشش سے توجہ کرے - واللّٰہ المستعان -

والسلام

راقم اثم

(دستخط) سیّد احمد

سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

و

سکرٹری ٹرسٹیان مدرستہ العلوم علیگڈھ
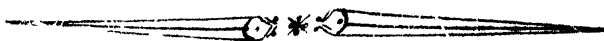
بسم اللہ الرحمن الرحیم

رزولیوشن جسکو سید احمد نے اجلاس کانفرنس میں پیش کیا

اس کانفرنس کی یہ راے ہے کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانان کے جو کچھ کہ ابتک ہوا ہے وہ محض ناکافی ہی اور اگر یہی حالت رہی تو صدیون کے گذرنے پر بھی تبدیل حالت کی توقع نہین ہو سکتی۔ جبتک کہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تعلیم کا اور اس سے بھی زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نہ کیا جاوے۔ اگر اسطرح پر نہ کیا جاویگا تو کانفرنس کی راے مین ترقی تعلیم و ترقی حالات مسلمانان سے بالکل مایوس ہو جانا چاہیے۔

اس رزولیوشن کی تائید کرتے وقت سیّد احمد نے اسطرح پر اسپیچ کی۔

اسپیچ سیّد احمد

جناب صدر انجمن۔ یہ مایوسی بھرا رزولیوشن جو مینے آپکے سامنے پیش کیا ہے یہ نہ سمجھا جائے کہ اسمین جو لفظ مایوسی کے لکھے گئے ہین وہ حسرت قلم سے لکھے ہین۔ ہرگز نہین۔ بلکہ جو نقش مایوسی کا میرے دل پر ہے یہ الفاظ اُن نقشون کا سایہ ہے اور جو مایوسی کی بُو ادن سے نکلتی ہے

وہ درحقیقت میرے دلِ سوختہ کی بُو ہے - مجھکو مسلمانونکی ترقی اور مسلمانون کی قوم کو دنیا
مین ایک معزز قوم ہونیسے بالکل مایوسی ہے اور آج کا اجلاس مین سمجھتا ہون کہ اوسکا فیصلہ
کرنیوالا ہے اور ہمارے دل کو اوس راحت کا دینے والا ہوگا جسکا ایک مشہور مقولہ مین بیان
ہوا ہے کہ الیاس احدی الراحتین -
اے جناب صدر انجمن - آپ خیال کرتے ہونگے کہ یہ مایوسی میرے دل کی کمزوری کا
باعث ہے ورنہ کوشش کی ڈکشنری مین مایوسی اور ناممکن کا لفظ نہین ہے - مگر ذرا انصاف
کی نظر کا مین متمنی ہون - اِس امر مین کوشش کرتے کرتے تین قرن گذر گئے اور کچھ نہین ہوا -
تیس چھتیس برس سے اِس کوشش مین سرگردانی ہے اور پھر کولھو کے بیل کیطرح ہم دیکھتے ہین
کہ وہین ہین جہان تھے پھر کیون نہ دل پر مایوسی چھا جاوے مصرع
نالم چون دل است آخر نہ سنگ است
اے جناب صدر انجمن - یہ مضمون جو آج کے اجلاس مین پیش کیا ہے درحقیقت کوئی نیا مضمون
نہین ہے بلکہ دوسرے اجلاسون مین متعدد پیرایونمین پیش ہو چکا ہے - اسی مضمون کو مگر دوسرے
لفظون مین مینے لکھنؤ کے اجلاس مین پیش کیا تھا جسکو گروہ کثیر مسلمانون نے نامنظور کیا تھا
گرچہ آپکا وقت ضایع ہوگا مگر مجھکو اجازت دیجیے کہ مین اپنی اُس اسپیچ کو آپکے سامنے پڑہون
اُسکے بعد جو کچھ مجھکو آج کہنا ہے وہ کہون کیونکہ آج کے اجلاس کو مین درحقیقت مسلمانونکی
قسمت کا فیصلہ سمجھتا ہون -
لکھنؤ مین یہ مضمون پیش ہوا تھا کہ چھوٹے چھوٹے اِسکول مسلمان بچّونکی انگریزی تعلیم کے لیئے

جنمین نہ لایق ماسٹر ہوتے ہین اور نہ عمدہ تعلیم۔ مسلمانون کے بچّونکی تعلیم مین نقصان پہونچانیوالے اور مسلمانونکی مجموعی قوت کو متفرق کرنیوالے ہین۔

اسپر مینے یہ گفتگو کی کہ۔ اس رزولیوشن کو سنکر بلاشبہہ آپ سب صاحب متعجب ہوئے ہونگے مگر براہ مہربانی اسکے نامنظور کرنے مین جلدی نہ کر بیٹھیے گا ذرا تامّل فرمائیے گا اور مجھے اسکی تشریح کرنے دیجئے گا اور اسکے حسن و قبح دونون کو جانچئے گا۔

جن بزرگون نے اِن چند برسون مین متعدّد جگہہ چھوٹے چھوٹے اسکول بلا ثبات چندہ کے بھروسے پر قایم کیئے ہین اور مسلمان بچّون کے غول بھرے ہین اُن اسکولونکی حقارت کرنا یا اونکو غیر ضروری قرار دینا میرا مقصد نہین ہے بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ اُنسے جو نفع قوم کو پہونچتا ہے اور جو نقصان قوم کا اونسے ہوتا ہے اُن دونونکا اندازہ کیا جاوے اور اُن دونونکو تولا جاوے جو پلّہ بھاری نکلے اُسپر فیصلہ ہو۔

اِس مطلب کی تشریح کرنے کو مین ایک مثال پیش کرتا ہون۔ ایک شخص ہے جو نہایت پیاسا اور بھوکا ہے تم اوسکو روٹی دیتے ہو اور پانی پلانے کا بندوبست نہین کرتے حالانکہ روٹی سے مقدّم پانی پلانے کا بندوبست کرنا ہے۔ روٹی کی بھی بلاشبہہ اوسکو ضرورت تھی مگر جو شے اوس سے بھی زیادہ مقدّم تھی اوسکا خیال نکرنیسے روٹی دینا کچھ فائدہ نکریگا اور ضرور وہ شخص پیاس کے مارے مرجاوے گا۔

یہی حال ہماری قوم کا ہے۔ چھوٹے اسکول ادنی تعلیم کے لیئے قایم کرنے پیاسی اور بھوکی قوم کو روٹی دینی ہے۔ قوم کو نہایت ٹھنڈے پانی یعنی اعلی تعلیم کی ضرورت ہے جب تم اوسکا

بندوبست نہین کرتے تو اوسکا نتیجہ بجز اسکے کہ قوم پیاس کے مارے مرجائے اور کچھ نہین ہو سکتا۔ قوم مین اسقدر مقدور نہین ہے کہ اعلیٰ تعلیم کا بھی بندوبست کرے اور ادنیٰ تعلیم کا بھی بندوبست کرے اور اس سبب سے جبکہ وہ ادنیٰ تعلیم کے انتظام پر متوجہ ہوتی ہے تو مجبوری اوسکو اعلیٰ تعلیم کے انتظام کا موقع نہین رہتا۔ مجموعی قوتونکا زور بہانے کا جاتا ہے اور قوم کے لیئے اوس نتیجہ کی امید ہوتی ہے جو اوس پیاسے شخص کی نسبت بیان کی گئی ہے۔ ہو سکتی ہے سوچنا چاہیے کہ لوگونکی توجہ چھوٹے چھوٹے اسکولون کے قایم کرنے پر کیون مایل ہوئی۔ براہ مزاح یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے لیئے ایک مشغلہ پیدا کرنیکے لیئے۔ مگر اونکا تو مشغلہ ہوتا ہے اور اون بیچارے بچونکی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔

مزاح کی بات کو جانے دو وہ لوگ نیک نیتی اور قومی ہمدردی سے یہ سمجھتے ہین کہ غریب لوگون اور ادنیٰ مقدور والون کے بچون کو فایدہ پہونچے اور عام تعلیم سے لوگ فایدہ اوٹھا دین۔ مگر اسمین دو طرح سے غلطی ہے۔

اول۔ یہ کہ جبتک اعلیٰ قومون مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہین ہوتی ادنیٰ قومون اور غریب لوگون مین ہرگز تعلیم نہیں پھیل سکتی۔

دوسرے۔ یہ کہ جبتک اعلیٰ درجہ کی تعلیم ملک مین موجود نہین ہوتی ادنیٰ درجہ کی تعلیم کا پھیلنا ناممکن ہے۔ دنیا کے کسی حصہ ملک کی تاریخ سے ثابت نہین ہوا ہے کہ بدون اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے شایع ہوئے ادنیٰ درجہ کی تعلیم پھیلی ہو۔ قدرت کا قاعدہ ہے کہ ادنےٰ اعلیٰ کی پیروی کرتا ہے کبھی اعلیٰ ادنیٰ کی پیروی نہین کرتا۔ پس جو لوگ غریب لوگون مین ادنیٰ

درجہ کی تعلیم کے رواج کے خواہان ہین اُنکا سب سے اوّل یہ فرض ہے کہ اپنی قوم میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ لوگون کے پیدا کرنے کی کوشش کرین۔ اونی درجہ کی تعلیم اور غریب لوگون مین رفتہ رفتہ از خود پھیل جاوے گی۔

ہر کوئی تسلیم کرتا ہے اور مین بھی تسلیم کرتا ہون کہ قوم کا خوش حال ہونا تعلیم کا معتبر ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ اوسمین معتدبہ تعداد کے لوگ نہایت اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہون اسکے بعد نہایت کثرت سے تعداد ایسے لوگونکی ہو جو اوسط درجہ کی تعلیم پائے ہون اور اسکے بعد ادنیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ۔ مگر سب سے مقدم اعلیٰ درجون کے تعلیم یافتونکا موجود ہونا ہے جو قوم کے افتخار کا باعث ہے اور جو منبع اور مخرج باقی دو قسم کی تعلیمونکا ہے۔ جو لوگ اپنی کوششین اعلیٰ درجہ کی تعلیم پر متوجہ نہین کرتے اور ادنیٰ تعلیم پر مصروف کرتے ہین وہ اولٹی گنگا بہاتے ہین جسمین کبھی کامیابی نہوگی۔

اب دوسری طرح پر غور کرو کہ اکثر حصّون اور قریباً ہر ایک ضلع مین گورنمنٹ اسکول یا مشنریون کے اسکول قایم ہین جو انٹرنس تک کی تعلیم اسلوبی سے دیتے ہین۔ اگر تم اس قسم کے مقامات مین مسلمانونکی تعلیم کے لیئے کسی وجہ سے اسکول قایم کرتے ہو۔ بہتر قایم کرو مگر یہ بتاؤ کہ تمھارے اسکول مین اُسی درجہ کے لایق۔ ذی علم ماسٹر اور ہیڈ ماسٹر ہین جیسے کہ اُن اسکولون مین ہین یا نہین۔ جہانتک کہ مجھے علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ نہین۔ پس غور کرو کہ تم جو عمدہ اور ذی علم ماسٹرون کی تعلیم سے مسلمانون کو چھڑا کر اپنے کم علم اور ناقص ماسٹرون کے سپرد کرتے ہو تو تمھارا ایسا کرنا درحقیقت اونکے ساتھ سلوک کرنا ہے یا بدسلوکی۔ یہ ایسی صاف بات ہے کہ ہر شخص اسکو

سمجھ سکتا ہے۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم ان چھوٹے اسکولون مین ادنی درجہ تک تعلیم دیکر لوگون کو تیار کرتے ہین تاکہ وہ ہائی اسکول یا کالیج مین اعلی درجہ کی تعلیم پانے کے لیئے داخل ہوسکین اور اسی خیال سے بہت سے بزرگون نے جا بجا پرایمری اور اپر پرایمری - مڈل اور بعض مقامون مین انٹرنس تک کے اسکول قایم کیئے ہین۔ یہ بات تو نہایت خوشی کی ہے کہ تھوڑے عرصہ سے ہماری قوم کو اپنی قوم کی تعلیم کا خیال پیدا ہوا ہے اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے اس بات کی آواز آتی ہے کہ قوم کے لیئے کچھ کرنا چاہیئے لیکن اگر اس کوشش مین کچھ نقص ہو تو اس سے چشم پوشی بھی مناسب نہین ہے - پس جن بزرگون نے اس قسم کی کوشش کی ہے جسکا مین بیان کر رہا ہون - اوّلاً دل سے انکا شکر ادا کرنیکے بعد یہ امر کہنا چاہتا ہون کہ انھون نے ایسا کرنے سے اُس مقدم امر سے جسکو سب سے مقدم قرار دیا ہے یعنی مسلمانونکی اعلی تعلیم کی ترقی سے بالکل غفلت کی ہے یا اپنی قوت کو مقدم چیز کے بدلے مؤخر شے کیطرف رجوع کیا ہے یا اپنی مجموعی قوت کو اسطرح پر ساقط کر دیا ہے کہ مقدم امر کے انجام کے قابل نہین رہی ہے -

اے صاحبو - تعلیم کا معاملہ نہایت نازک ہے اور اُسکے اثر اچھے یا بُرے جو نہایت مخفی طور سے پیدا ہوتے ہین وہ بہت کم نظر آتے ہین مگر وہ اثر نہایت گہرے اور دیرپا ہوتے ہین - فرض کرو کہ کہ ایک اسکول ایسا قایم کیا جاوے جو صرف مڈل تک کی تعلیم دیتا ہو اور ایک اسکول ایسا ہو جو انٹرنس تک کی تعلیم دیتا ہو جسمین مڈل کلاس بھی ہو باوجودیکہ دونون مین مڈل کلاس کے پڑھنے کی کتابین یکسان ہین مگر جو دماغی اثر اور ترقی کیطرف مائل خیالات اُن لڑکون کے ہوتے ہین جو

اوس اسکول مین پڑھتے ہین جو انٹرنس تک پڑہاتا ہے ہرگز اون لڑکونکو حاصل نہین ہوتے جو اوس اسکول مین پڑھتے ہین جو صرف مڈل تک پڑہاتا ہے۔

آگے یہ فرق اون لڑکون مین زیادہ محسوس ہوتا ہے جو کسی کالجیٹ اسکول مین پڑھتے ہین اور جو صرف ایسے اسکول مین پڑھتے ہین جو صرف انٹرنس تک پڑہاتا ہے۔ پس ہمکو اپنی قوم کی ترقی کی کوشش کرنے مین ہر بات پر خیال کرنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ ایسا نہو کہ ہماری کوششین بعوض اسکے کہ ہم اپنی قوم کو ترقی کی راہ پر لیجاوین تنزل کی راہ پر لیجاتے ہون اور بعوض اسکے کہ ہم اپنی مجموعی قوت کو اونکی ترقی دینے مین کام مین لاوین اوسکو متفرق کرکے اوس مجموعی قوت کو ساقط کرتے ہون۔

ان چھوٹے چھوٹے اسکولون کے قایم کرنیکا خیال ایک اور سبب سے بھی پیدا ہوا ہے جو نہایت نیک دلی اور قومی ہمدردی کا خیال ہے اور جو بلاشبہہ تعریف وتحسین کا مستحق ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی شہر یا قصبہ مین کوئی اسکول موجود نہین ہے اور انہون نے اس خیال سے اسکول قایم کیا ہے کہ وہانکے لڑکے جو آوارہ پھرتے ہین کچھ پڑھ جاوین۔ مین ایسے اسکول کی مخالفت کرنی نہین چاہتا مگر جب تمام قوم کو بحیثیت ایک قوم ہونے کے مثل شخص واحد کے خیال کرتا ہون تو اون بزرگونکی خدمت مین یہ ضرور عرض کرتا ہون کہ آپنے پیاسے اور بھوکے شخص کے لیئے صرف روٹی کھانے کا سامان کیا ہے مگر وہ پیاس کے مارے مرنیوالا ہے۔

اے صاحبو تعلیم کے متعلق صرف دو قسم کے خیالات ہین ایک اشاعت کرنا اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا جو بلاشبہہ ایک محدود گروہ کو یا قلیل گروہ کو نصیب ہوگی۔ دوسرے اشاعت کرنا عام

تعلیم کا جسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عام لوگ اور غریب گروہین اور غریبون کے لڑکے اوس سے فائدہ اوٹھاوین اور گروہ کے گروہ اور غول کے غول ایسے پیدا ہوجاوین جو شد بد سے واقف ہون جہانتک مجھکو اپنی قوم کے بزرگون سے موقع ملا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اُنکے خیالات اِس پچھلی قسم کی تعلیم کیطرف زیادہ مایل ہین اور وہ اپنی نیک نیتی سے تعلیم کا ایسا طریقہ چاہتے ہین جس سے غریب آدمی بھی فائدہ اوٹھا سکین۔

اے صاحبو مین اپنی قوم کے اُن بزرگون کے اِس خیال پر نہایت ستایش کرتا ہون مگر جس خیال سے مین اپنی قوم کی ہمدردی کرتا ہون اور جس درجہ پر مین اپنی قوم کو پہونچانا چاہتا ہون وہ میرا مقصد صحیح ہو یا غلط۔ ممکن ہو یا ناممکن اِس طریقہ سے حاصل نہین ہوسکتا۔ مین اپنی قوم کو آسمان کی مانند کرنا چاہتا ہون جو رات کیوقت ہمکو دکھائی دیتا ہے۔ جب مین رات کو آسمان دیکھتا ہون تو مین اُسکے اُس حصہ کی جو نیلا نیلا سیاہ رو ڈراونا دکھائی دیتا ہے کچھ بھی پروا نہین کرتا مگر اون ستارونکو دیکھنا چاہتا ہون جو اوسمین چمک رہے ہین اور معشوقانہ انداز کی چمک سے ہمکو اپنی طرف کھینچتے ہین اور جنکے سبب سے اُس تمام سیاہ رو آسمان کو بھی عجیب قسم کی خوبصورتی حاصل ہوئی ہے

اے صاحبو کیا تم اپنی قوم مین اِس قسم کے لوگ پیدا کیے بغیر جو تمھاری قوم مین ایسے ہی چمکتے ہون جیسے آسمان پر تارے۔ اپنی قوم کو معزز اور دوسری قومونکی آنکھہ مین باعزّت بنا سکتے ہو۔ ہرگز نہین ہرگز نہین۔

اے صاحبو کیا تم اُن ستارون کے پیدا کیے بغیر اپنی سیاہ رو اور درماندی ذلیل قوم مین کوئی خوبی پیدا کرسکتے ہو۔ عام تعلیم کا عام لوگون مین بغیر موجود ہونے اعلی تعلیم کے پھیلنا ناممکن ہے

اور تمام دنیا کی تاریخ سے اوسکا ثبوت ملتا ہے - پس بلاشبہہ مجھکو افسوس ہے کہ نیک نیت کوششین جو قبل از وقت ہماری قوم کے بزرگ دوسری قسم کے خیالات سے کرتے ہین وہ ضایع ہونیوالی ہین یا قوم کے عروج کے لئے سب بے سُود ہین -

اے صاحبو اس قسم کی تعلیم پر زور دینا اور خیال کا رجوع کرنا اُس قسم کے لوگون کا کام ہے جہان اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا آفتاب نصف النّہار پر پہونچا ہوا ہو یا ایک بدنیت گورنمنٹ کا کام ہے جو اپنی رعایا کو کسی ظالمانہ پالسی سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک پہونچنے سے روکتی ہو یا ایسی منصف گورنمنٹ کا کام ہے جو حقوق کی پابندی اور انصافانہ برتاؤ کی مجبوری سے عام تعلیم کے فنڈ کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم مین جو بلاشبہہ محدود لوگون پر منحصر ہوگی خرچ نکر سکتی ہو - اب تم جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم کو چھوڑکر عام تعلیم کی طرف توجہ کرتے ہو کیا تمھاری قوم مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا آفتاب نصف النّہار پر پہونچگیا ہے یا تم مثل اُس ظالم یا منصف گورنمنٹ کے ایسا کرنے پر مجبور ہو مجھے بزرگانِ قوم معاف فرماوینگے کہ مین اس راہ کو قومی ترقی کی راہ نہین سمجھتا -

اسقدر سُننے کے بعد ضرور میرے دوستون کے دلمین جو اسوقت یہان تشریف رکھتے ہین یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ اگر یہ تدبیرین ترقی کیطرف مائل نہین ہین تو وہ تدبیرین کیا ہین جنکا ترقی کی طرف میلان ہے - جو کچھ میرا خیال اس امر کی نسبت ہے مین ضرور اسکو بتاؤنگا مین نہایت خوش ہون بلکہ میری آرزو ہے کہ ہماری قوم خود اپنے اتفاق سے قومی اسکول اور قومی کالج قایم کرے اور اونکی کثرت ہو کہ گورنمنٹ کو بمجبوری اپنے اسکول اور کالجون کو اوٹھا لینا پڑے مگر ہمکو کسی اسکول کے قایم کرنے کا ارادہ نہین کرنا چاہیئے جبتک کہ ہم انٹرنس کلاس کی پڑھائی کا

اسکول نہین قایم کر سکتے ورجسمین ایک نہایت عمدہ اور لایق یوراپین جنٹلمین یورپین ہیڈ ماسٹر مقرر نہین کر سکتے - ایسا اسکول بارہ سو روپیہ ماہواری مستقل آمدنی کے بغیر قایم نہین ہو سکتا - اس درجے سے کمتر درجہ کا اسکول قایم کر کے بچونکو اوسمین پھنسانا قومی نقصان کا باعث ہے اور نہ اوسکی ضرورت ہے کیونکہ اسقدر تعلیم حاصل کرنیکے بہت سے وسیلے موجود ہین -

اسیطرح ہمکو کسی کالج کے قایم کرنے کا ارادہ نہین کرنا چاہیئے جبتک کہ ہم اسقدر سرمایہ بہم نہ پہونچالین جس سے علاوہ ہندوستانی پروفیسرون کے کم سے کم تین یورپین پروفیسر نہایت عمدہ خصلت کے اور پورے جنٹلمین مقرر نکر سکین - دوہزار پانسو روپیہ ماہواری سے کم مین ایسا اسٹاف جمع نہین ہو سکتا - اور متفرق اخراجات اور ضروری کتب خانہ کے لیئے جو کالج کے لیئے ضروری ہے اسکے سوا روپیہ کا ہونا ضروری ہے - ظاہر ہے کہ قوم کی حالت ایسی نہین ہے کہ ہر جگہہ وہ ایسے اسکول اور کالج قایم کر سکے مگر سب کو اپنی قوت مجموعی سے کسی جگہہ اوسکو پورا کرنا چاہیئے جب ایک جگہہ پورا ہو لے تو پھر دوسری جگہہ قایم کرنے مین اپنی مجموعی قوت کو کام مین لاوین -

اگر وہ یہ کام نہین کر سکتے تو بعوض چھوٹے چھوٹے اسکول بنانے کے کسی مقام کو پسند کرین جہان عمدہ اسکول یا کالج ہو اور وہان پر لڑکون کے رہنے کا اور وہانکی سکونت کے اخراجات مین امداد دینے کا انتظام کرین اور قوم کے لڑکون کو جمع کر کے وہان رکھین اور جو روپیہ کہ چھوٹے چھوٹے اسکول بنانے مین صرف کرتے ہین اوسکو انکی تعلیم دلانے مین خرچ کرین -

اس تدبیر مین دو نقص باقی رہتے ہین جو میرے خیال مین بہت بڑے ہین گو کہ لوگ انکا

کم خیال کرتے ہین اِسوقت جسقدر کالج و اسکول ہین وہ گورنمنٹ کے ہین یا گورنمنٹ کے ہاتھ
مین ہین یا مشنریون کے ہاتھ مین ہین اُنکے انتظام مین ہمکو کچھہ دخلت نہین یا برائے نام
کچھہ ہے اور اُنکا انتظام ہم اپنے دلخواہ نہین کرسکتے اور جو حاجتین مسلمان لڑکون کی
تعلیم مین ہین وہ اُنسے پوری نہین ہوسکتین - علاوہ اِسکے مسلمان بچّونکو صرف تعلیم ہی دیدینا
کافی نہین ہے - اونمین قومیت کی روح پھونکنی اونکی تعلیم سے بھی زیادہ ضروری ہے -
یہ روح اونمین ٹپر نہین سکتی جبتک گروہ گروہ مسلمان بچّے ایک جگہہ جمع کرکے تعلیم نہ دیے جاوین
اور اُنکے دلمین **قومی کالج** کے ہونیکے خیال کا اثر اور قومی کالج مین تعلیم پانیکا جوش
پیدا نہو - آسے صاحبو مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ جبتک یہ روح ہماری قوم مین آویگی
اُسوقت تک ہماری قوم مُردہ بصورت زندہ رہیگی اور کسی چیز مین تعلیم دولت - عزّت -
ہمّت - حمیّت - غیرت کسی چیز مین عروج کے درجہ پر نہین پہونچنے کی - خدا ہماری
قوم کی مدد کرے - (یہ میری اسپیچ تھی جو مینے لکھنؤ مین کی تھی)

جناب صدر انجمن اِس اسپیچ مین جو میرا مطلب تھا وہ بہت صاف تھا یعنی
مین یہ نہین کہتا کہ ابتدائی تعلیم کے لیئے مدرسے نہ قایم کیئے جائین اور مین کیونکر یہ کہہ سکتا ہون
کیونکہ جبتک ابتدائی تعلیم انٹرنس تک نہو گی تو مسلمان بچّے کالج کلاس تک کیونکر
پہونچ سکین گے - بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ ابتدائی تعلیم کے لیئے ناقص اور تعلیم کے خراب
کرنیوالے مدرسے جنمین نہ عمدہ تعلیم ہوتی ہو نہ لایق ماسٹر ہون قایم کرنے مسلمانون کے
بچّون کی تعلیم کو نقصان پہنچانیوالے ہین اگر عمدہ مدرسے قایم نہین کرسکتے تو ناقص مدرسے

قایم مت کرو بلکہ ایسی تدبیر کرو جس سے مسلمان بچون کو عمدہ مدرسون مین تعلیم پانیکا موقع ملے
دوسرا مطلب میرا یہ تھا کہ ادنی تعلیم قوم کی ترقی کے لیئے کافی نہین ہے ۔ قوت کو
مجتمع کرو اور اعلی تعلیم مین مدد دو ۔ اب آج کے رزولیوشن مین مینے دو امر پیش کیئے ہین
ایک یہ کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانون کے جو کچھ اتک ہوا ہے وہ محض ناکافی
ہے اور اگر یہی حالت رہی تو صدیان گذرنے پر بھی تبدیل حالت نہین ہونے کی ۔
دوسرے یہ کہ اگر اعلی درجہ کی تعلیم و تربیت کے لیئے متفقہ کوشش سے انتظام
نہ کیا جاویگا تو ترقی مسلمانون سے بالکل مایوس ہو جانا چاہیئے ۔
پہلا امر جو اس رزولیوشن مین ہے اور تربیت کا اشارہ اوسمین کیا گیا ہے مجھے
یقین ہے کہ اس باب مین کوئی انکار نہین کرسکتا کہ تمام کالجون مین جو اسوقت گورنمنٹ
کی طرف سے باشندیون کی طرف سے قایم ہین کوئی تدبیر طالبعلمونکی تربیت اور اُنکے اخلاق
درست کرنے کی نہین ہے ۔ اور نہ ایک جگہہ مسلمان بچے جمع ہین کہ آپسمین مل جلکر رہنے
سے باہمی ارتباط اور قومی ہمدردی پیدا ہو ۔ بلکہ کالج کی جن جماعتون مین مسلمان معدود
اور غیر قوم کے لوگ کثرت سے ہین وہان مسلمانونکی قومی فیلنگ ہمیشہ دبی رہتی ہے
اور قریبًا قریبًا معدوم ہونیکے ہو جاتی ہے اور یہ اثر ایک غیر محسوس حالت سے طبیعت مین
بیٹھہ جاتا ہے ۔ جو لوگ انسان کی طبیعت کی حالت کو سمجھنے والے ہین وہ اِس بات کو
بخوبی سمجھ سکتے ہین ۔ آپنے اور میرے دوستون نے جو اِس ہال مین موجود ہین متعدد
کالجون کو دیکھا ہوگا ۔ کیا وہ اُن کالجون مین مسلمان طالبعلمون کی ایسی ہی خوش حالت

پاتے ہین جیسے کہ ہمارے کالج کے طالبعلم اس خیال سے خوش رہتے ہین کہ وہ اپنے قومی کالج مین پڑہتے ہین اور اپنی قوم کے ایک گروہ کو دیکھکر جو اُنکے ساتھ پڑہتے اور رہتے ہین قومی فخر اور فرحت حاصل کرتے ہین اور اونکی اومنگین ہردم تروتازہ سرسبز وشاداب ہوتی رہتی ہین اور کیا آپکے نزدیک اسکا اثر طبیعت انسانی پر نہین ہوتا اور قومی فخر اور قومی ہمدردی اُس سے پیدا نہین ہوتی۔ ڈہائی سو مسلمان طالبعلمون سے زیادہ اسوقت تک بورڈر ہین جو مذہبی جوش اور قومی ہمدردی کی فیلنگ آپ اونہین پاتے ہین کیا دوسرے کالجون مین جہان مسلمان اور قومون کے ساتھ ملکر پڑہتے ہین اونہین بھی یہی جوش اور یہی قومی فیلنگ پاتے ہین۔ یہ ایک ادنی نمونہ اُس تربیت کا ہے جسکا مین نے ابھی ذکر کیا یہی نشان قومی ترقی کا ہے اور اسی قسم کی تعلیم سے قوم قوم بنتی ہے واشہدُ باللہِ انّ ھذا ھو الحقّ المبین۔

آب رہا مسئلہ تعلیم کا جسکی نسبت مین کہتا ہون کہ ابتک جو کچھ ہوا ہے وہ محض ناکافی ہے۔ بلکہ نہایت رنج اور افسوس کے قابل ہے۔ اِسکی زیادہ تشریح کرنے کی مجھے کچھ ضرورت نہین ہے۔ اِسی ہال مین سید محمود نے ابتداء تقرر یونیورسٹیون سے زمانہ حال تک کی تحصیل علوم و فنون انگریزی مین مسلمانونکا جو حال رہا ہے اوسپر لکچر دیا ہے۔ ڈوای گرام کے نقشے انھون نے سب کے سامنے رکھے ہین جس سے ہر شخص آنکھ سے دیکھ سکتا تھا کہ ہمارے ہموطن ہندو بھائیون کی تعلیم کی شاخ ہر ایک یونیورسٹی مین سر بفلک کشیدہ ہے اور مُسلمانونکی تعلیم کی شاخ سرنگون برزمین اُفتادہ۔

کیا اس سے زیادہ دل دکھانیوالا نقشہ محبان قوم کے خیال مین گذر سکتا ہے۔ کیا اسکی کوئی اور نظیر اس سے زیادہ رنج دہ دیکھی جا سکتی ہے اگر اعداد مین اسکا حال پوچھو تو یونیورسٹی کی تعلیم مین ہندؤن کے مقابل مین مسلمانون کی تعلیم کا حال اس طرح پر ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی مین فیصدی سوا چار۔ الہ آباد یونیورسٹی مین فیصدی نو سے کچھ زیادہ۔ مدراس یونیورسٹی مین فیصدی پون سے بھی کم۔ بمبئی یونیورسٹی مین فیصدی پونے دو۔ پنجاب یونیورسٹی مین اٹھارہ سے کچھ زیادہ۔ اور مجموع یونیورسٹیون مین فیصدی سوا چار سے کچھ کم۔

اگرچہ مین اسوقت اپنے زندہ دل پنجابی بھائیونکو مبارکباد دیتا ہون کہ اونکی تعلیمی حالت بلحاظ یونیورسٹی کی تعلیم کے اور صوبون سے اچھی ہے مگر اسی کے ساتھ مین یہ بھی کہونگا کہ پنجاب مین مسلمانونکی آبادی بہت زیادہ ہے اگر پنجاب کے مسلمان باشندے یونیورسٹی کی تعلیم مین اپنے ہندو بھائیون سے سوایا ڈیوڑھا حصہ نہ لین تو اونکی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا کہ انھون نے تعلیم مین ترقی کی ہے۔

جناب صدر انجمن۔ ایک بہت بڑی غلطی چلی آتی ہے جب اندازہ مسلمانون کی تعلیم کا بلحاظ پاپولیشن کے کیا جاتا ہے۔ ہندؤن کے ساتھ اُن قومون کو بھی شامل کیا جاتا ہے جنکا نام ہندو شاستر مین شودر قرار دیا ہے اور وہ اُن وحشی لوگونکی نسل ہے جنکو آریا لوگون نے شمالی ہندوستان سے آکر فتح کیا تھا اُن قومون مین ابتدا سے آج تک کبھی تعلیم کا خیال بھی نہوا تھا اور نہ ابتک خیال ہے بلکہ اگر مین یہ کہون کہ اونکو تعلیم دینا

جانورونکی تعلیم دینے سے کم مشکل نہین ہے تو بیجا نہوگا۔ پس ایسی قومونکا جو نہایت کثرت سے ہندوستان مین موجود ہین۔ ہندو آریا قومون کے ساتھ پاپولیشن مین شمار کر کے اُنکے مقابلہ مین مسلمانونکی تعلیم کا اوسط نکالنا ایک نہایت غلطی ہے۔

ایجوکیشن کمیشن مین بھی اسپر بحث ہوئی۔ ایجوکیشن کمیشن نے بھی چند قومونکو ہندون کے ساتھ پاپولیشن مین شمار کر کے ہندون اور مسلمانونکی تعلیم کا اوسط نکالنا غلط سمجھا اور ہندون کی چند قومونکو پاپولیشن کی شمار سے خارج کر کے مختلف صوبون مین مختلف نسبتون سے تعداد ہندو اور مسلمانون کے پاپولیشن کی قرار دی ہے اور باعتبار پاپولیشن کل ہندوستان کے یہ قرار دیا کہ تعلیم کے معاملہ مین پاپولیشن کے حساب سے مسلمانونکو ہندون کا ایک چوتھائی سمجھنا چاہیئے۔ مین اونکی اس راے کو تسلیم نہین کرتا اور میرے نزدیک ہندون کی اُن قومون کی تعداد کو جنکو تعلیم سے تعلق ہے مسلمانونکی تعداد کے برابر سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر مین اس راے کو چھوڑ دون اور مسلمانون کے پاپولیشن چہارم تسلیم کر دون تو بھی مسلمانونکی تعلیم کا نہایت خراب نتیجہ نکلتا ہے۔

یونیورسٹی الہ آباد سے ۴۲۰ ہندو گریجوایٹ ہوئے ہین اور مسلمان بحساب تیرہ[۱۳] فیصدی ۱/۲ ۵۴ ہونے چاہیئے تھے مگر خوش قسمتی سے ۷۹ ہین۔ اس خوش قسمتی کو خواہ تم اُن چند مسلمانونکی کوشش کا نتیجہ سمجھو جو بیس۲۰ برس سے مسلمانونکی ترقی پر کوشش کر رہے ہین خواہ یہ کہو کہ بمقتضاے زمانہ ہے لیکن اگر یہ کہو گے تو اسکا بھی جواب دینا ہوگا کہ اگر صوبہ الہ آباد مین باقتضاے زمانہ ترقی ہوئی ہے تو اور صوبون مین کیون نہین ہوئی۔

کلکتہ یونیورسٹی سے ۱۹۸۱۴ ہندو گریجوایٹ ہوئے اور مسلمان بحساب تیس فیصدی ۴۳۴۴ ہونے چاہیئے تھے حالانکہ ۲۱۳ ہین - مدراس یونیورسٹی سے ۴۳۶۲ ہندو گریجوایٹ ہوئے اور مسلمان بحساب ۶ فیصدی ۱۰۹ ۱۰۹ ہونے چاہیئے تھے حالانکہ ۲۲ ہین - بمبئی یونیورسٹی سے ۱۴۲۴ ہندو گریجوایٹ ہوئے اور مسلمان بحساب چہارم ۳۵۶ ہونے چاہیئے تھے حالانکہ ۲۶ ہین - پنجاب یونیورسٹی سے ۲۶۷ ہندو گریجوایٹ ہوئے اور مسلمان بحساب ۶۰ فیصدی ۱۶۰ ہونے چاہیئے تھے حالانکہ ۶۹ ہین - مجموع یونیورسٹیون مین ۹۷۱۵ ہندو گریجوایٹ ہوئے جسکا چہارم ۲۴۲۸ ۳/۴ ہوتا ہے مگر مسلمان صرف ۴۰۹ پاس ہوئے ہین - پس اس سے زیادہ کیا بدتر حالت مسلمانون کی تعلیم کی ہوسکتی ہے - کیا ہماری قوم اسپر افسوس نہین کرتی اور اگر کرتی ہے تو اس آفت کے دور کرنے کی کیا تدبیر کرتی ہے -

اب ہمنے جو نہایت مستعدی سے اس قومی آفت کے دور کرنے پر کمر باندھی اور محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ مین قایم کیا اُسکا بھی مختصر حال سُن لیجئے - اتنے بڑے عظیم الشان کام کا جیسا کہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج ہے اور قومی ترقی کے جس خیال سے قایم ہوا ہے اور جسکا پورا ہونا صرف قومی امداد پر منحصر تھا اوسکی تکمیل کے لیئے روپیہ فراہم کرنے مین ہمنے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا کیونکہ روپیہ کی امداد کے بغیر اوسکا پورا ہونا محالات سے تھا اُسکے لیئے ہمنے دست گداگری ہر امیر و غریب کے سامنے دراز کیا اور اس عار کو اپنے پر گوارا کیا جسکی نسبت کہا گیا ہے کہ

بدست آہک تفتہ کردن خمیر	بہ از دست در یوزہ پیش امیر

اے جناب صدر انجمن - ہمنے اِسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ قیامت کا عذاب اپنی گردن پر لیا - کالج کی تکمیل کے لیئے - نہین نہین قومی ترقی کا سامان مہیّا کرنیکے لیئے لاٹری ڈالی - جوا کھیلا - اِسپر بھی بس نہین کیا اور اس شعر پر عمل کیا ؎

رو مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز	تا گنج زر از کہتر و مہتر بستانی

سوانگ بھرا - اسٹیج پر کھڑے ہوئے - دوستون نے فقیرونکا بھیس بدلا - بدّو بنکر اور رینڈ ہالبل مین دا بکر خدا کے لیئے مانگا مگر قوم نے کچھ نہ سمجھا او رمقصد پورا نہوا - آپ دیکھتے ہین کہ کالج کی عمارتین ناتمام پڑی ہین - اس عظیم الشان تعلیم کے اغراض کے لیئے ہمکو کافی طمانیت نہین ہے - مسلمانونکو اعلیٰ تعلیم دینے کے لیئے اونکو اسکالرشپ اور وظایف دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اُنکی حالتِ افلاس ایسی ہے کہ بغیر امداد کے اُنکی تعلیم نہین ہوسکتی - ہمارے پاس کوئی کافی سرمایہ اُنکی امداد کا نہین ہی -

طالبعلمون کی کثرت آپ دیکھتے ہین اُنکے رہنے کے لیئے بورڈنگ ہوس کافی نہین ہین - ہمارے پاس سرمایہ نہین ہے کہ ہم اور زیادہ بورڈنگ ہوس بنا سکین - جسطرح اور جس حیثیت سے ہم طالبعلمون کو بورڈنگ ہوس مین رکھنا اور اونکو تعلیم دینا چاہتے ہین اوسطرح پر نہین رکھ سکتے کیونکہ اُسکے لیئے روپیہ نہین ہے - مسجد مین جسمین ایک گروہ کثیر طالبعلمونکا نماز پڑھتا ہے اور ایسی بڑی جماعت ہوتی ہے کہ شاید اور کسی مسجد مین ایسی جماعت نہوتی ہوگی وہ ناتمام پڑی ہے اور ہماری قوم کے لیئے نہایت فخر کا مقام ہے کہ وہان ایک چھپّر پڑا ہوا ہے جسمین نماز ہوتی ہے -

ہمنے والنٹیر مقرر کیئے کہ قوم سے اس کام کے پورا ہونیکو پیسہ دو پیسہ آنہ دو آنہ تحصیل کرین اور مین ناکامی ہوئی - پھر ہمنے بنی فیکٹر مقرر کیئے کہ قوم سے تھوڑا تھوڑا وصول کر کے روپیہ جمع کرین - ہمارے دوست **نیاز محمد خان** نے پنجاب مین پھر والنٹیر سسٹم کو جگایا ابتک جو نتیجہ ہوا ہے اُسکا حال بھی سُن لیجیے کہ ہمارے دوست **نیاز محمد خان** کے مقرر کردہ والنٹیرون نے ۱۱۸۹ روپیہ تحصیل کیا ہے اور وہ آپکی اجازت سے اپنی کارروائی کی رپورٹ اجلاس مین پڑھین گے -

مینے ۲۹۱ بنی فیکٹر مقرر کیئے جو ہر طرح پر صاحب وجاہت ہین اگر وہ قوم کے لیئے ایک ایک جَو کی برابر بھی چاندی یا تانبا تحصیل کرتے تو ادنی درجہ سو روپیہ تک ہر ایک کو جمع کر لینا کچھ مشکل نہ تھا اور اُنتیس ہزار ایک سو روپیہ جمع ہو جاتا - مگر انکی کارروائی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسوقت تک صرف ایکہزار سات روپیہ فراہم ہوا ہے -

جناب صدر انجمن یہ نہ خیال کیا جاوے کہ قوم کی مفلسی اِس ناکامی کا باعث ہے کیونکہ ایک چار آنہ کا مزدور بھی ایک آنہ یا دو پیسے قومی کام کے لیئے دیسکتا ہے اور اتنے ہی مین ہم لاکھون روپیہ قوم کے لیئے جمع کر سکتے ہین مگر قوم مین قومی جوش نہین ہے اور اسلیئے وہ اُس محنت کو جو اسطرح پر قوم کے لیئے روپیہ جمع کرنے مین ہوتی ہے گوارا نہین کرتی -

جناب صدر انجمن - آپ یہ نفرمائیے گا کہ مین قوم کے اُن فیاض لوگون کی جنھون نے ہزارہا روپیہ اس کام کے لیئے عطا کیا ناشکری کرتا ہون - بلکہ مین قوم

کے فیاض بزرگون اور قومی سرداروںکا دل سے شکرگذار ہون جنھون نے ہزار ہا روپیہ سے کالج کی اور قومی تعلیم کی مدد کی - علی الخصوص حضور عالی نظام حیدرآباد دام سلطنتہٗ کا جنکی بے مثل فیاضی سے یہ قومی مدرسہ اس خوبی سے چل رہا ہے - مین اپنی قوم کے اور اپنے چند ہموطن ہندو بھائیون کے اور یورپ مین دوستون کے اُن فیاض بزرگونکا بھی دل سے شکر کرتا ہون جنکی فیاضی سے ایسا عجیب کام جیسا کہ یہ کالج ہے جہانتک تعمیر ہوا ہے جسکی نظیر تمام ہندوستان مین موجود نہین ہے - بلاشبہہ اُس مدرسہ کا اسقدر تعمیر ہوجانا عجائب روزگار مین گنا جاتا ہے اور یہ جو کچھ ظہور ہوا ہے ہماری قوم کے فیاض بزرگون کی فیاضی کا نتیجہ ہے - مگر مین قوم کی شکایت اسوجہ سے کرتا ہون کہ اگر اُن فیاض لوگونکی تعداد کو جنھون نے کالج کی مدد کی ہے قوم کی اُس تعداد سے مقابلہ کیا جاوے جو ابتک اوسکی امداد مین شریک نہین ہوئے اور جنکو بقدر اپنی حیثیت کے کالج کی مدد کرنا ضرور تھی تو ایسی نسبت نکلیگی کہ کسور اعشاریہ سے بھی اوسکا بیان کرنا مشکل ہوجاویگا - پس یہ جو کچھ ہوا فیّاض لوگون کی فیّاضی کا نتیجہ ہے مگر قوم کو من حیث القوم جو کچھ کرنا ضرور تھا وہ قوم نے نہین کیا اور نہ قوم کے بزرگون نے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے قوم کو من حیث القوم مدد کرنے کا موقع ملتا - پس میری شکایت قوم کے اُن بزرگون سے ہے جنکو ایسا طریقہ اختیار کرنا ضرور تھا جس سے قوم کو من حیث القوم مدد کرنے کا موقع ملتا -

اے جناب صدر انجمن - مین نے اپنی دانست مین اپنے دعوون کو بخوبی

ثابت کردیا ہے کہ قوم کی حالت تعلیم نہایت ناچیز درجہ پر او محض ناکافی ہے اور اوسکو
اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پر پہونچانے کا تمام ہندوستان مین کوئی پورا سامان نہین ہے
اور بغیر اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت ہونے کے نہ قوم قوم بن سکتی ہے اور نہ قوم کو کوئی عزت
حاصل ہوسکتی ہے - پس اگر قوم اسپر متوجہ نہو اور اُسکے لیئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت کا
متفقہ کوشش سے انتظام نکرے تو اوسکا صاف نتیجہ یہ ہے کہ ترقی حالت مسلمانان سے
بالکل مایوس ہوجانا چاہیئے - اگر کچھ سہارا ہوتا ہے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے قول
سے ہوتا ہے جبکہ انھون نے اپنے بیٹون سے کہا لا تیأسوا من روح اللہ انہ لا
ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون -

اے جناب صدر انجمن اور اے ہماری قوم کے بزرگو - جو اسوقت
اس بڑے ہال مین صرف قومی بھلائی کے ارادہ سے جمع ہو مجھکو معاف کیجیئے کہ مین
آپ سب صاحبون سے ایک سوال کرتا ہون کہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج جس درجہ
تک کیا بحیثیت تعمیر عمارات اور کیا بحیثیت تعلیم و تربیت مسلمانان پہونچ گیا ہے اگر
تم اسکی پروا نکرو تو موجودہ حالت مین کوئی دوسرا انسٹیٹیوشن کسی شہر و قریہ مین قایم
کرکے اس درجہ تک پہونچا سکتے ہو - اگر بالفرض اس درجہ تک پہونچا بھی دو تو وہی
کروگے جو ہوچکا ہے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ بھی ناتمام اور وہ بھی ناتمام - لیکن اے دوستو
جو مشکلات مجھکو اس کالج کے اس درجہ تک پہونچانے مین پیش آئی ہین اور وہ تائیدات
غیبی جو اتفاقات زمانہ سے اس کالج کو اس درجہ پر پہونچانے مین مجھکو ملی ہین اونپر لحاظ

کرکے مین کہہ سکتا ہون کہ کسی جدید انسٹیٹیوشن کو اس درجہ تک پہونچانا سخت مشکل کام ہے مگر وہ پورا نہین ہوا پس تمام قوم کو متفقہ کوشش سے اوسکو پورا کرنا لازم ہے کیونکہ اِس وقت تمام ہندوستان مین قوم کے نوجوان ہونہار بچّون کو اعلیٰ درجہ تعلیم وتربیت تک پہونچانے کا اور کوئی ذریعہ نہین ہے-

مین خوب جانتا ہون اور میرے کانون نے سُنا ہے اور میری آنکھون نے تحریرات کو دیکھا ہے کہ جب مین قوم سے چاہتا ہون کہ متفقہ کوشش سے اُسکو پورا کرو تو میرے اِس کہنے کو لوگ خودغرضی پر محمول کرتے ہین- اے دوستو اگر میری غرض قوم کی بھلائی اور قوم کی ترقی سے ہے تو کیون تم اوسمین معاون اور مددگار نہین ہوتے- اگر میری غرض اسمین نام آوری ہے وَمَآ اُبَرِّءُ نَفْسِی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ- تو البتّہ اسکا مجھکو افسوس ہے- لیکن اے قوم یاد رکھو کہ اس کام کے ناتمام رہجانے مین اور کالج کے ویران ہوجانے مین اور ہمارے طالبعلمون کی جگہہ خرگاہ ہوجانے مین تمھاری نہ تم مین سے کسی ایک کی بلکہ قوم کی قوم کی بدنامی اور ذلّت اُس سے بہت زیادہ ہوگی جتنی کہ اُسکے پورا ہوجانے مین کسی کو میری خیالی ناموری کا افسوس ہو-

جناب صدر انجمن- مین اقرار کرتا ہون اور دل سے اِسپر یقین رکھتا ہون کہ ایک مدرسہ کا ہونا تمام ہندوستان کے لیئے کافی نہین ہے- بلکہ جسقدر مدرسے یونیورسٹیون کے متعلق اسوقت انگلینڈ اسکاٹلینڈ آیرلینڈ مین موجود ہین اوس سے

زیادہ تعداد کے مدرسے ہندوستان مین ہونے چاہئین مگر یہ کہتا ہون کہ جو کام پہلے
شروع ہوگیا ہے اور ایسے درجہ تک پہونچگیا ہے جسکا خیال بھی نہین ہوسکتا تھا قوم
کی تمام قوتین متفق ہوکر اوّل اوسکو پورا کرد اسکے بعد ویسا ہی کام دوسری جگہہ شروع کرد
اور متفقہ کوشش سے اوسکو پورا کرد پھر تیسرا کام شروع کر۔ علی ہذا القیاس۔ اگر ایسا
نہ کیا جاوے گا تو سب کام ادھورے اور ناقص رہجاوینگے اور کوئی بھی پورا نہوگا اور
قوم کو شدید نقصان پہونچیگا۔ اگر میری ان معروضات مین کچھ اصلیت اور حقیقت ہے تو
قوم سے میری درخواست ہے کہ اپنی قوت کو متفق کرکے اوسکو پورا کرین۔ قوم بلاشبہہ
مفلس ہے مگر ایسی مفلس نہین ہے کہ متفق ہوکر بھی قوم کی ضروریات کو انجام ندیسکے۔
اگر قوم کوشش کرے اور بلحاظ آبادی کے فی شخص ایک روپیہ اوسط کے حساب سے
وصول کرے تو کئی کرور روپیہ فراہم ہوتا ہے اور متعدّد مدرسے مثل ایسے مدرسے کے
ہندوستان مین قایم ہوسکتے ہین۔ پنجاب اور شمال مغربی اضلاع اور اودھ سے اگر اس
حساب سے روپیہ فراہم کیا جاوے تو ہر ایک صوبہ مین اسکی مانند مدرسے قایم ہوسکتے ہین
ہان قوم کی توجہ اور قوم مین جو محب قوم ہین اونکی سعی وکوشش درکار ہے۔
ہمارے کالج کے چند طالبعلمون نے ایک کمیٹی بنام الفرض قایم کی ہے انھون نے
عہد کیا ہے کہ جبتک وہ زندہ ہین کالج کے پورا کرنے اور قوم کو ترقی دینے مین کوشش
کرتے رہین گے اور وہ بقدر اپنی حیثیت کے کامیاب بھی ہوئے ہین۔ کیا ہماری قوم کے
بزرگون کا یہ فرض نہین ہے کہ وہ خدا کے سامنے ایسا ہی عہد کرکے اس کالج کے پورا کرنے اور

قوم کی ترقی مین بدل مصروف ہون۔

جناب صدر انجمن - خدانے اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی اُصول پر پیدا کیا ہے۔ آپ ایک نہایت خوبصورت سرسبز و شاداب درخت کو دیکھتے ہین کہ خشک ہونا شروع ہوتا ہے وہی زمین ہوتی ہے جسمین وہ پیدا ہوا ہے۔ وہی آسمان کا پانی اوسکو سینچتا ہے۔ وہی سورج کی کرنین جو اوسکو قوت پہونچاتی تھین موجود ہوتی ہین۔ وہی ہوائے محیط اُسکے سرسبز رکھنے کو چلتی رہتی ہے۔ مگر اوسکی اندرونی حالت ایسی خراب ہوجاتی ہے کہ اوسمین نہ جذب منافع کی قوت رہتی ہے نہ دفع مضار کی۔ اور نہ تغذیہ حاصل کرنے کی۔ پھر رفتہ رفتہ سوکھ جاتا ہے اور آگ کی بھٹی کا ایندھن ہوتا ہے۔ ہماری قوم کا بھی یہی حال ہوگیا ہے نواسے اندرونی جو ذریعۂ ترقی ہین معدوم ہوتے جاتے ہین۔ جو رہے ہین وہ بھی چند روز مین معدوم ہوجاوینگے ہاے افسوس اُس دن پر جبکہ وہ بھٹی مین ڈالے جانیکے قابل ہون۔

جناب صدر انجمن - لوگ کہتے ہین کہ اعلیٰ تعلیم کا نتیجہ کیا ہے۔ اب بھی جسقدر بی اے اور ایم اے موجود ہین اونکو بھی نوکری نہین ملتی پھر اور جو بی اے اور ایم اے ہوجاوینگے وہ کیا کرینگے اور اُنسے قومی ترقی کیا ہوگی۔

اوّل تو مین یہ کہونگا کہ اسوقت تک مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم کا وجود نہین ہے۔ یونیورسٹیون سے بی اے اور ایم اے ہوجانا اوّل تو اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہین ہے اور پھر اسپر زیادہ افسوس یہ ہے کہ جو لیاقت بنگالی بی اے اور ایم اے کو حاصل ہوتی ہے وہ بدقسمتی سے مسلمان بی اے اور ایم اے کو حاصل نہین ہوتی۔ کیا آپ ہمکو کوئی ایسا

مسلمان بتا سکتے ہین جسمین ایسی لیاقت ہو کہ اگر مسلمانونکی طرف سے کوئی انگریزی اخبار جاری ہو تو اس لیاقت سے اڈیٹری کر سکے کہ اسکے لکھے ہوئے مضامین کو۔ اوسکی عبارت کو۔ اوسکی طرز تحریر کو۔ انگریز پسند کرین اور اُنپر اثر ڈالے اور انگریزونکو اوسکے پڑھنے کا شوق ہو اور مسلمانون کے مقاصد اُس سے پورے ہو سکین۔ صد افسوس میری صاف گوئی پر جو مین نہایت دلسوزی سے کہتا ہون میرے دوست مجھکو معاف کرینگے۔ کہ جو مسلمان ولایت مین بھی تعلیم پاکر آئے ہین وہ بھی قوم کے لیئے اپنے ساتھ علوم و فنون و لٹریچر کی کیا چیز لائے ہین۔

علاوہ اسکے بڑی نافہمی کا کام ہوگا اگر تمام بی اے اور ایم اے صرف سرکاری نوکری کی غرض سے پڑھین اور اپنی بہبودی کو صرف سرکاری ملازمت پر منحصر کرین کیونکہ وہ خوب جانتے ہین کہ ہر ایک بی اے اور ایم اے کو سرکاری نوکریان ملنی محالات سے ہین۔ مگر مین کہونگا کہ سرکاری نوکری کا خیال پیدا ہونے اور اُسی پر اپنے تئین منحصر رکھنے کا سبب یہی ہے کہ اونکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل نہین ہے۔ اونکو ایسی لیاقت پیدا نہین ہوئی کہ وہ اپنے قوت بازو سے کچھ کر سکین۔ اسلیئے ہمّت ہارے ہوئے ہین اور سرکاری ملازمت جو ادنیٰ درجہ زندگی کا ہے اور جسمین صرف بی اے اور ایم اے کے نام سے فروخت ہو سکتے ہین دوڑتے ہین۔ ابھی ہمارے کالج کے پروفیسر بابو جادھب چندر چکرورتی نے میتھمیٹکس مین ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے جو یونیورسٹی کے کورس مین بھی داخل نہین ہے مگر اونکو ابتک چار سو روپیہ ماہواری کے قریب اوسکی کاپی رائٹ کا ملتا رہا ہے اور

اور معلوم نہین کہ کب تک ملتا رہیگا۔

انگریزی خوان طالبعلمونکو جو بجز تلاش روزگار کے اور کچھ نہین سوجھتا اور اپنی قوت بازو سے کوئی دوسرا کام کرنا اونکے خیال مین نہین آتا اِسکا سبب یہ ہے کہ تعلیم کے ساتھ تربیت نہین ہوتی اور جبتک یہ دونون چیزین ساتھ نہ ملین اسوقت تک دنیاوی امور مین کامیابی نہین ہوسکتی۔ وہ محنت کے عادی نہین ہین اپنے گھر کو چھوڑنا اونکو۔ اونکے والدین یا مربیونکو از حد شاق گذرتا ہے۔ تجارت کے مقاصد کے لیئے اونکو غیر ملک کا سفر کرنا دنیا سے کوچ کرنیکی برابر معلوم ہوتا ہے۔ راست بازی۔ کفایت شعاری۔ ملکر کوئی کام کرنے کی عادت اونمین نہین ہے۔ نفاق۔ آپس کے حسد۔ ضدم ضدا۔ اُنکے خمیر مین ہے۔ سوسیٹی مین ملنے کے اُصول کا اونکو خیال نہین ہے اسلیئے متفق ہوکر کسی کام کے کرنیکی اونمین استعداد نہین ہے صرف کُھری تعلیم سے یہ لیاقت پیدا نہین ہوتی۔ یونیورسٹی کی تعلیم کی ایسی مثال ہے کہ ایک اَن گھڑ پتھر کو لیکر مورت کے ڈول مین بناوے مگر اوسپر پالش یا چمک دمک ہونی جس سے لوگ اوسکو پسند کرین یا اوسکے خواہان ہون صرف تربیت سے ہوتی ہے۔ یہ تربیت اگر بچپنے سے ہو تو زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ بڑے ہونیکے بعد جبتک نہایت قوی اثر نہو مشکل سے ان امور مین طبیعت موثر ہوتی ہے مگر تمام یونیورسٹیان اور کالج اِس قسم کی مطلق تربیت نہین دیتے ہین۔ مدرسۃ العلوم علیگڈھ مین اسکا خیال کیا گیا ہے اور کچھ کچھ نتیجہ بھی حاصل ہوچلا ہے مگر یہ نہین کہہ سکتا کہ جیسا چاہیئے وہ مقصد پورا پورا حاصل ہوگیا ہے۔ جبکہ اعلیٰ تعلیم دینے مین یہ مشکلات

ہین تو کیونکر ہماری قوم کے بزرگ یہ خیال کرتے ہین کہ ہم چھوٹے چھوٹے اسکول یا معمولی
کالج قایم کرنیسے قوم کے بچّون کو اعلیٰ تعلیم دے لین گے اور قوم کو اعلیٰ درجہ تعلیم
و تربیت پر پہونچا دینگے -

لفظ تربیت بھی تشریح کا محتاج ہے آب ہم سمجھاتے ہین کہ مسلمانونکی تربیت سے
ہماری کیا مراد ہے -

سب سے اوّل ہمارا یہ مقصد ہے کہ مسلمانون مین نیشنلٹی یعنی قومیت اور قومی اتحاد
اور قومی ہمدردی جو اوّل سیڑھی قومی ترقی کی ہے قایم رہے - اسکے لیے ہمکو کیا کرنا ہے
سب سے مقدم یہ کرنا ہے کہ وہ مسلمان رہین اور مذہب اسلام کی حقیت اُنکے دل مین
قایم رہے اور اسلیے ضرور ہے کہ ہم انگریزی تعلیم کے ساتھ اونکو مذہبی تعلیم بھی دین اور
عقاید مذہبی اونکو سکھاوین - اور جہانتک ممکن ہو اونکو فرایض مذہبی کا پابند رکھین -
تاریخ اسلام اور مذہب اسلام کے شیوع سے جسکے سبب کُل جزیرۂ عرب کے باشندے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بول اوٹھے اونکو آگاہ کرین -
اوسکے بعد اونکو اُخوت اسلامی کا سبق دین - بتلاوین کہ اُخوت اسلامی کیا چیز ہے
جو نسبی اُخوت سے بھی بہت زیادہ مستحکم ہے - اِس اخوت مین کیا خوبی اور عمدگی اور تمام
اخوتون پر تفوق تھا جسکے سبب سے خدا نے اپنا احسان ہمپر جتایا اور فرمایا کہ الّف بین
قلوبھم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ
الف بینھم -

پھر ہمکو اپنی قومیت قایم رکھنے کے لیئے عربی زبان کی بھی جو ہمارے بزرگون اور ہمارے پاک مذہب کی زبان ہے جسقدر ہوسکے تعلیم دینا ہے - کم سے کم یہ کہ فارسی زبان ہی سکھادین تاکہ قومیت کا اثر اونمین پایا جاوے - انگریزی تعلیم کے سبب اونمین سے قومیت معدوم ہونے پاوے -

پھر ہمکو اونمین قومی ہمدردی پیدا کرنی ہے قومی ہمدردی کا پیدا ہونا بجز اسکے کہ غول کے غول مسلمان بچّونکو ہم ایک جگہہ جمع کرین وہ سب ملکر ایک جگہہ رہین - ایک جگہہ پڑہین - اور ایک ساتھہ کھاوین - ناممکن ہے - اِس مطلب کے لیئے ہمکو ایک بڑا اوڑونگ ہوس بنانا ہے جسمین کم سے کم ایک ہزار طالبعلم کالج کلاسون کے رہ سکین - اونمین باہمی اخوت ہو اور رہا جائے بھائی بندی اونمین پیدا ہو اگر ہمنے اپنے بچّون مین اِسطرح اخوت اور قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہین کیا تو آپ یقین جانیئے کہ نہ قوم قوم بنسکتی ہے اور نہ قوم کو ترقی ہوسکتی ہے اور نہ قوم کو قومی عزت کا درجہ حاصل ہوسکتا ہے -

پھر ہمین اونکو اِسطرح پر رکھنا ہے کہ وہ مردہ دل نہونے پاوین اور اونکی دلی اُمنگین ٹھنڈی نہ پڑنے پاوین - اونکی جرأت و ہمّت کسی کام کرنے کی گھٹنے نہ پاوے - بلکہ روزبروز بڑھتی جاوے - اِس مطلب کے لیئے اور اونکی صحت جسمانی قایم رکھنے کے لیئے ہمکو اونکے لئے کھیلون اور جسمانی ورزشون کا سامان مہیّا کرنا ہے تاکہ جو ضعیف القویٰ ہین اونکی صحت محفوظ رہے اور جو طاقتور ہین اونمین زیادہ طاقت آوے - اونکی ترقی تعلیم کے لیئے سوسیٹیان اور کلب قایم کرنے ہین جسمین اونکو اپنی علمی ورزش کا موقع ملے -

پھر ہمکو اُنکے اخلاق کی درستی پر متوجہ ہونا ہے اور اُنمین نیکی اور راست بازی سچائی اور
دوستون سے سچّی دوستی کی فیلنگ پیدا کرنی ہے - اِس مقصد کے لیئے ہمکو نصیحت سے
زیادہ اُنکے گرد ایسے اسباب پیدا کرنے ہین اور اُنکے آس پاس ایسے بزرگ و نیک بزرگون کا
جمع کرنا ہے جنکے سبب سے اور جنکی صحبت سے اونکی طبیعت نیکی اور نیکدلی کیطرف مایل ہو اور
گویا اخلاق حمیدہ اونکی طبیعت ثانیہ ہو جاوے - اے دوستو غور کرو کہ یہ کسقدر
ضروری اور کیتنے بڑے کام ہین جو بغیر قومی متفقہ کوشش کے انجام نہین پا سکتے -
پس کسقدر افسوس اور مایوسی کا مقام ہے اگر قوم ان امور کے انجام پر اپنی متفقہ کوشش
کو صرف نکرے -

جناب صدر انجمن - یہ نقشہ تعلیم کا جو مینے آپکے سامنے کھینچا جب اسطرح
قوم کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہو تو قومی ترقی ہو سکتی ہے اور ایسی ہی تعلیم پر مینے قوم کی ترقی کو
منحصر کیا ہے مگر یہ بھی پہلی سیڑھی قومی ترقی کی ہے اور قومی ترقی کا حاصل ہونا ابھی دور
ہے اگر اِس کثرت سے جیسے کہ کھچڑی مین چاول اِس قسم کے تعلیم یافتہ ہماری قوم مین
پیدا ہو جاوینگے تو وہ قومی ترقی کے لیئے مادہ یا ہیولی ہونگے جنسے توقع ہوگی کہ رفتہ رفتہ
قومی ترقی کی صورت پکڑ جاوین - ہملوگ قومی ترقی کی جو تدبیرین سوچتے ہین مثل اون
اندھون کے ہین جو ٹٹول کر ہاتی کیصورت جاننا چاہتے تھے - ہر ایک نے اوس عظیم الجثہ
جانور کے مختلف اعضا کو ٹٹولا اور سب نے اوسکی مختلف صورت بیان کی - اسیطرح ہمنے
اِس عظیم الشان قوت کو ٹٹولا ہے جسکو قومی ترقی کہتے ہین اور مختلف طرح پر اوسکو سمجھا ہے

مگر یہ ہمارے بچّے جو اسطرح پر تعلیم پا جاوینگے جنمین اتحاد اور نیکدلی - قومی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی - اوسی کے ساتھ اونکی آنکھین کھلی ہوئی اور دل روشن ہوگا وہ دیکھین گے اور سمجھین گے کہ قومی ترقی کے کیا اسباب ہوتے ہین - اگلی قومون نے کسطرح پر ترقی کی ہے ترقی یافتہ قومون کا کسطرح تنزّل ہوتا ہے اور وہ پھر کسطرح ادبھر سکتی ہین - ہماری قوم کی کیا حالت ہے اور کسطرح وہ پھر زندہ ہو سکتی ہے ہمکو اوسکے زندہ کرنیکے لیئے کیا کرنا ہے اور مردہ قوم کو زندہ کرنیکے لیئے کہانسے تریاق لانا ہے - غرضکہ اونمین اس قسم کا مادّہ ہوگا جو قومی ترقی کو پھر اپنی قوم مین لا سکین گے - پس اے دوستو اگر تم اس تدبیر پر متفق نہین ہو اور متفقہ کوشش اپنی قوم کی ترقی کے لیئے کرنی نہین چاہتے ہو تو تمکو بھی اور ہمکو بھی صبر کرنا چاہیئے اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آب از جو رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید - مرد اور گلوسٹر و ذلیل ہو یہی خدا کی مرضی ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون - اور اے میرے عزیز طالبعلمو جو اس ہال مین جمع ہو اور اس مدرسہ مین تعلیم پاتے ہو اگر تم اپنے تئین ایسا بنانا نہین چاہتے جسکی مینے تم سے توقع کی ہے تو تم بھی وہین جاؤ جہان تمھاری قوم جانیوالی ہے - افسوس یہ ہے کہ ہماری روح تمھارے اور تمھاری قوم کے لیئے رویا کرے گی - وَاللّٰہ درمن قال ع کہ نتوان کرد با تقدیر پیکار -

ایک بہت بڑے شاعر نے راحت کے مطلب کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے -

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر تفاوت را	۵	دویدن رفتن استادن نشستن خفتن و مردن

مگر مجھے افسوس ہے کہ اگر قوم کی یہی حالت رہی تو بعد مردن بھی مجھے راحت نہوگی -

نواب محسن الملک مولوی سیّد مہدی علیخان بہادر اِس رزولیوشن کی تائید کو کھڑے ہوئے اونھون نے اِس بات کو تسلیم کرنیکے بعد کہ چھوٹے چھوٹے اسکول قایم ہونے بھی خالی منفعت سے نہین ہین - اپنی اسپیچ مین اس رزولیوشن کی نہایت زور سے تائید کی جو ذیل مین مندرج ہے -

اسپیچ نواب محسن الملک مولوی سیّد مہدیعلیخان بہادر

صاحبو - جس رزولیوشن کو ہمارے بزرگ عالیجناب سر سیّد احمد خانصاحب بہادر نے پیش کیا ہے مین اوسکی تائید کرتا ہون - اگر یہ رزولیوشن اُنھین لفظون سے لکھنؤ کے اجلاس مین پیش کیا گیا ہوتا تو مین نہین سمجھتا کہ اس سے کوئی بھی اختلاف کرتا، اور اگر اسوقت یہ رزولیوشن اُن پُرانے لفظون مین پیش ہوتا تو مین اُسکی تائید نکرتا - میرے نزدیک یہ دونون رزولیوشن باعتبار معنی اور مطلب کے ویسے ہی مختلف ہین جیسے باعتبار عبارت اور الفاظ کے اور مجھے تعجب ہے کہ اُس رزولیوشن کا اِس موقع پر ذکر ہی کیون کیا گیا -

بہرحال چونکہ اس رزولیوشن کے الفاظ صاف ہین، اور مطلب اُسکا کھلا ہوا، اور میرے نزدیک وہ نہایت صحیح، اور منظوری کے لایق ہے اِسلیئے مین اوسکی تائید کے لیئے کھڑا ہوا ہون مگر قبل اِسکے کہ مین رزولیوشن کی تائید مین کچھ کہون، مجھے بمجبوری یہ کہنا پڑتا ہے، کہ جناب ممدوح کے اُن خیالات سے مین متفق نہین ہون جو اس رزولیوشن کے پیش کرتے وقت اپنے دل

کی مایوسی کی نسبت ظاہر فرماتے ہین - اُنکا یہ فرمانا کہ ''مجھکو مسلمانونکی ترقی اور مسلمانون کی قوم کو دنیامین ایک معزز قوم ہونیسے بالکل مایوسی ہے'' اور اُسکے ثبوت مین یہ کہنا کہ ''اس امر مین کوشش کرتے کرتے تین قرن گزر گئے اور کچھ نہین ہوا چھتیس ۳۶ برس سے اسی کوشش مین سرگردانی ہے'' اور پھر لوگون کی بیکسی کیطرح ہم دیکھتے ہین کہ وہین ہین جہان تھے گو بلحاظ اونکی دلی خواہش کے صحیح ہو مگر مین اُسے تسلیم نہین کرتا - مدرستہ العلوم کے قایم کرنے اور اس درجہ تک پہونچانے مین جو کچھ کامیابی اونکو ہوئی ہے وہ دل شکن نہین بلکہ دل خوش کُن ہے - اور نہ صرف یہ میرا ہی خیال ہے، بلکہ ہر ایک شخص جو اس مدرسہ کی تاریخ سے واقف ہے - اور جسنے اس کالج کو دیکھا ہے اور فرمانروائے ہندسے لیکر ضلع کے حاکم تک جسکو یہان آنے کا اتفاق ہوا ہے سب نے سیّد صاحب کی کامیابی پر حیرت ظاہر کی ہے، اور قوم کو مبارکباد دی ہے - اور اسوقت اگر آپکو سیّد صاحب کی کامیابی اور قوم کی مدد اور فیّاضی کی شہادت چاہیئے تو اس قومی گھر کو ملاحظہ کیجیے کہ اسکے در و دیوار اور اسکی ہر سمت اور ہر گوشہ سے کامیابی کی آواز آرہی ہے - ذرا اس ہال کو آنکھ اوٹھاکر دیکھئے کہ ہمارے سر پر کتنے بزرگ بیٹھے ہوئے فرمارہے ہین کہ ہم ہین اسکے بنانیوالے اور سرسیّد کی مدد دینے والے - پھر بورڈنگ ہوس کی قطارون کیطرف جائیے اوسکے ہر دروازہ پر کوئی نہ کوئی قومی خیرخواہ کھڑا ہوا کہہ رہا ہے ''کہ ہم ہین اسکے بانی'' اور سرسیّد کی اعانت کرنیوالے - پھر ان بڑے اور رفیع الشّان کمرونکو جاکر دیکھئے جہان صبح کو قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے اور کالج کلاس کی تعلیم ہوتی ہے، وہان آپ سرآسمان جاہ امیر کبیر حیدرآباد

گو یہ کہتا ہوا پاوینگے کہ ہمنے اتنے دور دراز فاصلہ سے سر سید کی آواز سنی اور اونکی مدد کی - اُسکے بعد دائنگ ہال کیطرف قدم رنجہ فرمایئے" وہان آپ گریٹ سر سالار جنگ مرحوم کو کھڑا دیکھین گے" کہ وہ فرما رہے ہین کہ مین ہون اسکا حامی اور اپنے سر سید کی کوششون کا قدر کرنیوالا - پھر نظام میوزیم کی طرف جایئے" تو اوسکے ہر در و دیوار سے یہ آواز سُنئے گا" کہ دکن کے بادشاہ اور مسلمانون کے سرتاج نے سر سید کے درد کو سُنا اور اسکا حامی اور مربی ہوا، وہ ہی سر سید کی التجا کا سُننے والا، اور اس قومی گھر کا قایم رکھنے والا - پھر احاطہ کی دیوار کو دیکھیئے، وہان سینکڑون مسلمان صف باندھے ہوئے کھڑے کہہ رہے ہین - کہ ہم ہین اپنی قوم کے بہی خواہ" اور اس قومی کام مین سر سید کا ساتھ دینے والے، اور نہ صرف مسلمانون کو ہی آپ ایسا کہتا اور مدد دینے والا پاوینگے، بلکہ بہت سے نیک دل یورپین اور ہندو بھی آپکو سید صاحب کی کامیابی کے شاہد اور اپنی فیاضی کے ثابت کرنیوالے ملین گے - غرضکہ اس کالج کے باہر یا بھیتر، اوپر یا نیچے، جہان دیکھیئے اور اوسکی کسی چیز کو، در ہو یا دیوار، چھت ہو یا فرش، باغ ہو یا احاطہ، ملاحظہ فرمایئے وہان آپکو اونکی کامیابی کی ایسی مضبوط شہادتین ملینگی جنکو زمانہ کا ہاتھ بھی مٹا نہین سکتا - باوجود ایسی شہادتون کے مین نہین سمجھتا، کہ ہمارے بزرگ سر سید کیون قوم کی طرف سے ایسے ناامید ہوتے ہین - میرے نزدیک جو کام اُنھون نے قوم سے لیا ہے نہ ہماری پچھلی تاریخ مین اوسکی نظیر ملسکتی ہے، نہ اس زمانہ مین کسی جگہہ ہم اوسکی مثال پاتے ہین - بہت بڑا ثبوت اوسکا کام جو اس صدی مین اور انگریزی عملداری کے شروع سے ابتک، اس صوبہ مین ہوا، وہ یہ کالج ہے

اور جسپر اس صوبہ کے حاکم اعلےٰ برسون تک متوجہ رہے ہین۔ مگر اوسکے لیئے دو لاکھ نو ہزار
روپیہ سے زیادہ جمع نہو سکا اور اوسمین بھی ایک بہت بڑی رقم لاکھ روپیہ کی صرف راجہ ایجا نگر کی
دی ہوئی ہے۔ اب بمقابلہ وقعت اور رعب اور درجہ سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر
کے سید صاحب کی حالت کو دیکھیئے کہ باعتبار درجہ کے صرف ایک ماتحت جج۔ بلحاظ دولت
کے محض مفلس۔ بنظر عقاید کے مشہور زمانہ۔ بوجہ مخالفت جمہور کے خارق اجماع۔ طرز معاشرت
قوم کو نفرت دلانیوالا۔ لباس آپکا مسلمانون کے نزدیک من تشبہ بقوم کا مصداق۔ پھر اسی
زمانہ مین تہذیب الاخلاق جاری۔ اور مذہبی خیالات کی اصلاح مین آپ سرگرم۔ اوسپر رقم مطلوبہ
کی مقدار نہایت قلیل۔ اور مانگنے کا ڈھنگ دنیا سے نرالا مصرعہ

اے تو مجموعۂ خوبی زکدامت گویم

جس ادا کو آپکی دیکھیئے دل فریب، اور جس بات پر نظر کیجیئے ہوش ربا ہے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

اس ساز و سامان سے آپ چندہ جمع کرنیکے لیئے آمادہ ہوئے اور وہ بھی ایسے کام کے لیئے
جو قوم کے نزدیک مذہب کا برباد کرنیوالا اور جسمین شرکت گناہ کبیرہ۔ اوسپر سات یا آٹھ لاکھ
روپیہ مسلمانونکی گرہ سے نکلوانا اور ایک ایسی شاہانہ عمارت جو اپنی طرز مین نئے مثل ہو بنا لینی،
اور ایک ایسے بڑے کالج کا جو کیمبرج اور اکسفورڈ کی برابری کرے قایم کر لینا، ایک ایسی چیز ہے
جسکے خیال سے حیرت ہوتی ہے اور جسکے دیکھنے سے یہ سارا کارخانہ جادو اور طلسمات کا
معلوم ہوتا ہے اور ہر شخص جسپر نظر کرنیسے مصرعہ

اینکہ مے بینم بہ بیداری است یارب یا بخواب

سے کہنے لگتا ہے۔ باوجود اسکے جب ہمارے قبلہ و کعبہ اپنی ناکامیابی ظاہر فرماتے مین اور قوم کا مرثیہ پڑھتے ہین تو کچھ کہا نہین جاتا ؎

اے دہانت زلب دلب ز دہان شیرین تر		خندہ شیرین وسخن گفتن ازان شیرین تر

حقیقت مین اس کالج کی نسبت جیسی کوششین سید صاحب کی مشکور ہوئی ہین اور جیسی کچھ قوم نے اونکی مدد کی ہے وہ نہایت عجیب اور نادر مثل ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ ایک مستقل مزاج انسان اپنی نیت کی سچائی۔ ارادہ کی مضبوطی۔ مزاج کی استقلالی۔ ہمت کی بلندی۔ ذاتی لیاقت۔ اور طینت کی صفائی سے کیسی مشکلین آسان کرسکتا ہے۔ اور باوجود سخت مزاحمتون کے قوم کے دلون کو کیسا کچھ مسخر کرسکتا ہے۔ درحقیقت نہایت سچ ہے جو کچھ سر چارلس کراسویٹ صاحب بہادر نے اس کالج کو دیکھکر فرمایا تھا۔ کہ "جس شخص کے پاس لاکھون روپیہ موجود ہو اوسکے نزدیک ایک بڑا انسٹیٹیوشن قایم کرنا آسان ہے اور جو شخص ایک اعلی منصب پر ممتاز ہو اوسکو کسی کام کے پورا کرنے اور اسکے واسطے روپیہ مہیا کرنیکے لیے دوسرے شخصون پر رعب ڈالنا کچھ مشکل نہین ہے۔ لیکن پرایویٹ شخص یعنی ایک ایسے شخص کیواسطے جسکو اس دنیا کی دولت کا ایک بڑا حصہ نصیب نہوا ایک ایسا کام اپنے ذمہ لینا جیسا کہ ایک بڑے مدرسہ کا قایم کرنا ہے اور پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس کے عرصہ مین اس مقصد کو قریب قریب پورا کرنا جیسا کہ یہ انسٹیٹیوشن پورا ہوا ہے۔ ایک نہایت دشوار اور اعلی درجہ کا کام ہے جسپر ہر ایک شخص نازان ہوسکتا ہے"۔

صاحبو۔ مین نہین سمجھتا کہ کسی شخص کو اس کام کے دیکھنے سے آیندہ کے لیے مایوسی ہوگی، بلکہ اسے دیکھکر اور پچھلے حالات پر خیال کر کے آیندہ کے لیے ضرور نئی ہمّت پیدا ہوگی

صاحبو۔ میرے نزدیک جتنا کام ہوگیا وہ جسقدر مشکل تھا، باقیماندہ کام کا پورا کرنا اتنا مشکل نہین ہے۔ وہ ترقی جو قوم کے خیالات مین ہو رہی ہے" اور وہ نتائج جو یہ کالج دکھلا رہا ہے اخود اوسکی تکمیل کے ضامن ہین۔

صاحبو۔ آپ مجھے معاف فرمائیے، کہ مینے آپکا اتنا قیمتی وقت ضائع کیا۔ اور قبل شروع کرنے نفس مطلب کے مین نے یہ لمبی گفتگو کی۔ چونکہ ہمارے بزرگ سر سیّد اپنی ناکامیابی پر ہمیشہ نالان رہتے ہین اور رات دن اوسکا رونا رویا کرتے ہین۔ آخر کہان تک انسان برداشت کرے، اور کب تک ہائے قوم والے قوم سُنا کرے۔ ایکدن دو دن۔ کہانتک تو ہی کچھ انصاف کر۔ ع

یہ تو جلنا روز کا اے سوز ہجران ہوگیا

اسلیئے اے میرے بزرگ مجھسے رہا نہ گیا اور مینے بھی اپنے دل کا درد نکالدیا۔ اب مین اصل رزولیوشن کی نسبت گفتگو کرتا ہون۔

صاحبو۔ جو رزولیوشن انھون نے اسوقت پیش کیا ہے، اُسکے الفاظ صاف ہین، اور اُسکے مطلب مین کچھ پیچیدگی نہین ہے۔ سیّد صاحب نے اوسمین دو امر پیش کیئے ہین۔

"ایک[1] یہ کہ جو کچھ مسلمانونکی تعلیم و تربیت کی ترقی کی نسبت ابتک ہوا ہے وہ ناکافی ہے"۔

"دوسرے[2] یہ کہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت کے لیئے متفقہ کوشش سے انتظام کا ہونا ضروری ہے"

ورنہ مسلمانونکی ترقی سے مایوس ہوجانا چاہیئے'' اور اسکا اصل مقصود نہ ہے مدرستہ العلوم کا پورا کرنا - اسلئے مجھے ضرور ہے کہ شرح وبسط سے اسکی نسبت گفتگو کرون ، اور اپنے خیالات پورے طور پر ظاہر کرون اسلیے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ، اور نہایت مشکل ہے اور قوم کی نہایت توجہ کے لایق - اسلئے اگر آپکا قیمتی وقت کچھ اسکے سُننے مین ضایع ہو تو آپ مجھے معاف فرماوینگے -

صاحبو - اس رزولیوشن کے متعلق چند باتین تصفیہ طلب ہین -

اوّل یہ کہ ہم صرف قوم کے نام قایم رہنے اور اوسکی تعداد کم نہونے پر قانع ہین ، یا ہم یہ چاہتے ہین کہ وہ بھی دنیا کی اور معزز قومونکی طرح ایک معزز قوم ہو - اور اسوقت وہ معزز سمجھی جاسکتی ہے یا نہین -

دوسرے یہ کہ ترقی سے کیا مراد ہے ، اور کس حالت پر پہونچنے سے اوسکی ترقی سمجھی جاسکتی ہے -

تیسرے یہ کہ اعلیٰ تعلیم اور عمدہ تربیت سے کیا مراد ہے ، اور بغیر اوسکے آیا مسلمان اوس حالت پر جس سے قومی ترقی کی امید ہو ، پہونچ سکتے ہین یا نہین -

چوتھے یہ کہ مدرستہ العلوم مسلمانونکی اعلےٰ تعلیم و تربیت کا مُسلّم ذریعہ ، اور دیگر مسلمانی کالجون کے لیئے عمدہ نمونہ ہے ، یا نہین -

پانچوین یہ کہ اسکی تکمیل پر قوم کو متوجہ ہونا ، اور متفقہ کوششون سے انتظام کرنا قومی مقاصد کے لیئے لازم ہے یا نہین -

پہلے امر کی نسبت میری یہ راے ہے - کہ قوم کا نام قایم رہنا، اور براے نام اوسکا ہونا، اُسکے نہونے کی برابر ہے - اگر اسی پر ہم قانع ہین تو ہمین کچھ فکر کی ضرورت ہی نہین ہے - اسلیئے کہ مسلمان خدا کی مہربانی سے گنتی مین اب بھی کم نہین ہین، اور نہ صرف ہندوستان ہین بلکہ چین، روس، اور افریقہ، مین اونکا شمار لاکھون سے متجاوز ہے - مگر ہم صرف اونکی تعداد پر قانع نہین ہین - بلکہ ہم اونکو دنیا کی اور معزز قومون کے موافق معزز قوم ہونا چاہتے ہین - اور اس ہندوستان مین اپنی قوم کو کم سے کم، ملک کی اور معزز قومون کی برابر دیکھنا چاہتے ہین - اگرچہ جسطرح اور قومونکا حال ہے، ہماری قوم بھی شامل ہے، مختلف قسم کے حالات کے لوگون سے - کوئی امیر ہے کوئی غریب، کوئی دولتمند ہے کوئی مفلس، کوئی جاہل ہے کوئی عالم، مگر بہت بڑا حصّہ ہماری قوم کا برخلاف دوسری معزز قومون کے جو ہمارے ہموطن ہین، مفلس اور ذلیل حالت مین ہے، اور سواے ایک فرقہ قلیل کے عموماً مسلمانون کی حالت نہایت تباہ اور خراب ہے - لاکھون مسلمان ایسے ہین جنکو نہ کھانیکے لیئے روٹی ملتی ہے - نہ پہننے کو کپڑا - نہ کسی مجلس مین جانیکے لایق - نہ کسی حاکم سے ملنے کے قابل، اسلام کے بدنام کرنے والے، اور مسلمانونکی ذلت کا نمونہ، اور وہ فرقہ قلیل جو کسیقدر خوشحال ہے، اوّل تو کل مسلمانون کی آبادی کے لحاظ سے اوسکی نسبت نہایت کم ہے - دوسرے بہ نسبت اپنی اور ہموطن قومون کے، وہ بھی گویا ذلیل اور مفلس ہین - اور اونکا افلاس بمقابلہ اُنکے نہ صرف مال و دولت مین ہے، بلکہ ہر چیز مین، خصوصاً اعلیٰ درجہ کی تعلیم مین - اگر آپ ہندوستان کے مختلف حصّون کا سفر کرین، اور اضلاع

اور شہرون اور قصبون مین پھرین، اور مسلمانونکی حالت کو دوسری قومونکی حالت سے مقابلہ کرین، تو آپ کو ہر جگہہ دونون کی حالت مین فرق عظیم معلوم ہوگا - بنگال مین جاکر نامآور قوم بنگالیون کو دیکھئے - بمبئی مین جاکر فیاض اور بلند ہمت پارسیون کو ملاحظہ کیجیے - دکن مین جاکر اولوالعزم مرہٹون سے ملئے - مدراس مین ذکی الطبع ہندؤنکی کیفیت دیکھئے اور پھر ہر جگہہ اپنے بدنصیب بھائیونکا اونسے مقابلہ کیجئے، تو ہر جگہہ وہ فرق نظر آویگا، جو روز روشن اور شب تاریک مین ہوتا ہے - ہر جگہہ کیا بنگالی اور کیا پارسی، کیا مرہٹے اور کیا مدراسی، سب مین آپ ایک جوش مستعدی اور اولوالعزمی کا پائین گے، اور ہر ایک کو زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلتا اور ترقی کرتا ہوا دیکھین گے کالج اونسے بھرے ہوئے ملینگے - کچہریون مین وہی دکھائی دینگے - حکومت کی کرسیون پر آپ اونھین کو بیٹھا ہوا دیکھینگے - ہائی کورٹ مین یورپین ججون کی برابر وہی بیٹھے ملین گے - کونسل مین ویسراے اور گورنر کے ساتھ ملکی معاملات مین آپ اونھین کو صلاح و مشورہ دیتے ہوئے پائیے گا - بڑے بڑے تجارت کے کارخانون مین اونھین کی صورتین دکھائی دینگی - گورنمنٹ ہوس اور معزز مقامون مین وہی نظر آوینگے غرضکہ کوئی جگہہ عزت کی ایسی نہوگی جہان وہ نہ ملین - اور کوئی ذریعہ ترقی کا ایسا نہوگا جسکے حاصل کرنے مین وہ ساعی اور سرگرم نہون - بمقابلہ اونکے مسلمانون کو آپ ہر عزت کے مقام سے خارج، اور ہر قسم کی ترقی کے ذریعے سے محروم، دیکھین گے - نہ کالجون مین اونکو دیکھئے گا، نہ حکومت کی کرسیون پر اونکی صورت نظر آویگی - نہ ملکی انتظام مین اونکی آواز سنائی دے گی - نہ علمی مجالس مین وہ ملینگے - نہ اونکی ترقی کی کوئی علامت نظر پڑیگی -

اور اگر کہین اونکی شکل آپ دیکھین گے بھی تو اتنی کم کہ اونکا ہونا نہونا برابر ہے -

صاحبو - جو مین کہہ رہا ہون، اوسکا تعلق جہانتک تعلیم سے تھا وہ میرے بھائی اور عزیز سید محمود صاحب آپ پر ثابت کر چکے، بلکہ اوسکی سچی تصویر اونھون نے آپکو دکھادی - اور جہانتک سرکاری ملازمت سے تعلق ہے اوسکی حالت مجھسے سُنئے -

میرے ہاتھہ مین جو کاغذات آپ دیکھتے ہین، یہ انتخاب تمام ہندوستان کے صوبون کی سول لسٹ کا ہے، اور وہ بھی بابت اکتوبر ۱۸۹۳ء کے، جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ہر صوبہ کے ہر ڈپارٹمنٹ مین، کتنے ہندو ملازم ہین، اور کتنے مسلمان - تاکہ آپکو معلوم ہو کہ وہ مسلمان جو ہندوستان کے بادشاہ تھے، اور جو بعد زوال سلطنت کے اِسی انگریزی حکومت مین تمام معزز عہدون پر مقرر تھے، اور جنکی تعداد بموجب اوس زمانہ کی سرکاری فہرستون کے لارڈ کارنوالس کے عہد مین سرکاری ملازمت مین فیصدی ۷۵ تھی اب کسقدر کم ہے -

ہر صوبہ کی صیغہ وار تفصیل سُنانا تو آپکو تکلیف دینا ہے - مگر اِسوقت کچھ مختصراً اوسکا حال بیان کرتا ہون - اوّل صوبۂ بنگال کو لیجئے وہان کُل عہدہ ہاے مندرجہ گزٹ مین ایک ہزار ایکسو نوّے ہندو ہین، اور ۱۲۷ مسلمان - اونمین بھی یہ دیکھنے کے لایق ہے کہ ۱۶ ہندو کلکٹر اور مجسٹریٹ ہین اور مسلمان صرف ۲ - ۲۳ ہندو ڈپٹی کلکٹر ہین اور مسلمان ایک - ۲۵۳ ہندو مجسٹریٹ ہین اور ۳۵ مسلمان - ۲۸۴ ہندو منصف ہین اور ۸ مسلمان پبلک ورکس مین ۱۱ ہندو ہین اور مسلمان ندارد - ۱۴ ہندو پوسٹ ماسٹر ہین اور ایک مسلمان - ۵۵ ہندو سب جج ہین اور ۷ مسلمان - ۱۵۵ ہندو اسسٹنٹ سرجن ہین اور

مسلمان ۶ - ۱۱ ہندو انجنیر ہین اور مسلمان کوئی نہین - صیغۂ تعمیرات مین ۱۴۷
ہندو ہین اور مسلمان ۱۲ - بمبئی پریسیڈنسی کا حال اوس سے بدتر ہے - ۹۳۸ ہندو
عہدہ ہاے مندرجہ گزٹ پر مامور ہین، اور صرف ۶۲ مسلمان - اودھ مین بھی یہ کیفیت ہے
کہ ۱۹۴ ہندو تحصیلدار ہین اور ۲ مسلمان - ۹۵ ہندو ڈپٹی کلکٹر ہین، اور ۶ مسلمان
۹ ہندو اسسٹنٹ کلکٹر ہین اور ایک مسلمان - کمشنر کے دفتر مین ۶ ہندو ہین، مسلمان
کوئی نہین - پوسٹ آفس کے علاقہ مین ۶۵ ہندو ہین اور ۲ مسلمان - علاقہ عدالت مین
۱۷۳ ہندو ہین اور ۴ مسلمان - اسمین ذرا اس امر کو غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ ۱۲۵
سب آرڈنیٹ جج ہندو ہین اور مسلمان صرف ایک - علاقہ طبابت مین ۸ ہندو
سول سرجن ہین، مسلمان کوئی نہین - اور ۴۳ ہندو اسسٹنٹ سرجن ہین اور
مسلمان ایک - ۱۷۶ ہندو اسپتال اسسٹنٹ ہین اور مسلمان ۹ - پولیٹکل ڈپارٹمنٹ
مین ۴۲ ہندو ہین، اور ایک مسلمان - آب مدراس کا حال سنئیے کہ وہان کل عہدہ ہاے
مندرجہ گزٹ پر ۵۹۰ - ہندو ہین اور ۳۸ مسلمان - آب اونکی ذرا تفصیل پر لحاظ
فرمائیے ۱۱۰ ہندو منصف ہین اور ایک مسلمان - ۱۴ ہندو سب آرڈنیٹ جج ہین
اور ایک مسلمان - ۱۴۳ ہندو تحصیلدار اور ۹ مسلمان - ۷۸ ہندو ڈپٹی کلکٹر
ہین اور ۵ مسلمان - علاقہ تعلیمات مین ۹۰ ہندو پروفیسر اور انسپکٹر ہین اور
مسلمان صرف ۴ - اس سے بڑھکر یہ امر قابل لحاظ کے ہے کہ علاقہ بندوبست،
پیمایش، پرمٹ، ڈاکخانہ، فنانس، عدالتہاے خفیفہ، جیل، اور رجسٹریشن، سے

مسلمان بالکل خارج ہین - حالانکہ ان صیغون مین ۸۲ ہندو ہین - آسام اور بہار
کا ذکر کرنا ہی فضول ہے، وہان سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمان باوجودیکہ تعداد مین زیادہ ہین -
مگر ملازمت سرکاری سے بالکل خارج - آسام مین ۱۹۸ ہندو ملازم ہین اور صرف ۱۶
مسلمان - حالانکہ مسلمان بمقابلہ ہندؤن کے فیصدی ۳۰ ہین - بہار کا بھی یہی حال ہے
کہ ہندو ۴۲۵ ملازم ہین اور مسلمان صرف ۱۸ - حالانکہ بمقابلہ ہندؤن کے ازروے
مردم شماری کے مسلمانونکی نسبت فیصدی ۶۵ ہے - سندھ مین ۲۰۶ ہندو ہین اور
۱۱۴ مسلمان - غالباً آپ اسکو سُنکر البتہ خوش ہوئے ہونگے، مگر اوّل تو مسلمان
وہان ہندؤن سے بہت زیادہ ہین، دوسرے یہ کہ یہ ترقی صرف ذلیل ملازمت مین ہے
اسلئے کہ وہانکی سول لسٹ مین چیف کانسٹبل بھی داخل ہین، اور یہی اونکی ترقی ظاہر
کررہے ہین - اسلئے کہ چیف کانسٹبلی کے عہدہ پر ہندو صرف ۱۲ ہین اور مسلمان ۶۱ - اگر
یہ ۶۱ ایک سَوچودہ مین سے خارج کردیئے جاوین، تو باقی عہدون پر مسلمان صرف ۵۳
رہتے ہین - باقی عہدون کا یہ حال ہے کہ جوڈیشل علاقہ مین ۱۶ ہندو جج وغیرہ کے عہدون
پر ہین اور مسلمان صرف ایک - مالگذاری کے علاقہ مین ۱۱۸ ہندو ہین اور ۲۵ مسلمان -
سنٹرل پراونس کا حال البتہ اچھا ہے کہ وہان ۴۹۶ ہندو ہین اور ۲۶۵ مسلمان
جسمین سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ پر ۵۸ ہندو ہین اور ۶ مسلمان -
تحصیلداری پر ۲۸ ہندو ہین اور ۱۵ مسلمان - اب پنجاب کا حال سُنیئے کہ وہان
۲۱۱۲ ہندو عہدہ دار ہین اور ۱۶۲ مسلمان، جسمین ۶۸ ہندو منصف ہین اور ۱۵

مسلمان - اور ۲ ہندو عدالت خفیفہ کے جج ہین اور ایک مسلمان - ۴۷ ہندو
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین اور ۲۱ مسلمان - اور ۷۶ ہندو تحصیلدار ہین اور ۴۹ مسلمان
۱۹ ہندو پوسٹ ماسٹر ہین اور ۲۳ مسلمان - ۷ ہندو سپرنٹنڈنٹ جیل ہین اور مسلمان
کوئی نہین - اور علاقہ تعلیمات مین ۱۴ ہندو ہین اور ایک مسلمان - البتہ
اسسٹنٹ کمشنری مین ایک ہندو ہے اور ۲۳ مسلمان - اور ۲ ہندو ایکسٹرا اسسٹنٹ
ہین اور ۵ مسلمان - مگر بلحاظ تعداد مردم شماری کے مسلمان بہ نسبت ہندوؤن کے ۵۹
فیصدی ہین - اسلیئے چاہیئے تھا کہ ہندوؤن سے اونکی تعداد زیادہ ہوتی - حالانکہ اونکی تعداد
بمقابلہ ہندوؤن کے صرف ایک تہائی ہے -

اب ممالک مغربی وشمالی واودھ کا حال سنیئے - ۶۶۰ ہندو عہدہ دار ہین -
اور ۳۳۹ مسلمان جنمین سے ۶۵ ہندو منصف ہین اور ۲۸ مسلمان اور
۱۶ ہندو سب آرڈینیٹ جج ہین اور ۱۴ مسلمان - ۲۰ ہندو عدالت خفیفہ کے جج اور ایک
مسلمان ۲۳ ہندو ڈسٹرکٹ سشن جج ہین اور ایک مسلمان - مگر جائنٹ مجسٹریٹ ہندو ۳ ہین - اور
۵ مسلمان - ۱۰۵ ہندو ڈپٹی کلکٹر ہین اور ۴۸ مسلمان - اور ۱۰۶ ہندو تحصیلدار ہین اور ۱۴۹ مسلمان
۵۳ ہندو سپرنٹنڈنٹ اور انسپکٹر ڈاکخانون کے ہین اور ۸ مسلمان - اور ۲۷۶
ہندو پوسٹ ماسٹر ہین اور ۲ مسلمان صیغۂ تعلیمات مین ۳۶ ہندو ہین -
اور ۵ مسلمان - ۲ ہندو سول سرجن ہین مسلمان کوئی نہین - ۶۵ ہندو
اسسٹنٹ سرجن ہین اور ۶ مسلمان - اور پبلک ورکس مین ۳۵ ہندو ہین - اور

۸ مسلمان - اگرچہ بمقابلہ ہندؤن کے ۳۵ فیصدی مسلمان اس پراونس مین نوکر ہین
مگر جبکہ یہ دیکھا جاوے کہ ملازم پیشہ شریف خاندان کے مُسلمان ۶۰ برس پہلے کتنے
زیادہ ملازم تھے - اور دیوانی عہدون پرہی مامور تھے اور ہندو کاشتکاری پیشہ کسقدر زیادہ
ہین - تو یہ نسبت باوجود اس عمدگی کے مُسلمانونکی ترقی کی دلیل نہین ہے بلکہ کم سے کم
ہندؤن کے برابر مسلمانون کا ملازم ہونا چاہیئے - چنانچہ سر اکلینڈ کالون صاحب
نے اپنی اوس اسپیچ مین جو ۱۸۹۲ء مین مدرستہ العلوم مین دی تھی یہ فرمایا تھا کہ منجملہ
اور نکمتہ چینیون کے جو گزشتہ ۵ برس کے انتظام کی نسبت کیگئی ہین - ایک یہ ہے
کہ مسلمانون کو ناواجب ترجیح دی ہے اور پچھلے ۵ برس کے اندر ۲۶ ڈپٹی کلکٹر
مقرر کیئے گئے ہین جنمین سے ۱۶ ہندو تھے اور ۱۰ مُسلمان - ۱۵ شخص تحصیلدار
مقرر کیئے گئے جنمین سے ۹ مسلمان تھے اور ۶ ہندو - یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ ان
اضلاع مین ہندؤنکی تعداد مُسلمانون کی نسبت بہت زیادہ ہے - اس تعداد کے لحاظ سے
ترجیح یا عزّت دیجاوے - لیکن اگر ہم کاشتکارون کے گروہ کو نظر انداز کرین اور صرف
اُن قومون کا لحاظ کرین - جنکا ان معاملات مین پاس کیا جاتا ہے تو یہ سب نامناسبت
فوراً دور ہوجاتی ہے -

صاحبو - اب اسوقت صیغۂ ملازمت مین جو حالت مسلمانونکی ہے اوسکی پوری اور
سچّی صورت آپکے سامنے ہے، اور اپنی آنکھون سے آپ اونکو دیکھ رہے ہین -
۵۰۱۵ ہندو عہدہ ہاے مندرجہ گزٹ پر مامور ہین، اور ۱۲۴۱ مسلمان - اور جو تفصیل

صوبہ وار سینے بیان کی اس سے غالباً آپ یہ سمجھ گئے ہونگے کہ جن صوبون اور جن عہدون مین مقابلہ کا امتحان ہوتا ہے، یا جنمین قانونی اور انگریزی کی لیاقت زیادہ ضروری ہے، اونھین عہدون پر مسلمان کم اور نہایت کم ہین اور جو عہدے گورنمنٹ کے اختیاری ہین وہان ان بدنصیب مسلمانونکو البتہ کچھ ملجاتا ہے چنانچہ اسکا ثبوت جوڈیشل ڈپارٹمنٹ سے بخوبی ہوتا ہے کہ ان عہدون مین قانونی لیاقت اور امتحان شرط ہے، اوسی مین ہمارے بھائی بہت کم نظر آتے ہین۔ چنانچہ کل ہندوستان مین عدالت کے عہدون پر ۸۵۰ ہندو مقرر ہین اور ۱۰۹ مسلمان۔ انمین سے اگر ممالک مغربی کے ۵۵ اور پنجاب اور سنٹرل پراونس کے ۱۵ نکالدیئے جاوین تو باقی صوبون مین مسلمانون کا ہونا نہونا برابر ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی شرمناک، اور دل کو صدمہ دینے والی کوئی چیز ہوگی، کہ بنگال مین ۳۲۹ ہندو اس صیغہ مین ہین اور صرف ۱۵ مسلمان۔ اور بمبئی مین ۱۲۳ ہندو اور صرف ۲ مسلمان۔ اور مدراس مین ۱۳۲ ہندو اور صرف ۲ مسلمان۔ غرضکہ مسلمانونکی معاش کا بڑا ذریعہ یعنی ملازمت سرکاری باقی نہ رہا اور اوسمین انکی تعداد اسقدر کم ہے کہ اسکا ہونا نہونا برابر ہے۔ باقی رہی تجارت، اس سے شریف مسلمانون کو پہلے بھی عار تھا اور اب بھی، اس کوچہ مین نہ اوّل اونکا گذر ہوا تھا، نہ اب کہین نظر آتے ہین۔ اور بجز ہندی النسل مسلمانون کے کسی شہر یا کسی منڈی یا کسی گاؤن مین مسلمان تاجر نہ دکھائی دینگے ملازمت اور تجارت کے بعد اگر زمینداری پر نظر کیجیے، تو اوسکا حال یہ ہے، کہ بمبئی اور مدراس مین رعیت واری بندوبست ہے، وہان سوائے لنگوٹے بند کاشتکارون کے

کوئی زمیندار نظر ہی نہین پڑتا اِلّا وہ لوگ جو جاگیردار اور سمستان والے کہلاتے ہین،
اور کچھ حصّہ مین مدراس کے زمیندار بھی - مگر قریبًا وہ کُل کے ہندو ہین - بنگال کے صوبہ
مین مسلمان بلحاظ زمینداری کے ہندوُون کے مقابلہ مین کچھ نسبت نہین رکھتے، باقی رہا صوبۂ
اور پنجاب، اگر ۲۶ برس پہلے کی حالت پر نظر کیجاوے تو بلاشبہہ وہی تنزل پائیے گا جو
اور صیغون مین ہوا ہے - سینکڑون مسلمان ایسے ہین، کہ صاحب جائداد تھے، اور زمینداریان
رکھتے تھے، مگر فضول خرچی اور غفلت سے قرضدار ہوئے اور اپنی جائدادین مہاجنون کے
قبضہ مین دیدین، غرضکہ ہرصورت سے مسلمان ایسی ذلیل حالت مین ہین کہ اگر چندروز اونکی خبر
نہ لیگئی تو آیندہ اونکی بیماری لاعلاج ہوجاوے گی، غرضکہ پہلے امر تصفیہ طلب کا مین یہ فیصلہ
کرتا ہون، کہ ہم صرف قوم کے قایم رہنے پر قانع نہین ہین، بلکہ ہم اوسکا معزز قوم ہونا چاہتے
ہین، اور اسوقت اوسکا نام معزز قومونکی فہرست سے خارج ہے -

اب رہا دوسرا امر کہ ترقی سے کیا مراد ہے، اور کس حالت پر پہنچنے
سے اُسکی ترقی سمجھی جاسکتی ہی، اوسکی نسبت مین یہ کہتا ہون، کہ ترقی سے ہماری مراد
اسوقت ترقی حقیقی نہین ہے، یعنی اُس درجہ پر پہونچنا جو یورپ کے لوگون اور عیسائی
قومون کو حاصل ہے، اِسکا تو وہی خیال کرے، جسے قوم کی محبّت نے مجنون بنا دیا ہو،
اِسلئیے مین اپنے بزرگ سید قبلہ کیطرح یہ نہین کہتا، کہ مین اپنی قوم کو آسمان کی مانند
کرنا چاہتا ہون اور اُن ستارونکو دیکھنا چاہتا ہون، جو اومین چمک رہے ہین، اور
معشوقانہ ادا کی چمک سے ہمکو اپنی طرف کھینچتے ہین - بلکہ مین اسی پر قانع ہون کہ وہ زمین ہی پر

رہین، مگر وہ تاریکی جسنے اُسے گھیر لیا ہے دور ہوجاوے، اور اُسکی صورت نظر آنے لگے، اور اپنی موجودہ حالت سے نکلکر اوسی حالت پر پہونچ جاوے، جو ہندوستان کی اور معزز قومون کی ہے تاکہ آبادی کی مناسبت سے وہ ہر عزت مین اپنا واجبی حصّہ حاصل کرسکے، اور اعلے درجون پر جہان ہندو۔ پارسی۔ بنگالی۔ مدراسی پہونچ چکے ہین وہ بھی پہونچ جاوے۔

اَب رہا تیسرا امر کہ اعلے تعلیم و تربیت سے کیا مراد ہے، اور بغیر اُسکے وہ حالت جسکو ترقی کہا جاوے حاصل ہوسکتی ہے یا نہین۔

صاحبو۔ اعلیٰ تعلیم سے مراد یہ ہے، کہ وہ نہ صرف اُن اعلیٰ درجہ کی ڈگریون کو حاصل کرسکین جو ہندوستان کی یونیورسٹیون نے مقرر کی ہین، بلکہ وہ علم کی حقیقت سے واقف اور اُسکے عمدہ نتایج سے متمتّع ہون۔ جو لوگ صرف ڈگری حاصل کرنے پر قناعت کرتے اور فقط کتابی تعلیم پاتے ہین، وہ کتاب کے کیڑے ہوتے ہین نہ عالم، وہ کتابون کے لادنیوالے ہوتے ہین نہ تعلیم یافتہ انسان۔۔ اصل اعلیٰ تعلیم یہ ہے کہ انسان اُن قوتون کو اچھی طرح کام مین لاسکے، جو خداوند تعالیٰ نے اُسے ادراک حقایق اور معرفت اشیاء کے لیئے دی ہین تاکہ وہ قادر مطلق کے عجیب اور حیرت انگیز قدرت کے کارخانون کو دیکھ سکے، اور صانع حقیقی کے عجیب و غریب صنعتون کو بقدر انسانی طاقت کے سمجھ سکے، وہ حقایق اشیاء کے جاننے کا شائق ہو، اور قادر مطلق کی معرفت کا جویا۔ اعلیٰ تعلیم کا مقصود طلب مال نہین ہے، بلکہ شوق حق اور ذوق علم ہے، تاکہ انسان اپنا وقت اور اپنی عقل اور اپنے علم کو کائنات عالم کے

حالات دریافت کرنے، اور بنی نوع انسان کے فائدہ پہونچانے مین صرف کرے، اور
جو علم کے خزانے زمانہ کے دانشمند جمع کر گیے ہین، اور جو بیش بہا ترکہ اونکے بزرگ چھوڑ گئے ہین
اونکو کام مین لاوے تاکہ اس دنیا مین اوسے وہ خوشی اور فراغ خاطر نصیب ہو کہ جسے
کوئی چھین نہ سکے، اور عاقبت مین خدا کی خوشنودی اور دوامی راحت حاصل ہو- اور
یہی وہ تعلیم ہے، جو تمھارے بزرگون نے حاصل کی تھی، اور جسکے حاصل کرنیسے وہ دنیا
کے اعلیٰ اور معزز ترین لوگون مین شمار کیئے جاتے تھے، اور جنکے نام ابتک عزت اور بزرگی
سے ساری دنیا مین لیئے جاتے ہین اور جسکے سبب سے آج یورپ کے لوگ تمام دنیا کے
انسانون کے خیالات کی رہنمائی کر رہے ہین اور جسکے ادنی نتیجون مین سے وہ فائدے
ہین جو بنی نوع انسان کو اونکی عجیب وغریب ایجادون اور صنعتون سے پہونچ رہے ہین-
اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے انسان نہ صرف بلحاظ خیالات کی عمدگی اور اخلاقی خوبیون کے
حکیمانہ زندگی اور فلسفیانہ طرز اختیار کرتا ہے، بلکہ معاشرت اور دنیادارانہ زندگی بسر کرتے ہین
یہی اوس سے بڑی مدد ملتی ہے- اوس سے ہمّت بڑھتی ہے، اولوالعزمی پیدا ہوتی ہے،
ناموری کا شوق ہوتا ہے، دولت اور عزت کے حاصل کرنے مین تمام مشکلین آسان معلوم
ہوتی ہین- انسان محنت کا عادی اور مصیبت کے اوٹھانے مین مشلق ہوتا ہے، یہانتک
کہ اوسکی لغت کی کتاب مین ناممکن کا لفظ نظر ہی نہین پڑتا- یہی وہ تعلیم ہے، جسکے یہ
نتیجے ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین، کہ وہ اپنی ہمّت اور اولوالعزمی سے کسی چیز کو
مشکل نہین سمجھتے- نہ کسی خاص چیز کے پابند رہتے ہین- اگر ایک چیز مین ناکامیاب ہوئے

تو فوراً دوسری چیز پیدا کر لیتے ہین - اور اگر ایک پیشہ مین گذر کی صورت نہ دیکھی، تو دوسرا کام کرنے لگتے ہین - نہ کسی خاص ملازمت کے پابند ہین نہ کسی خاص پیشہ اور حرفہ کے اونکی ہنرمندی اور مستعدی اور چالاکی اعلے تعلیم کے سبب سے ایسی بڑہ گئی ہے، کہ وہ ناکامیابی کا نام تک نہین جانتے اور بقول آنریبل ارتھر ولسن وَیس چانسلر یونیورسٹی کلکتہ کے ونکی تعلیم نے تمام سختیون کو اگر دور نہین کیا، تاہم اتنا خفیف کر دیا ہے کہ وہ سختی قابل برداشت ہو گئی ہے، اور اونکو اس بات پر قانع نہین رکھا کہ صرف اُن پیشون کے پابند رہین جو اُنکے باپ دادا کیا کرتے تھے - اُنھون نے وہ نئی شاخین تجارت اور حرفہ کی اختیار کین جنکو اُنکے بزرگ پسند نکرتے - اگر اونکو خشکی مین جگہہ نہ ملی، اونھون نے سمندر کی نوکری اختیار کی - اگر اونکو گھر مین کام نہ ملا قطب شمالی او قطب جنوبی تک معاش کی تلاش مین چلے گئے - ہزارون نوجوان عالیخاندان پہاڑون پر چاء اور قہوہ کی زراعت کرتے ہین - کنیڈا کے جنگل صاف کر رہے ہین - آسٹریلیا مین بکریان اور مغربی امریکہ کے میدانون مین مویشی چرا رہے ہین - چین کے کارخانہ ہاے تجارت مین کام کرتے ہین، اور آسام کے باغون مین کاشتکاری سے معاش پیدا کر رہے ہین -

صاحبو - مگر ہمکو اس قسم کی اعلیٰ تعلیم کا خیال کرنا، اور اپنی قوم کی موجودہ حالت سے اوسکی امید رکھنی نادانی ہے، اور ہم دیکھتے ہین کہ سواے یورپ کے ہندوستان کی اور قومون نے بھی ابھی یہ تعلیم حاصل نہین کی ہے - بڑی سے بڑی خواہش اسوقت ہماری یہ ہے،

کہ وہ اوس قسم کی اعلے تعلیم حاصل کرلین جس سے وہ مثل اور اپنی ہموطن قومون کے،
اُن عزتون کے مستحق ہون جو انھون نے حاصل کرلی ہین - وہ انگریزی کے لٹریچر مین
ایسے ماہر ہوجاوین، کہ اپنے خیالات عمدگی سے اُس زبان مین ادا کرسکین، فصاحت
اور بلاغت سے تقریر کرنے لگین - عمدہ اخبار کے لایق اڈیٹر ہوسکین - قانون مین اعلی درجہ
کی لیاقت حاصل کرلین - معزز عہدون کے قابل ہوجاوین - گورنمنٹ کو ملکی معاملون مین
صلاح دیسکین، اپنی قومی حاجتین گورنمنٹ کے سامنے عمدگی سے پیش کرسکین، زمانہ کے
حالات اور ملکی انقلابات سمجھنے کے لایق ہوجاوین، اور وہ حقوق جو دوسری قومونکو حاصل
ہین اونکو بھی حاصل ہون - وہ بھی علمی جلسون مین شریک ہوسکین، وہ بھی عزت کے مقامات
مین دکھائی دین، وہ بھی حکومت کی کرسیون پر بیٹھے ہوے نظر آوین -

اسکے سواے بحیثیت مسلمان ہونیکے اونکو ایسی تربیت ہو، کہ اپنے مذہب پر ثابت قدم
ہون - اپنی قوم کے ساتھ محبت رکھین - اپنے خاندان اور وطن کی آنکھون مین معزز ہون،
قومی ہمدردی اور قومی ترقی کا خیال ہو - اپنے بھائیون کے فائدہ پہونچانے کے شایق اور
اپنی قوم کی عزت بڑہانے مین سرگرم ہون، غرضکہ اعلی تعلیم اور تربیت پانے کا خلاصہ یہ ہے
کہ ایسے لوگ ہم مسلمانون مین طیار ہوجاوین کہ وہ انسان بھی ہون اور مسلمان بھی - اُنکے
دماغ مین علمی خیالات ہون، اور اُنکے دلمین عمدہ اخلاق، وہ پسندیدہ عادتون کے عادی
ہون، تحمل، بردباری، متانت، سنجیدگی، ممدوح خودداری، شریفانہ آزادی
اور بہادرانہ مستقل مزاجی کی صفتین اونمین موجود ہون تا کہ جب وہ دنیا کے سامنے آوین،

اور اپنی ذات اور اپنے خاندان اور اپنی گورنمنٹ کے کام کرنیکے لایق ہون، تو وہ اوسکی لیاقت رکھتے ہون اور وہ اپنے نامور بزرگونکی لایق اولاد - اور اپنی مشہور قوم کے معزز ممبر، اور اپنی آزاد گورنمنٹ کے معتمد مشیر ہون - اگر مسلمانونکو اس قسم کی تعلیم و تربیت نہو تو صرف یونیورسٹی کی ڈگری پالینا، اور بی اے اور ایم اے ہوجانا کافی نہین ہے نہ وہ مقصود جو اعلی تعلیم و تربیت سے ہے، حاصل ہوسکتا ہے - کیا آپ ایسے سینکڑون اور ہزارون آدمی نہین دیکھتے جو یونیورسٹی کے اعلی درجے کے تمغے سینہ پر لگائے پھرتے ہین اور جو کالج کی تعلیم کے سب درجے طے کر چکے ہین مگر کوئی اثر تعلیم کا اونکے دل و دماغ پر معلوم نہین ہوتا اوسکا سبب صرف یہ ہے کہ ہندوستان مین سوائے کتابون کے پڑھا دینے، اور طالبعلم کے حافظہ مین واقعات کا ایک کافی ذخیرہ امتحان پاس کرنیکے لیئے جمع کر دینے کے، کوئی دوسرا ایسا انتظام نہین ہے، جس سے علم کا اثر اونکے دل پر ہو، اور جس سے طالبعلمون کے خیالات اور خصلتون اور خواہشون اور ارادون اور کامون سے کچھ بھی نشانی اوس تعلیم کی پائی جاوے جو اونکو انسان بنانیکے لیئے دیجاتی ہے - بلکہ ایسی کتابی تعلیم اخلاق، مذہب، اور عمدہ خصلتون کو اور خراب کر دیتی ہے - آپ ذرا اون تقریرونکو دیکھیئے جو سال بسال یونیورسٹی کے چانسلر سالانہ جلسون مین کہا کرتے ہین، اور بہ اختلاف الفاظ کا اس ناقص تعلیم کی برائیان اور تکمیل علم کی نصیحت، اور اس بات پر افسوس کرتے رہتے ہین، کہ یونیورسٹی کی تعلیم نے ملک مین صرف ایک کثیر تعداد ایسی نیم تعلیم یافتہ نوجوانونکی پھیلا دی ہے جنکا علم بالائی ہے جنکی خود بینی بیحد ہے، جو تقریر مین لسان ہین، لیکن اونکو اون الفاظ کے معنی جنکو وہ استعمال

کرتے ہین، یا جن فقرات کو وہ دُہراتے ہین، اونکا مطلب بھی ٹھیک معلوم
نہین ہے، اور جو تعلیم سے سواے معاش حاصل کرنیکے کوئی دوسرا فائدہ نہین سمجھتے،
اور معاش کو بھی بجز سرکاری ملازمت کے اور کسی جگہہ تلاش نہین کرتے، آورا اسی علم کی تکمیل
کی نصیحت کے ساتھ وہ اسکا بھی اقرار کرتے ہین، کہ کالج اور سرکاری یونیورسٹیان ایسی
کامل تعلیم دینے مین قاصر ہین۔ چنانچہ ایک سالانہ جلسہ مین یونیورسٹی کے ہز اکسلنسی وائسرائے
وگورنر جنرل ہند نے اوّل اصلی تعلیم کا مقصد بیان فرمایا، اور یہ کہا کہ میرے نزدیک اصلی تعلیم کا
مقصد صرف یہی نہین ہے، کہ طالبعلم کے دماغ مین بہت سی باتین جمع ہوجاوین، اور وہ مختلف
علوم کی نسبت لسّانی کے ساتھ گفتگو کرنیکے لایق ہوجاوے، یا یہ کہ وہ اپنی یونیورسٹی کے
تمام امتحانات کو بھی پاس کرے۔ بلکہ اُسکا مقصد اُن مختلف قوتون کو ترقی اور استحکام
دینا ہے جو اوسکو عطا کیگئی ہین۔ اگر اِس بات مین میری راے صحیح ہے، تو جس چیز کی
سب سے پہلے تعلیم مین ضرورت ہے، وہ علم کا کامل ہونا ہے، اور اسی موقع پر ہز اکسلینسی
نے یہ بھی صاف فرمادیا، کہ کامل تعلیم کے وسیلون کے مہیّا کرنے مین گورنمنٹ قاصر ہے،
اور اوسکی وجہ یہ بیان فرمائی کہ بغیر مذہبی تعلیم کے کوئی تعلیم کامل نہین ہوسکتی۔ چنانچہ وہ فرماتے
ہین کہ "گورنمنٹ ہند پر یہ بات واجب اور لازم ہے، کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے
ہندوستان کے باشندون کے مذہب یا مذہبی خیالات مین، علانیہ یا درپردہ دست اندازی
کا ہونا متصور ہو، لیکن جو قید اسطرح پر ہماری تعلیم کے مقاصد کی نسبت قرار دیگئی ہے،
اُسکے نقص ظاہر کرنیسے مین باز نہین رہ سکتا، کیونکہ یہ ایک میرے دِلی اعتقادات مین سے ہے

کہ جس انتظام تعلیم، مین مذہبی تعلیم اور تربیت کا کچھ بندوبست نہو، وہ یقیناً ناقص اور غیر مکمل ہے - اور پھر یہ فرمایا کہ جس چیز کو آجکل کے زمانہ مین خالص دنیوی تعلیم کہتے ہین، وہ اِس لفظ کے سب سے بڑے اور عمدہ ترین معنون مین کامل تہوین نہین ہے،

صاحبو - جو کچھ ہز اکسلینسی نے فرمایا ہے تمام اعلےٰ درجہ کے لوگونکا وہی خیال ہے، اور نہ صرف یورپین لوگونکا بلکہ ہماری قوم کے آدمیونکا بھی جنھون نے تعلیم کے مسئلہ پر بہت غور کیا ہے، اور جنھون نے ولایت کی تعلیم کو دیکھا ہے، اگر آپ انگلستان جاوین، اور وہانکی تعلیم دیکھین، اور اُسکے اصول اور نتایج پر غور کرین، تو آپکو اس امر کے خیال کرنے مین ذرا تامّل نہوگا کہ جو تعلیم ہندوستان مین دیجاتی ہے وہ تعلیم نہین ہے بلکہ انسان کو کتابونکا لادنیوالا بنایا جاتا ہے اور اوسکا سبب جیسا سر چارلس کراسویٹ صاحب نے فرمایا ہے یہ ہے، کہ پرانے ملکون مین جہانکہ سوسئٹی نے قدرتی بالیدگی کے ساتھ ترقی کی ہے، اور جسپر خارجی اثرون کا زور نہین ڈالا گیا ہے، ایسے انسٹیٹیوشن اِس ضرورت کے پورا کرنیکے لیئے قایم کیئے گئے ہین، کہ اُنکو صرف سرکاری ملازمت کیواسطے نہین، بلکہ عالمانہ پیشون مین پبلک کی خدمت کرنیکے لیئے تعلیم یافتہ آدمی بہم پہونچ جاوین، علاوہ برین بہت سے شخصون نے صرف علم کی خاطر اسکی جستجو کی ہے، اور بہت شخصون نے عمدہ تعلیم کے حصول کی کوشش بطور جزو ایک ایسے سامان کے کی ہے، جو ہر ایک شخص کو گو اوسکا پیشہ کچھ بھی کیون نہو، اپنے سفر زندگی مین اپنے پاس مہیّا کرنا لازم ہے، لیکن اس ملک مین جہان کہ تحریک خاصکر خارجی ذریعہ سے ہوتی ہے، جہانکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم لوگونکو قریباً

منفقت دیگئی ہے، جہانکہ روزگار کا میدان لوگونکی پست حالت کی وجہ سے نہایت محدود ہے اور جہانکہ علم اپنے خاص فائدہ کی غرض سے تلاش بھی کیا جاتا ہے. تو وہ اس قسم کا علم نہین ہے جسکے سکھانے کا ہمارے کالج نے ذمّہ لیا ہے آج سم کے محتاج طالبعلمون کی جماعت کے پیدا کرنے مین صاف صاف بڑا خطرہ ہے جنکی تعداد یا وجود سکے کہ وہ دنیا مین اپنی وجہ معاش پیدا کرنیکے واسطے کافی تعلیم یافتہ نہین ہین۔

پس اے صاحبو اعلےٰ تعلیم سے مراد ہے کہ ہم کتابون کے بوجھ اوٹھانیوالے نہ بنین بلکہ انسان بنین اور اسی کے ساتھ مسلمان رہین، اور علم کو علم کے لیئے حاصل کرین، اور اسکے عمدہ نتیجون سے متمتّع ہون، اور اے میرے بزرگو بغیر ایسی تعلیم کے قوم کی ترقی کی امید کرنا خیال باطل ہے۔

صاحبو- اب رہا چوتھا امر تصفیہ طلب کہ مدرسۃ العلوم اعلیٰ تعلیم و تربیت کے حاصل کرنے کا مسلم ذریعہ، اور دیگر مسلمانی کالجون کے لیئے عمدہ نمونہ ہے یا نہین، اسکی نسبت میری یہ راے ہے کہ مدرسۃ العلوم اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا ایسا مسلم ذریعہ ہے کہ جس سے بڑھکر ہندوستان مین ہونا درحقیقت ناممکن ہے اور دوسرے مسلمانی کالجون کے لیئے ایسا عمدہ نمونہ ہے جس سے بہتر ہونا قیاس مین نہین آسکتا اگر قوم کی ترقی سے مراد یہ ہے کہ اُسے اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا شوق ہو، اعلےٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرے اسکے لڑکے یونیورسٹی کی اعلےٰ ڈگریان پاوین، اور نہ صرف ہندوستان مین بلکہ ولایت جاکر اپنی تعلیم کی تکمیل کرین، وہانکی یونیورسٹیون کے درجے حاصل کرین، وہان جاکر قانون

سیکھین، اور بعد کامیابی کے گورنمنٹ کی نظر مین معزز سمجھے جاوین، سرکار کو اونکی وفاداری پر بھروسہ ہو، اور اُسکے ساتھ مذہب اور قومیت کا خیال بھی نہ مٹنے پاوے، تو مین کہہ سکتا ہون کہ، ہمارا یہ کالج بلاشک قومی ترقی کا مسلم ذریعہ ہے، اور نیز اگر قومی ترقی سے یہ مقصود ہے، کہ خاص قوم کا کوئی ایسا انسٹیٹیوشن موجود ہو جو اُن اصول پر قایم کیا گیا ہو، جنپر انگلستان کے انسٹیٹیوشن قایم ہین، اور نیز وہ اُن خیالات پر مبنی ہو جنپر ایسے بڑے انسٹیٹیوشن انگلینڈ مین بنائے جاتے ہین، اور نیز اوسکا قایم کرنا فی نفسہ قوم کی عزت اور شہرت کا سبب ہو، اور اُس سے قوم کی عالی دماغی، فیاضی، علم کا شوق، اور شایستگی پھیلانے کی رغبت ظاہر ہو، اور نیز اس سے اُن نتایج کے حاصل ہونے کی امید ہو جنسے اُنکے تعلیم پانیوالے اپنی سوسئیٹی کے عمدہ ممبر، اور اپنی گورنمنٹ کے معتمد مشیر، اور اپنی سرکار کے پورے وفادار ہون۔ تو مین باواز بلند کہتا ہون کہ ان تمام باتون کے لحاظ سے یہ کالج قومی ترقی کا ذریعہ ہے، اور روئیت، اور شہادت، دونون سے اسکا کامل ثبوت ہی اور پبلک اور گورنمنٹ دونون اس بات کے مقر ہین۔ حقیقت مین اس کالج نے ان باتون کے لحاظ سے وہ وقعت پبلک اور گورنمنٹ کے دلون مین پیدا کی ہے کہ اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ پبلک کا بھروسہ اور اعتماد اسوقت آپکی آنکھون کے سامنے ہے۔ اور یہ بولتی ہوئی سندین پبلک کے اعتماد کی آپکے سامنے ہین اور وہ بھی نہ دس بیس، بلکہ سیکڑون، اور وہ بھی نہ فقط ایک ضلع یا قسمت یا ایک صوبہ کی بلکہ تمام ہندوستان کے صوبون کے طالب علم، اسوقت آپکے سامنے ہین۔ اور گورنمنٹ کا بھروسہ جو کچھ اس کالج پر ہے، اوسکا

اظہار مختلف۔ ویسراؤن اور متعدد لفٹنٹ گورنرون نے اسطور پر ظاہر کیا ہے کہ جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ اس کالج کے احاطہ مین آکر تھوڑی دیر کے لیے ایشیائی شاعر بنگئے تھے۔ اسلیئے کہ جو خیالات معمولی یورپین جنٹلمین کے مسلمانون اور انکے کامونکی نسبت ہین، اور جنکو دوسرے موقع پر اُنھون نے ظاہر کیا ہے، اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام کو مسلمانون کے بُرا نہ کہنا گویا بہت بڑی تعریف ہے، نہ یہ کہ ایسی تعریف کرنی جسکے دیکھنے سے ظہوری اور انوری یاد آتے ہین۔

صاحبو۔ اِس کالج کا جو نتیجہ ابتک ظاہر ہوا، اور جس سے اِس بات کا ثبوت ہو کہ اوسنے کہانتک ترقی کی۔ اوسمین کتنے طالبعلم داخل ہوے، اوسمین سے کتنے طالبعلمون نے ڈگریان پائین، اور کتنے ولایت گئے۔ علاوہ اسکے اس کالج کے مسلمان طالبعلمونکو دوسرے کالجون کے ساتھ جو اس صوبہ مین ہین کیا نسبت ہے۔ ایک ایسا امر ہے جسکے لیئے ہمین اٹھارہ ۱۸ برس پیچھے جانا، اور وہانسے پھر چلنا پڑیگا تاکہ معلوم ہو، کہ ۱۸۷۵ء سے ابتک اس کالج نے کیا نتیجے دکھلائے اوسکا مختصر حال یہ ہے۔

۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو کالج کھولا گیا۔ اور یکم جون ۱۸۷۵ء سے اسکول کی پڑہائی شروع ہوئی اور یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے کالج کلاس قایم ہوئی۔ اور یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے فرسٹ آرٹس کے امتحان تک اور یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے بی اے کلاس کے امتحان تک اور یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے قانونی امتحان مین افیلیٹ ہوگیا اور ۱۸۸۹ء مین لا کلاس کی ایل ایل بی ڈگری کے امتحان تک الہ آباد یونیورسٹی سے متعلق ہوا ۱۸۷۵ء مین ۶۵ مسلمان اسکول کلاس مین داخل تھے اور آخر مارچ ۱۸۹۳ء

مین کُل تعداد طالبعلمونکی ۳۵۹ تھی جنمین سے ۳۰۰ مسلمان تعلیم پاتے تھے ..

۱۹۹ اسکول کلاس مین ۱۰۱ کالج کلاس مین - منجملہ ان طالبعلمون کے ۲۱۸ ممالک

مغربی وشمالی کے رہنے والے ہین جو ۴۲ مختلف اضلاع سے آئے ہین - انمین سے

۶۰ کالج کلاس مین پڑھتے ہین ۱۵۸ - اسکول مین اور ۸۷ پنجاب کے رہنے والے ہین جو

ہین ۲ ضلعون سے آئے ہین انمین ۴۵ کالج کلاس مین پڑھتے ہین ۴۲ - اسکول مین اور

اور ۸ اسکول کلاس کے طالبعلم بنگال کے رہنے والے ہین - اور ۸ رجپوتانہ کے اور ۶

حیدرآباد اور اندور کے اور ۵ سنٹرل پراونس کے اور ۲ بمبئی ۲ برہما اور بلوچستان کے

اور لاکلاس مین ۶۹ طالبعلم داخل تھے - ۳۲ مسلمان اور ۳۷ ہندو - منجملہ ان طالبعلمون کے

۲۶ مسلمان اور ۲ ہندو بورڈر تھے باقی ڈی اسکالر اِس کالج کے طالبعلمونمین سے ۱۳ طالبعلم

ہین جنھون نے انگلینڈ مین تعلیم ختم کرلی ہے اور ۹ طالبعلم ہین جو لندن مین تعلیم پاتے ہین

جسطرح طالبعلمونکی تعداد قابل اطمینان ہے ویسے ہی امتحانات کا نتیجہ بھی تشفی بخش ہے -

۱۸۷۸ء سے ۱۸۹۳ء تک، ۲۳۶ لڑکون نے انٹرنس پاس کیا، جنمین سے ۸۳ ہندو

ہین، اور ۱۵۳ مسلمان ہین - اور ایف اے کلاس مین ۱۳۷ - طالبعلم اِتک پاس ہوئے

جنمین سے ۳۸ ہندو، اور ۹۹ مسلمان ہین - اور بی اے مین ۵۱ طالبعلم پاس ہوئے

اونمین سے ۱۷ ہندو اور ۳۴ مسلمان ہین - ایم اے کی ڈگری ۵ طالبعلمون نے

حاصل کی جنمین سے ایک ہندو اور ۴ مسلمان ہین، - البتہ لاکلاس مین ابھی مسلمان

لا ہین - ایل ایل بی کی ڈگری مین صرف ۲ ہندو اور ہائی کورٹ کی وکالت مین صرف ایک

ہندو نے ڈگری پائی اور عدالتہاے ضلع کی وکالت مین ۵ نے ڈپلوما پایا جسمین مسلمان صرف ایک ہے - اگر مدرستہ العلوم کے کالج کلاس کے طالبعلمونکا دوسرے کالج کے طالبعلمون سے مقابلہ کیا جاوے تو اس کالج کی کامیابی اور زیادہ صاف نظر آتی ہے - اسلیئے کہ جتنے مسلمان کل کالجون مین ممالک مغربی و شمالی کے پڑھتے ہین اگر وہ سب بلا مدرستہ العلوم سے مقابلہ کیئے جاوین تو حیرت انگیز کامیابی مدرستہ العلوم کی معلوم ہوتی ہے - اسی سال مین ۱۷۱ طالب علم مسلمان دوسرے کالجون مین پڑھتے ہین - کیننگ کالج لکھنؤ مین ۶۱ - اور میور کالج الہ آباد مین ۵۰ - اور آگرہ کالج مین ۲۲ - اور بنارس کالج مین ۲۴ - اور بریلی کالج مین ۱۱ - اور میرٹھ کالج مین ۳ - اور صرف مدرستہ العلوم مین کالج کلاس مین مسلمان طالبعلمون کی تعداد ۱۰۱ ہے - اب اگر خیال کیا جاوے کہ کیننگ کالج لکھنؤ کتنے دنون سے قایم ہے اور لکھنؤ خود کتنا بڑا شہر ہے اور اودھ کے اضلاع کے رہنے والونکو وہان جانا کسقدر قریب اور باعث آسایش ہے اور وہی اسکالر ہونے سے کسقدر انکو آرام ملسکتا ہے اور نیز بلحاظ اور بوجہ کفایت اخراجات کے کسقدر فائدہ ہے - مگر مسلمان طالبعلمونکی تعداد اوسمین صرف ۶۱ ہے یعنی پورے نصف ہمارے کالج کے طالبعلمونکی - اور الہ آباد جو کہ گورنمنٹ کا سنٹر ہے اور جہان میور کالج سا مشہور کالج ہے اور جہان بہت سی چیزین ایسی ہین کہ جنسے طالبعلمونکا زیادہ داخل ہونا چاہیئے مگر وہان صرف ۵۰ مسلمان ہین یعنی ہمارے کالج کے طالبعلمون سے ایک نصف اور پھر جب یہ خیال کیا جاوے کہ خود ان شہرون کے رہنے والے جہان کالج قایم ہے اپنے گھر چھوڑ کر یہان آئے تو اس بات کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپکے اس کالج کی

تعلیم اور تربیت کی نسبت عام خیالات کیسے عمدہ ہین اور اوسکی وقعت اور عظمت نے کسقدر لوگون کے دلون پر اثر کیا ہے، چنانچہ مین دیکھتا ہون کہ ۳۴ طالبعلم والہ آباد کے اور ۲ لکھنؤ کے اور ۱۶ میرٹھ کے اور ۲۰ بریلی کے اور ۱۹ دہلی کے یہان تعلیم پا رہے ہین - اور پھر یہ بات بھی لحاظ کے قابل ہے کہ اعلے درجہ کی تعلیم و تربیت جو اس کالج کا عمدہ مقصد ہے بلکہ جسکے لیے یہ کالج قایم کیا گیا ہے روز افزون ترقی پر ہے - چنانچہ ۱۸۷۸ع مین ۲ مسلمان کالج کلاس مین تھے اور اس سال ۱۰۱ - اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ بجاے ایک کے ۵۰ ہو گئے اور یہ ترقی اگر سال وار بھی جانچی جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترقی کی رفتار کالج کلاس مین نہایت تیز ہے اسلیے کہ ۱۸۷۸ع سے کالج کلاس قایم ہوا جسکو اب تک ۱۵ برس ہوئے اگر پانچ پانچ برس کی اوسط پر خیال کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۷۸ع سے ۱۸۸۳ع تک اوسط سالانہ حاضری طالبعلمونکا کالج کلاس مین ۸ تھا - دوسرے پنجسالہ مین یعنی ۱۸۸۴ع سے ۱۸۸۸ع تک اوسط سالانہ ۲۴ تھا اور تیسرے پنجسالہ مین یعنی ۱۸۸۹ع سے ۱۸۹۳ع تک ۶۳٫۴ تھا یعنی پہلے ۵ برس کی نسبت دوسرے ۵ برس مین بجاے ۸ کے ۲۴ اور تیسرے ۵ برس مین ۶۳٫۴ ہو گئے - اس ترقی کی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہے - یہ ہندسے اوسکی خود شہادت دے رہے ہین اور وہ نقشہ (ڈایاگرام) جو اسوقت آپکے سامنے ہے خود ترقی کی اصلی تصویر ہے جسے آپ اسوقت اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین -†

---

† ڈایاگرام جسکا ذکر اس اسپیچ مین ہے علیحدہ کاغذ پر چھپا ہوا یہان لگا دیا ہے -

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ اصول جنپر انگلستان مین ایسے انسٹیٹیوشن قایم ہوئے مین کیا ہین اور اونپر یہ کالج قایم کیا گیا ہے یا نہین - اور کیون اس اصول پر قایم کرنیکی ضرورت ہوئی اوسکا حال یہ ہے کہ بڑا اصول ایسے انسٹیٹیوشن کے قایم کرنیکا سیلف ہیلپ ہے یعنی اپنے خرچ سے آپ کام کرنا ، اس سے یہ مراد نہین ہے کہ ایک شخص بلکہ وہ ملک یا قوم جسکو اوس سے اپنا فائدہ حاصل کرنا ہو اس کام کے کرنے مین اسطور پر متفق ہو گویا وہ ایک شخص واحد ہے - کیونکہ جسطرح انسان باعتبار روح وجسم کے ایک ہے - مگر اسکے اعضا مختلف ہین ، اور گو ہر ایک کا کام جداگانہ ہے ، اور اگر فرداً فرداً نظر کیجاوے تو ہر ایک کی بناوٹ ، اوسکی صورت ، اوسکی غرض ، جدا جدا ہے - پھر اونمین کوئی نازک ہے کوئی سخت ، کوئی اعلے ہے کوئی ادنیٰ ، کوئی بمنزلہ بادشاہ کے ہے ، کوئی بجاے پیادہ کے ، کوئی بطور آقا ، کے ہے اور کوئی مثل خدمت گزار کے ، مگر ان سب کا مجموعہ انسان ہے اور انسان کی زندگی اعلیٰ درجہ کی یعنی نہایت تندرستی اور صحت کے ساتھ اوسی وقت ہو سکتی ہے کہ ہر ایک عضو اپنی اپنی خدمت کو اچھی طرح بجالاوے یہ ہی حال قوم کا ہے کہ اسکے افراد کے مجموعہ کا نام قوم ہے ، اور اونمین مختلف اقسام ، مختلف درجہ ، مختلف حالات ، مختلف درجات ، مختلف خیالات ، مختلف خواہشون ، مختلف ارادون ، اور مختلف طبیعتون کے لوگ ہوتے ہین - اگر سب ملکر ایکدوسرے کے شریک اور اپنی اپنی حالت کے موافق قومی مقاصد مین مدد کرتے ہین ، تو قوم کی زندگی اور اوسکی صحت قایم رہتی ہے ، اگر اونمین اتفاق نہوا اور ایک نے دوسرے کی مدد نہ کی ، اور اس غلطی مین پڑ گئے کہ ہر ایک کو اپنا کام کرنا چاہیئے تو

قوم کی زندگی مین ویسا ہی خلل آجاتا ہے جیساکہ انسان کی صحت مین اسوقت فرق آجاتا ہے
جبکہ بیماری وغیرہ سے بعض اعضا بیکار اور اپنے کام کرنیسے مجبور ہوجانے ہین۔ پھر جسطرح کہ
اعضاء رئیسہ کے بیکار ہوجانے اور اُسکے کام نہ کرنیسے زندگی تمام ہوجاتی ہے، اسیطرح
قوم کے رئیس اور امیر اور دولتمند اور عالم اور وہ لوگ جنکا لوگون پر رعب و داب ہوتا ہے
نکمے ہوجاتے ہین اور اپنے قومی فرض کو ادا نہین کرتے اور یہ سمجھنے لگتے ہین کہ اپنا کام کرنا
چاہیئے نہ دوسرونکا، اور اس بات کو بھول جاتے ہین، کہ قوم کا کام درحقیقت اپنا ہی کام
ہے، تو قوم ضعیف ہوجاتی ہے، اوسکی قوت دولت عزت مین خلل آجاتا ہے اور مرنے
کے قریب ہوجاتی ہے اور اگرکسی نے خبر نہ لی اور علاج نہ کیا تو مرجاتی ہے۔ پس یہ وہ قانون
قدرت ہے جسکے اصول کو جاہل سے لیکر حکیم تک ہرشخص سمجھتا ہے، مگر خوش نصیب ہین وہ
جو اسپر عمل کرتے ہین، جیساکہ کسی زمانہ مین ہماری قوم اسپر کاربند تھی، اور اب یورپ مین اسپر
عمل ہورہا ہے، اور اوسی کے سبب سے شفاخانون اور یتیم خانون اور محتاج خانون اور کالج
اور مدرسون کا تمام یورپ مین جال بچھا ہوا ہے اور ہر ہر قدم پر قوم کی زندگی اور پوری صحت
کی نشانیان پائی جاتی ہین۔ چونکہ اسوقت میری غرض صرف تعلیم سے ہے اسلیئے مین
اوسکی کیفیت عرض کرتا ہون کہ وہان کیونکر تعلیم کا ایسا بڑا کارخانہ قایم ہے۔ اور اپنے قومی
کام کو قوم کسطرح انجام دیتی ہے۔

صاحبو۔ تعلیم تین قسم کی ہے ایک ادنی درجہ کی جیسے ہمارے یہانکے دیہاتی
مدارس، دوسری اوسط درجہ کی جیسے ہمارے یہانکے تحصیل اور ضلع کے اسکول۔ تیسری

اعلےٰ درجہ کی جیسے ہمارے یہانکے کالج - ابتدائی تعلیم کی امداد مین گورنمنٹ بہت کچھ دیتی ہے
لیکن اعلیٰ درجہ اور اوسط درجہ کی تعلیم کیواسطے وہ کچھ نہین دیتی - بڑی بڑی یونیورسٹیان
جیسے اکسفورڈ اور کیمبرج وہان قایم ہین، وہ صرف پرایوٹ شخصونکی فیاضی سے قایم
ہوگئی ہین، اور جو حال کہ یونیورسٹیونکا ہے وہی حال انگلستان کے کالجون اور ساکے
اسکولون کا ہے، یعنی پرایوٹ شخصون کے قایم کیئے ہوئے ہین اور وہ اُس زمانہ سے چلے آتے
ہین جبکہ انگلستان ایسا دولتمند ملک نہ تھا جیساکہ وہ آجکل ہے، اور جبکہ انگلستان کے
نہایت بڑے بڑے سردار ہندوستان کے زمانہ حال کے بڑے بڑے سردارون اور زمیندارون
کے مقابلہ مین نہایت غریب آدمی ہوتے تھے -

اے میرے بھائیو - یہ وہ بڑا اصول ہے جسپر وہان کالج اور مدرسے قایم ہوتے ہین
اور جنمین سوا سے چندہ کے اور بجز پرایوٹ شخصونکی مدد کے گورنمنٹ کچھ نہین دیتی، اور پھر
جیسے کچھ اُسکے مصارف ہین اور جیسے وہ مستحکم بنیاد پر قایم ہین، آپ مین سے ہر ایک شخص اُسکو
جانتا ہے - کرورون اور لاکھون روپیے کے سوا ہزارون سے تو وہان کچھ کام نہین چلتا - پھر
اتنی بڑی بڑی رقمین کہانسے آئین - نہ سرکار، نہ صرف امیرون سے، بلکہ ہر درجہ اور ہر حالت
کے آدمیون سے، ڈیوک سے لیکر گھاس کھودنیوالے کے چندہ سے، اور دس لاکھ
روپیے سے لیکر ایک آنہ تک - اور اُس ملک مین اِس قسم کے کامونکی اب ایسی عادت ہوگئی ہے،
کہ ہر ایک آدمی امیر ہو یا فقیر، بادشاہ ہو یا سپاہی، اپنی عزت اور اپنی انسانیت اِسمین سمجھتا ہے
کہ وہ قوم کا کچھ کام کرے - اے میرے بھائیو - اسطرح پر کام کرنے کو سیلف ہیلپ، کہتے ہین

یعنی اپنی آپ مدد کرنا اور یہ وہ اصول ہے جسپر یہ کالج قایم ہے اور یہ وہ تحفہ ہے جو ہمارے سر سید ہمارے لیئے لندن سے لائے ہین جب ہمارے حضرت لندن کیطرف کو گئے تھے۔

آپ جانتے ہین کہ جو شخص یورپ کو جاتا ہے اور انگلستان کو دیکھتا ہے اور بڑے بڑے شاپ اور کارخانون مین جاتا ہے تو وہان لطیف اور خوشنما اور خوبصورت اور چمکدار اور خوشرنگ دل لبھانے والی چیزین دیکھکر آدمی کا دل للچانے لگتا ہے اور بقدر اپنی استطاعت کے بلکہ اوس سے بڑھکر قرض لیکر اُن چیزون مین سے کچھ اپنے لیئے کچھ اپنے عزیزون اور دوستون کے لیئے لیتا ہے۔ ہمارے قبلہ و کعبہ جب ولایت گئے حضرت کے ہاتھہ مین نہ روپیہ تھا نہ دماغ مین جوانا نہ خیال۔ صرف ایک دل تھا قومی محبت کی دولت سے بھرا ہوا۔ اوس سے نہ فرنیچر خرید سکتے تھے نہ شیشہ آلات، دل کی دولت دیکر سیلف ہیلپ خرید کرکے لائے اور یہان آکر اُسے اپنے عزیزون اور دوستون مین تقسیم کیا۔

دریغ آمدش زان ہمہ بوستان	تہی دست رفتن سوے دوستان
بدل گفت از مصر قند آورند	بر دوستان ارمغانے برند
وراگر تہی بود زان قند دست	سخنہاے شیرین تر از قند ہست
نہ قندے کہ مردم بصورت خورند	کہ ارباب معنی بکاغذ برند

پس اے میرے بھائیو اس کالج کی بڑی خوبی اور بڑی عمدگی یہ ہے کہ وہ سیلف ہیلپ کے اصول پر قایم کیا گیا ہے اور اوسکی ضرورت قطع نظر اُن باتون سے جو

اور یہان کین ہندوستان کے مسلمانونکی نسبت بہت زیادہ قوی تھی اسلئے کہ گورنمنٹ سے مسلمانونکو ایسے کامون مین مدد مانگنی ویسی ہی شرمناک ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے بچونکی امیرانہ خوراک اور شاہانہ لباس کا خواہشمند ہو کر بھیک مانگ کر اپنی خواہش پوری کرنی چاہتا ہو لیکن صاحبو ۔ بھیک لولے لنگڑے اپاہج بیمارونکو ملسکتی ہے نہ کہ ہٹے کٹے مستنڈونکو ایسے مانگنے والونکو بھیک کے بدلے گالی اور جوتی ملا کرتی ہے ۔ چنانچہ جبکہ ہمارے بھائیون نے بمجبوری یا حسب عادت سرکار سے ایسی بھیک مانگی ایسا ہی سخت جواب پایا ، اور انصاف کیجئے کہ جب وہ قوم جسکی حکومت ہندوستان پر ہے اپنے ملک مین ایسے کامون کے لیئے روپیہ خرچ نہین کرتی اور نہ خرچ کرسکتی ہے تو کیا سبب ہے کہ وہ ہندوستان مین ایسا کرے اور تمام مناسب صحیح الجسم موٹے تازے جوانونکو بھیک کے ٹکڑے دیا کرے اور پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ وہ کہان سے لا دیوے ، گورنمنٹ کا خزانہ پبلک ٹریزری ہوتا ہے اور وہ ملک کے لوگون سے ملک کے کام کے لیئے روپیہ وصول کرتے اور اونھین کے کامون مین لگاتے ہین ۔ بہت بڑی رقم جو سرکار کو وصول ہوئی ہے وہ اُن زراعت پیشہ لوگون سے جو مشکل سے اپنی گذر کرسکتے ہین اور جنکا بڑا حصّہ قومیت اور مذہب مین بالکل ہمسے جدا ہین ۔ پس کیا سبب ہے کہ غریبون کا روپیہ امیرون کے کام مین صرف کیا جاوے اور ہندو کاشتکارون سے ٹیکس لیکر مسلمانون کے لیئے مدرسے خانقاہین اور مسجدین بنائی جاوین ۔

آخر انصاف کرنا چاہیئے کہ ایسا مسلمانونکا کیا حق ہے جس سے گورنمنٹ سے ایسی خواہش کرین ۔ بہر حال اس قسم کی شرمناک خواہش کو سر سید نے بھیک مانگنے سے بدتر خیال کیا

اور اپنی قوم کی عزّت اور شان اور اپنے مقصود اور غرض کے بھی خلاف پایا اور بے شرم اور
نلیے حیا ہونے پر بھی اُسکے ملنے کی امید نہ دیکھی اسلیئے وہ التجا جو لوگ گورنمنٹ سے کرتے
تھے وہ اوسنے قوم سے کی۔ وہ بھیک جو لوگ گورنمنٹ سے مانگا کرتے تھے اوسنے
اپنی قوم سے مانگی۔ وہ استحقاق جو لوگ گورنمنٹ پر جتاتے تھے وسنے قوم پر جتایا،
وہ دعوی جو لوگ گورنمنٹ پر کرتے تھے اوسنے قوم سے کیئے وہ گالیان جو لوگ گورنمنٹ کو
دیتے تھے اوسنے قوم کو دین، بہرحال مردانہ وار قوم کا کام قوم سے لینے پر ہمّت کی کمر
باندھی اور اپنے ارادہ مین مضبوط ہوکر قوم کے سامنے آیا۔

قوم نے اگرچہ اس بات کو اپنی عادت اور مذاق اور رسم کے خلاف سمجھکر تعجب کیا اور کچھ
توجہ نہ کی۔ بلکہ مخالفت۔ مگر چونکہ آخر قوم مر نہ گئی تھی، حیا اور شرم رکھتی تھی، نیک اور بد
کو پہچانتی تھی اور اوسمین بہت لوگ ہمّت والے بھی تھے اور سخاوت اور فیاضی کے عادی،
اور علم کے قدردان اور قومی تربیت کے خواہان۔ اونھون نے اوسکی بات سُنی اور اوسکی مدد کی
جسکا نتیجہ آپ اسوقت دیکھ رہے ہین اور جسوجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس کالج کی بنیاد
سیلف ہیلپ پر ہے۔

صاحبو۔ اس اُصول پر قایم ہونیسے نہ صرف یہ کالج اس درجہ تک پہونچگیا بلکہ جو عزّت
قوم کو حاصل ہوئی اور جس عظمت کی نگاہ سے گورنمنٹ نے مسلمانون کے اس کام کو دیکھا وہ خود
ایک ایسی چیز ہے کہ جسقدر مسلمان اوسپر فخر کرین اور خوش ہون وہ کم ہے۔

صاحبو۔ ذرا اُن آہنی چونکو ملاحظہ کرو جو ویسرایون اور گورنرون نے اسی مقام پر

دی ہین اور جنھون اسی اُصول پر عمل کرنے کی آپکو مبارکباد دی ہے اور جسپر عمل کرنیسے اتنی بڑی مدد کالج کی ہے۔ ہز اکسلینسی لارڈ ولٹن نے کالج کے فونڈیشن کے جلسہ مین فرمایا تھا۔

اے صاحبو۔ مین آپکو اُس شخص کے پرانے قصّہ کا یاد دلانا فضول سمجھتا ہون جسنے ہرقلوس دیوتا سے یہ دعا مانگی تھی کہ وہ اوسکی گاڑی کی لیک مین پھنسے ہوئے پہیّہ کو نکالدے۔ مگر اوسکی دعا اُسوقت تک قبول نہین ہوئی جبتک کہ اُسنے خود اپنا کندھا پہیّہ کو نہ لگایا۔

اے صاحبو۔ مین آپکو اس ستعدی پر مبارکباد دیتا ہون جس سے آپ اپنا کندھا پہیّہ کو لگا رہے ہین۔ آنریبل ڈبلیو ہنٹر پریسیڈنٹ ایجوکیشن کمیشن جب اگست ۱۸۸۲ء مین یہان آئے تو انھون نے یہ کہا اگر سیلف ہیلپ کی اوس قسم کی مثالین اور موجود ہون تو ہندوستان مین ایجوکیشن کمیشن کی کچھ ضرورت نہوگی اور یہ کالج تمام ہندوستان کیواسطے نہ صرف سیلف ہیلپ کے بلکہ اُس اثر کی بھی ایک عمدہ نظیر ہے جو ایک عمدہ کام پر مستحکم اعتقاد رکھنے سے لوگون کے دلون مین پیدا ہوتا ہے اور ہز اکسلینسی لارڈ ڈلٹن نے یہ فرمایا تھا کہ مین اس کامیابی کو ایک ثبوت اُس کام کا سمجھتا ہون جو اس مُلک مین تعلیم کے معاملہ مین پرایوٹ شخصونکی اولوالعزمی اور ذاتی رعب وداب کی قوت سے ہوسکتا ہے کیونکہ مجھکو یقین واثق ہے کہ ہندوستان مین تعلیم کے دقیق اور اہم مسئلہ کے کامل طور پر حل کرنے کی توقع صرف اوسی حالت مین ہوسکتی ہے جبکہ پرایوٹ شخصون کی فیاضی او پرایوٹ شخصون کے انتظام سے گورنمنٹ کی کوششونکو مدد ملے۔

اے صاحبو۔ اپنے اڈریس مین بیان کیا ہے کہ سیلف ہیلپ ابتک آپ کی

قوم مین زندہ ہے بس اس سے بڑھکر اور کوئی عمدہ دلیل اُس کامیابی کی نہین ہوسکتی ہے
جو غالباً آپ کو اپنی کوششون مین حاصل ہوگی۔ **سر الفرڈ لائل** نے اس
کالج کو دیکھکر یہ کہا کہ یہ کالج جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے سب سے پہلا یہی کالج ہے جسمین
وہ اصول شامل ہین جسکا ذکر آپکے اڈریس مین کیا گیا ہے یعنی تعلیم کے معاملہ مین سیلف ہیلپ
کا اصول یعنی وہ سیلف ہیلپ جسکی تقویت گورنمنٹ کی فیاضانہ اعانت اور علانیہ امداد سے
ہوتی ہے۔ مجھکو بخوبی یقین ہے کہ یہی وہ اصول ہین جسکی بنا پر گورنمنٹ ہندوستان کے
تمام حصّون مین ملک کے اعلیٰ ذریعہ کی تعلیم کو مدد دینا اور اوسکی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ ان اضلاع
مین **محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ** سب سے پہلا کالج ہے جسنے اس باب مین
پیشقدمی کی ہے اور بتایا ہے کہ ان اصولونکا کسطرح پر کامیابی کے ساتھ عملدرآمد ہوسکتا ہے۔
اس نظیر کے قایم کرنیسے اس کالج کے بانیون نے گورنمنٹ اور رعایا اور علی العموم ہندوستان
کی تعلیم کے حق مین ایک عمدہ خدمت کی ہے کیونکہ ہمکو وہ ایک ایسے مسئلہ کے حل کرنے مین
مدد دے رہے ہین جو ابتک شاید ہی دنیا کے کسی حصّہ مین خاطرخواہ طور پر حل ہوا ہے۔
یعنی سلطنت اور اُسکی رعایا کی تربیت یافتہ قومون کے باہمی اتفاق کے ذریعہ سے ایک ایسے
طریقہ مین تعلیم کے سرانجام دینے کا مسئلہ جو لوگون کے میلان طبع کے موافق ہو اور جس سے ضرورتین
تعلیم کے باب مین رفع ہون اور تعلیم رعایا کی اصلی خیالات کے موافق ہوجاوے جو مقصد کہ ہم
سب کو مدنظر ہے وہ بالکل عیاں اور بغیر کسی شبہ کے ہے۔ یعنی ہم یہ چاہتے ہین کہ تمام
فرقہ کے لوگونکو اونکی حیثیت اور لیاقت اور ضرورتون اور جو موقع اونکی تعلیم و تربیت سے

نفع اوٹھانیکے واسطے حاصل ہوانکے دانق تعلیم دیجاوے پھر اے صاحبو۔ اس سے زیادہ ثبوت اُس اصول کی عمدگی اور خوبی کا کیا ہوسکتا ہے جو اُن زبانون سے نکلا جو ہندوستان کی سلطنت کے فرمانروا اور تعلیم کے دیوتا اور رعایا کی بہبودی کے خواہان ہین۔ اب بمقابلہ اسکے اُن خواہشونکی نسبت جو سرکار سے خاص مدد ملنے کیواسطے مسلمانون نے کین۔ کیا جواب ملا۔ اور اوسکی نسبت کیا راے ظاہر کیگئی۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین **نیشنل محمدن ایسوسی ایشن** نے ایک عرضداشت لارڈ رپن کے حضور مین پیش کی اور اوسمین یہ درخواست کی کہ مسلمانون کے ساتھ خاص رعایت کیجاوے اور نوکری دیتے وقت صرف یونیورسٹی کی ڈگریون پر ہی لحاظ نہوا رجوڈیشل عہدون کے واسطے بغیر اسکے کہ امیدوارون سے یونیورسٹی کلکتہ کے امتحان بیچلر آف آرٹس کے پاس کرنے کی ابتدائی شرط کی تعمیل کرائی جاوے علیحدہ امتحانات مقرر کیئے جاوین اور بی ایل کا نہونا مانع تقرر نہو۔ پھر یہ درخواست بھی اوسمین کیگئی تھی کہ مسلمان لڑکون کے والدین زیادہ تعلیم دینے کا مقدور نہین رکھتے ہین اور خاندان کی ضروریات اور زندگی کی روزانہ حاجتون کے مہیا کرنیکے ذمہ سے اکثر طالبعلم ابتدا عمر مین اپنی تحصیل علم کے چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہین اسلیئے مسلمانونکی تعلیم کیواسطے کوئی خاص بندوبست کیا جاوے۔

صاحبو مین نہین جانتا کہ گورنمنٹ نے اسکا کیا جواب دیا مگر ایک انگریزی اخبار مین اوسکی نسبت یہ راے ظاہر کی تھی کہ ہمارے نزدیک جو علاج مسلمانون نے اپنی عرضی مین بیان کیا ہے نہ وہ واجب ہے نہ مناسب نہ قابل عملدرآمد۔ گورنمنٹ نے ایک منصفانہ اور

نیک ارادہ سے تمام ملک مین تمام فرقون اور قومون کے لوگون کیواسطے مدرسے قایم کیے ہین۔ اور گورنمنٹ کا آمین کچھ قصور نہین ہے کہ لوگونکا ایک فرقہ تعلیم کی جانب زیادہ تر التفات کرے اور اُسکے ذریعے سے اپنے تئین سرکاری نوکری کیواسطے دوسرے فرقہ کی بہ نسبت زیادہ ترلایق بنائین۔ گورنمنٹ نے ہندؤن کو کوئی ایسا فائدہ نہین پہونچایا ہے جو اوسنے مسلمانون کو نہ پہونچایا ہو۔ اگر سرکاری عہدون پر بیشتر ہندو مامور ہین تو اوسکی کچھ یہ وجہ نہین ہے کہ گورنمنٹ نے اونکی کوئی طرفداری کی ہو بلکہ اوسکی یہ وجہ ہے کہ اونھون نے اپنے تئین مسلمان ہموطنونکی نسبت اُن عہدون کیواسطے زیادہ ترلایق بنایا ہے۔ ایک شایستہ گورنمنٹ کے تحت مین سرکاری نوکری کی قابلیت کی خاص شرط ہمیشہ تعلیم ہونی چاہیئے اور چونکہ یونیورسٹیونکی ڈگریون کی بہ نسبت کوئی اور زیادہ تر عمدہ کفالت اُس تعلیم کی نہین ہے اسلیئے گورنمنٹ اس باب مین صرف اپنا فرض ادا کرتی ہے کہ وہ سرکاری عہدون پر لوگونکے مامور کرنے مین اُن شخصونکو ترجیح دیتی ہے جنھون نے یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کی ہو۔ ہم لارڈ مکالی کے ساتھ اس یقین مین متفق ہین کہ ذاتی مادّہ اور جوہر بھی وہ صفتین ہین جنکا امتحان یونیورسٹی کے امتحانات کے ذریعے سے بہ نسبت کسی اور طریقہ امتحان کے جو علی العموم قابل عملدرآمد ہو زیادہ تر عمدہ طور سے ہوسکتا ہے جس نوجوان آدمی نے ایک یونیورسٹی کے تمام امتحانات کو ڈگری امتحانات تک کامیابی کے ساتھ پاس کرلیا ہو اوسکی نسبت واجبًا یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ دوسرے شخص کی نسبت جسنے اِس قسم کا امتحان پاس نہ کیا ہو زیادہ مادّہ اور جوہر رکھتا ہے۔

صاحبو۔ غالبًا قریب قریب اوسی کے گورنمنٹ نے جواب دیا ہوگا کیونکہ دوسرے

انگریزی اخبار نے ایسی رعایتونکی خواہش پر نہایت صحیح اور واجب یہ راے دی تھی کہ مسلمانونکو چاہیئے کہ وہ خاص حقوق کیواسطے ہرگز درخواست نکرین بلکہ اونکو ہندؤون کے ساتھ شریک ہوکر رعایا کے قومی حقوق کی درخواست کرنی چاہیئے - سرکاری نوکری کے معاملہ کی نسبت ہمکو نہایت افسوس ہے کہ سرکاری نوکری مین مسلمانونکی تعداد بہت کم ہے لیکن اونکو چاہیئے کہ جو نفرت وہ مغربی علم اور شایستگی سے رکھتے ہین اوسکو وہ ترک کردین جیسے کہ ہندؤون نے ترک کردی ہے - اور پھر یہ بات بہت جلد جاتی رہیگی کہ سرکاری نوکری خاص ہندؤون کی ہی ملکیت معلوم ہو - صاحبو - اسیطرح سندھ کے مسلمان بھی لارڈ ہیریس گورنمنٹ بمبئی کے سامنے اپنا رونا روئے تھے - اور اُس اڈریس مین جو گورنر ممدوح کی خدمت مین پیش کیا تھا اسی قسم کی بھیک مانگی تھی - اور مسلمانونکو نوکری کم ملنا گورنمنٹ کی کم توجہی کا نتیجہ بیان کیا تھا نہ اپنی غفلت اور کاہلی کا - اوسمین لکھا تھا کہ سرکار انگریزی انصاف کیواسطے مشہور ہی اور تمام رعایا کی طرف سے تعصبانہ اور مساوات کا برتاو رکھتی ہے - اِسلیئے ہم حضور سے درخواست کرتے ہین کہ خاص لحاظ فرماوین تاکہ ہمارے لیئے ملازمت کا دروازہ جو ہندؤون نے بند کردیا ہے کھلجاوے - پھر مدرسہ کے لیئے یہ درخواست کی تھی کہ ہماری قوم بوجہ نہ پڑھنے انگریزی کے پس ماندہ قوم کے لقب سے بدنام ہے اِس ذلت آمیز لقب کے دور کرنیکے لیئے ہمنے ایک مدرسہ قایم کیا ہے - حضور ہماری کمزور کوششون مین مدد کرین اور اُس درخواست پر جو خاص عطیہ کے واسطے ہم پیش کرنیوالے ہین لحاظ فرماوین -

اِسکے جواب مین گورنر صاحب نے یہ فرمایا کہ آپکی یہ شکایت کہ زبان انگریزی کے حاصل

مسلمانون پر سختی ہوتی ہے اور یہ کہ نوجوان ہندو جنھون نے مشنری اسکولون مین تعلیم پائی تھی اونپر بازی لیگئے ہین- البتہ یہ ایک سختی ہوتی اگر حکمران قوم کی زبان دنیا مین علی العموم استعمال نہ کیجاتی ہوتی اور سرکاری ملازمت کے امیدوارون پر زبردستی قایم کردیگئی ہوتی- جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ انگریزی کا جاننا معنی رکھتا ہے تجارتی زبان کے جاننے کے- اور نیز ایک ایسی زبان کے جاننے کے جو تمام اقوام مین تبدیل خیالات کے لیئے سب سے زیادہ مروج زبان ہوتی جاتی ہے تو مین قبول کرتا ہون کہ مین شکایت کی کوئی وجہ معقول نہین پاتا- زبان انگریزی کے جاننے کی پابندی اس ملک کے تمام اقوام کے امیدوارون کے لیئے مشترک ہے اور مین نہین خیال کرتا ہون کہ اوائل مین چاہے جو کچھ حالت ہو اب کوئی شکایت اس معاملہ کے متعلق باقی ہے- پھر گورنر ممدوح نے اس شکایت پر کہ مقابلہ کا امتحان نہ لیا جاوے اور اس طور پر سرکاری عہدون کے لیئے انتخاب نہوا کرے یہ فرمایا کہ اوس اصول کے متعلق جسپر گورنمنٹ سرکاری نوکری کے لیئے ملازمونکا انتخاب کرتی ہے-

یہ واضح ہو کہ اگرچہ گورنمنٹ تمام قومون کے ساتھ بغیر کسی جانب داری کے سلوک کرنے کی خواہش رکھتی ہے تاہم اوسپر یہ فرض ہے کہ وہ اپنا ملازم سب سے زیادہ لایق شخصونکو مقرر کرے اور اگر ہم ایسے لوگون کو مامور کرین جو امتحانون مین کامیاب ہونے کی قابلیت نہین رکھتے ہین جو ہم امیدوارونکی لیاقت کے جانچ کے لیئے ضروری خیال کرتے ہین تو ہمپر الزام جانب داری کا لگایا جاسکے گا- ایسا ہی حال تمام دنیا مین ہے کہ جیسے جیسے تعلیم نے ترقی کی ہے امتحانات کمپیٹیٹو ہوتے گئے ہین- اور گو یہ امتحان اُن لوگون کو جو سرکاری نوکری کی خواہش رکھتے ہین

بلا شبہہ ناگوار ہے مگر مجھے کوئی اور اصول نظر نہین آتا ہے جسپر گورنمنٹ عمل کرے جیسا کہ مین سورت یا اسی پریسیڈینسی کے دوسرے مقامات مین کہہ آیا ہون یہ ضرور ہے کہ سرکار حتی الامکان عمدہ سے عمدہ نوکرونکو حاصل کرے اور سرکاری خدمات کی اوسی مناسبت کے حاصل کرنے کا جسکا آپکو حق ہے یہ ہی ایک طریقہ ہے کہ آپ تعلیم کی دل سے سرپرستی کرین اور اپنے نوجوانونکو اوسکی طرف ایسی رغبت دین کہ آپکے حسب خواہش نوکریون کے حاصل کرنے کی وہ قابلیت پیدا کرین - اسکے بعد گورنر ممدوح نے کہا کہ آپ جانتے ہین کہ ان نوجوان آدمیونکو اگر وہ اعلی درجہ کی نوکریون کی تمنا کرتے ہین اعلی درجہ کی تعلیم حاصل کرنی ضرور ہوگی مسلمان طالبعلمونکی تعداد فی الحال عجیب ہے ان طالبعلمونکا کل تعداد مین سے جو مدارس مین بشمول مدارس مساجد و مدارس لوکل بورڈ تعلیم پاتے ہین - ابتدائی طالبعلمونکی تعداد ۶۹ فیصدی ہے ورنیکلر [illegible] درجون مین پڑھنے والونکی تعداد صرف ۹ فیصدی ہے اور جو کالج مین تعلیم پاتے ہین اونکی تعداد صرف ایک فیصدی ہے۔

پھر گورنر ممدوح نے اپنی مجبوری کا اظہار اور اس اعانت کا بیان کیا جو گورنمنٹ بمبئی نے مسلمانون کے ساتھ کی ہے اور اوسے ان لفظون مین فرمایا کہ اے صاحبو آپکی قوم کے ساتھ منصفانہ سلوک کرنے کی ہر خواہش کے ساتھ ہی یہ خیال کرتا ہون کہ آپ خود غور فرماوینگے کہ جبتک اعلی درجہ کی تعلیم کی طرف بہ نسبت حال کے زیادہ نہین توجہ کیجاتی ہے بہت مشکل ہے کہ آپکے نوجوان اونچی نوکریون پر پہونچ سکین - اونکو بہ نسبت حال کے کہین زیادہ تعلیم پانا چاہیئے - آپکو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جہانتک گورنمنٹ کو اسکالرشپون سے تعلق ہے

مسلمانون کے لڑکونکو بارہ سال کی عمر تک اسکالرشپ حاصل کرنے کی اجازت ہے جبکہ ہندؤون کے لڑکونکو صرف دس سال کی عمر تک ملسکتی ہے اسلیئے آپکو اپنے لڑکونکو ہندؤون کے لڑکون پر دو سال کا فائدہ حاصل ہے - مجھے امید ہے کہ آپ اس بہت ذراسی فیصدی کو جسکا ذکر میں نے اوپر کیا ہے بڑہانیکی کوشش کرینگے - مگر ہمکو پریسیڈنسی کے تمام حصّون کے ساتھ یکسان سلوک کرنا ضرور ہے - اور میرا یہ خیال ہے کہ بحیثیت مجموعی پریسیڈنسی کے دوسرے حصّونکی نسبت سندھ کے ساتھ زیادہ رعایت کیگئی ہے -

صاحبو - اس سے آپکو گورنمنٹ کی راے اور گورنر صاحب کا جواب مسلمانون کی ایسی درخواستون پر معلوم ہوگیا اب بطور نمونہ کے مین پریس کی راے بیان کرتا ہون کہ اوسنھون نے ایسی خواہشونکی نسبت کیا راے ظاہر کی -

صاحبو - بمبئی گزٹ نے بنگال اور سندھ کے مسلمانون کی تعلیمی حالت اور اونکی اس قسم کی درخواستون پر نہایت افسوس کیا اور اونکی خواہشون کی تحقیر کرکے یہ لکھا کہ سندھ کے مسلمانونکی تعلیم کی کوششین ویسی ہی پورے طور سے ضعیف ہین اور نتائج اسکے ویسے ہی حقیر ہین جیسے کہ بنگالے مین . . . . کمپٹیشن کے نقصانات پر مسلمانون نے اپنے اڈریس مین جو شکایت کی ہے وہ کچھ کم بدنصیبی کی بات نہین ہے - یہ بہت زیادہ سخت لفظ ہوگا اگر ہم اُن شکایتونکو پُر از حماقت کہین - کراچی کے عرضی گزارون نے اپنے اڈریس کے اوس حصّہ کے خاتمہ پر لارڈ ہیریس کو یہ یاد دلائی ہے کہ انگریزی حکومت کا انصاف قومون و ذاتون و مذاہب مین کسی حسد انگیز تمیزونکو روا نہین رکہتا ہے ہمکو تعجب

ہوتا ہے کہ آیا لکھنے والونکو اُن الفاظ کے معنی نہین معلوم تھے جو وہ لکھ رہے تھے۔
اس قسم کے اڈریسونکا سارا منشاء و مدعا سرکار کو اس بات پر راغب کرنیکا ہوتا ہے کہ یہ
وہی حسد انگیز تمیز قایم کرے جسکو وہ اپنے اڈریس مین ناپسند کرتے ہین۔ حقیقت تو یہ ہے کہ
اس ملک کی گورنمنٹ نے ایسے فرق اور اس قسم کی قومی تمیز کو روا رکھا ہے مثلاً لارڈ ہیرلیس
کراچی کے مسلمانون کو یہ یاد دلاتے ہین کہ جہانتک سرکاری اسکالرشپون سے تعلق
ہے مسلمانون کے لڑکونکو بارہ سال کی عمر تک اونکے حاصل کرنیکی اجازت ہے جبکہ ہندوؤن کے
لڑکونکو صرف دس سال ملسکتی ہے اسیطرح اور بھی تمیزین ہین مگر اونسے مسلمانون کے ہی لیے
آسانی ہوئی ہے۔ اگر کہین حسد انگیز تمیز موجود ہے تو اوسکی نسبت مسلمانون کو سب سے آخر مین
اعتراض کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تمیز اونھین کے حق مین اس نتیجے عقیدہ سے روا رکھی گئی ہے
کہ اونکے ساتھہ رعایت واجبی ہے لیکن اب اور زیادہ رعایتون کے لیئے زمانہ نہین رہا ہے۔
اے میرے بزرگو۔ یہ جو کچھ مینے عرض کیا نہایت کم ہے اور صرف بطور نمونہ
کے بیان کیا ہے اگر مین اسکی تفصیل کرون تو غالباً کانفرنس کے سب دن اوسی کے بیان
کرنے مین گزرجاوین۔ اب آپ اپنی حالت کا بنگالے اور سندہ سے مقابلہ کیجئے اور جو
جواب اونکو دیئے گئے اور جو کچھ آپکی کارروائی کی نسبت کہا گیا دونونکو ملائیے۔ کیا آپکا
دل انتی کارروائیونکو دیکھکر فخر اور خوشی سے نہ پھولے گا۔ اور کیا آپ اپنے کام کی نسبت
عمدہ خیالات ظاہر ہونے اور عمدہ جوابات کے پانے اور عمدہ نتائج کے دیکھنے سے نازان
نہون گے۔

اے صاحبو - اگر توئی عزت کوئی چیز ہے اور اگر فرمانروایان ہند اور گورنرونکا تعریف کرنا اور مبارکباد دینا کوئی خوشی اور فخر کی بات ہے اور اگر عمدہ کامون کی کامیابی محنت اور خرچ اور تکلیف کا کافی صلہ ہے اور اگر اون اصول کا جو نے اختیار کیے ہیں اونسے مطابق ہونا ثابت ہو جو انگلستان کی یونیورسٹیان اور کالج قایم ہین - تو مین کہتا ہون کہ اس سے بڑھکر آجتک کوئی بات مسلمانون کے فخر اور خوشی کی ابتدا حملداری سرکار سے ابتک ہوئی ہے اور کبھی کوئی موقع ہماری قوم کا اپنی کارروائی پر نازان ہونیکا ملا ہے -

صاحبو - اب مین دوسرا اُصول بیان کرتا ہون - جو اس کالج کے قایم کرنے مین ملحوظ رکھا گیا ہے وہ کیا ہے - مذہبی تعلیم - بقول سر جان اسٹریچی کے - ہمارے اس کالج مین ایک زبردست مذہبی عنصر موجود ہے اور جو ہمارے موجودہ حالات اور علم اور خیالات کے لحاظ سے نہایت ضروری اور معقول ہے اور یہ اس کالج کی خاص صفتون مین سے ایک بڑی صفت ہے - اس مذہبی تعلیم کو انگریزی تعلیم کے ملانے سی نہ صرف اپنے مذہب کی حفاظت اور نہ فقط انگریزی پڑھنے والون کے دلون مین مذہبی اعتقادات کے قایم رہنے کا اور اونکو مذہب اسلام پر ثابت قدم رکھنے کا بندوبست کیا ہے بلکہ جیساکہ سر جان اسٹریچی صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمنے اس قاعدہ کے مقرر کرنے سے گویا اپنے اعتقاد کا اعلان کردیا کہ اب بھی یہ بات ایسی ہی سچ ہے جیسی کہ اوس زمانہ مین تھی جبکہ مسلمانونکو دہلی قرطبہ یا غرناطہ مین عروج تھا کہ مذہب اسلام نے دنیا پر ایک بڑا اثر کیا ہے زمانہ حال مین بھی جبکہ اوسکی تعمیر صحیح صحیح طور پر کی جاتی

ہے انسان کی ترقی اور روشن ضمیری کا دوست ہے اور ایک عمدہ مسلمان جو اوسی کے ساتھ ایک اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ شخص ہو۔ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہ رعیت ہونے مین خطا نہین کرسکتا۔

صاحبو۔ ذرا آنکھ کھولکر ہندوستان کے چہار طرف دیکھئے۔ اور جو مسلمان دوسرے کالجون مین پڑھتے ہین اونکی مذہبی حالت کو یہان کے طالبعلمون سے مقابلہ کیجئے۔ اگر بدنصیبی سے پادریون کے اسکول مین تعلیم حاصل کرنیکے لیئے جاتے ہین تو وہان وہ تمام رسمین ادا کرنی پڑتی ہین جنکو کوئی مسلمان حقیقت مین گوارا نہین کرسکتا۔ اور اگر سرکاری مدرسون مین پڑھتے ہین تو وہان نہ مذہبی تعلیم کا کچھ انتظام ہے نہ مذہبی فرایض کے ادا کرنیکا بندوبست اور نہ اوسکی فرصت اور نہ غالباً اجازت۔ کیا کوئی لڑکا اسکول مین قرآن شریف پڑھ سکتا ہے۔ کسی مذہبی کتاب کو کھول سکتا ہے۔ کیا جا نماز بچھا سکتا ہے۔ یا اذان سُنکر مسجد مین جا سکتا ہے۔ آپ بمقابلہ اونکے ذرا یہانکی حالت دیکھئے کہ صبح کو کالج کلاس کے کمرے قرآن مجید کی تلاوت سے گونج رہے ہین۔ پانچ وقت اللہ اکبر کی آواز سے کالج دہل جاتا ہے مسجد ہمیشہ طالبعلمون سے آباد رہتی ہے۔ موذن خطیب اور واعظ سب سامان موجود ہے جسے دیکھکر شبہہ ہوتا ہے کہ آیا یہ کالج مصر یا روم کی زمین پر بنا ہے اور خدیو یا سلطان اُسکے حامی اور سرپرست ہین۔ آپ جمعہ کے روز مسجد مین تشریف لایئے اور **مولوی عبداللہ صاحب** کا وعظ فرمانا اور لڑکونکا اوسمین حاضر رہنا بچشم خود دیکھئے تاکہ آپکو تعجب ہو کہ انگریزی پڑھنے کے ساتھ اس قسم کی اخلاقی تعلیم اور اسطرح کا

وعظ کیونکر ملایا گیا - اور مغربی علوم کے ساتھ مشرقی تہذیب کا کیونکر پیوند لگ سکا -
میںنے جناب مولوی عبداللہ صاحب ناظم امور دینیہ سے مذہبی تعلیم و تلقین کی نسبت
دریافت کیا تھا کہ موجودہ حالت اسکی کیا ہے اور کیا ہوتا ہے انھوں نے جسکے
جواب میں جو کچھ لکھا ہے وہ میں آپکو سناتا ہوں -

جن اوقات میں کہ حاضری محض صاحب لیتے ہیں ان نمازونکی جماعت میں اکثر طلبا
حاضر ہوتے ہیں -

تخمیناً قریب بیس طلبا کے ایسے ہیں جو جماعت صلوٰۃ خمسہ میں حاضر ہوتے
ہیں - وہ جماعتونکو ترجمہ قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے کالج کے طلبا ہیں اون کو ربط
آیات تفسیر حقانی سے اور تحقیقات بیضاوی شریف سے اور نکات برکت نقش بیرداری اساتذہ
کاملین مکملین سے بتائے جاتے ہیں اور چھوٹے طلبہ کی جماعت کو صرف خالی ترجمہ ہی
تلقین کیا جاتا ہے - مشکوٰۃ المصابیح - جلالین شریف و مشارق الانوار و ترجمہ کلام اللہ
شریف کے اسباق ہوتے ہیں - چار پانچ طلبہ کو فضائل تہجد سنکر نماز تہجد کا بفضلہ تعالےٰ
شوق ہوگیا ہے - بعض طلبہ نے نماز قضا کی وعید سنکر قضا عمری کا التزام کیا - چند طلبہ
فضائل صلوٰۃ الاوابین و صلوٰۃ التسبیح سے مستفید ہوکر صلوٰۃ الاوابین و صلوٰۃ التسبیح
کے حریص ہوگئے -

طلبہ نے جو احقر کو عقد انامل سے وظیفہ پڑھتے دیکھا اور اسکی سنیت سنی بعض نے اوسکو سیکھا
جبکہ طلبہ کو یہ معلوم ہوا کہ احقر کو دلائل الخیرات و حزب الاعظم کی شیخ الدلائل مکی سے سند

حاصل ہے ایک طالبعلم کالج کے بغرض تحصیل سند سنا رہے ہین اور حزب الاعظم اور حزب البحر کی بھی انشاء اللہ سند حاصل کرینگے - الحمد للہ فی زمانہ پانچون وقت کی نماز اوّل وقت ہوتی ہے - اس سے آپ اُن فائدونکا اندازہ کر سکتے ہین جو بلحاظ مذہبی تعلیم اور مذہبی تربیت کے مسلمان طالبعلم حاصل کر رہے ہین - یہ کہنا کہ اسوقت کسی اور جگہہ ایسی نظیر نہ ملے گی کافی نہین ہے بلکہ حقیقت مین کسی دوسری جگہہ انگریزی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اس قسم کے مذہبی امور کا ملانا کوئی چاہے تو اگرنا ممکن نہین - تاہم بلاشبہہ نہایت مشکل ہوگا یہ اسی کالج کی خصوصیات سے ہے اور یہ عزت اس مدرسہ کے قایم کرنے والونکی قسمت مین لکھی تھی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء -

تیسرا اصول جو اُن ۴ اصولون سے جنکا مین ذکر کر چکا کچھ کم نہین ہے وہ اعلیٰ تربیت ہے جسکے لیئے یہ کالج مشہور ہے اور جسکی نظیر ہندوستان کے کسی مقام پر مل نہین سکتی

صاحبو - ذرا بورڈنگ ہوس کیطرف تشریف لیجائیے اور طالبعلمون کے رہنے اور ایکدوسرے کے ساتھ ملنے جلنے کو ملاحظہ کیجیے وہان آپ گویا ایک نئی خلقت دیکھینگے جنکی دنیا ہی دوسری ہے وہ اپنی چھوٹی سی دنیا مین باہم اسطرح رہتے ہین جیسے ایک خاندان مین چند رشتہ دار - ایک کو دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہے اور ایک کو دوسرے کا خیال اونکا برتاؤ آپسمین برادرانہ ہے اور اونکا ملنا مخلصانہ - باوجود اختلاف عقائد اور خیالات کے باہم متفق ہین - اور بجز ادا کرنے اپنے اپنے فرایض مذہبی سب ایکدوسرے کے شریک

وہ مذہبی اختلافات جو تعصب اور جہالت کے سبب سے دوستونکو دشمن اور یگانون کو بیگانہ
کردیتے ہین اور جنسے آئے دن جھگڑے قضئیے پیدا ہوتے رہتے ہین اور جنسے ملک کے
امن وامان مین خلل آجاتا ہے اور جسسے گورنمنٹ کو سخت کارروائی کرنی پڑتی ہے یہان اسکا
کوئی اثر معلوم نہین ہوتا اسوجہ سے کہ لامذہبی نے اُن خیالات کو دل سے نکالدیا ہو یا
وہ مذہبی اعتقادات باقی نہ رہے ہون بلکہ شائستہ عمدہ تعلیم اور عمدہ تربیت نے اونکے
دلون کو ایسا روشن کردیا ہے اور تہذیب اور اخلاق نے تعصب وجہالت کو اونکے دل سے
ایسا نکالدیا ہے کہ وہ اگرچہ اپنے عقائد پر ثابت قدم ہین مگر اپنے اپنے مذہبی فرایض اپنے
اپنے طور پر ادا کرتے ہین۔ سُنّی شیعون کے ساتھ رہتے ہین۔ علما اور غیر مقلد ایک جگہ
نماز پڑھتے ہین۔ ایک ہی صف مین مقتدی اپنے اپنے خیال کے موافق خاموشی یا باآواز
آمین کہتے ہین۔ یہ اتفاق باوجود عقائد کے اختلاف کے دیکھنے والیکو نہایت متحیر کرتا ہے
اور وہ غیر ممکن چیز یہانکے طالبعلمونکو عمل کرتا ہوا پاتا ہے۔
ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس اتفاق کو دیکھکر حیرت کی اور کہنے لگے کہ "کالج کے گرد
پھرنے مین شیعہ اور سُنّیونکی نماز پڑھنے کی جگہہ کو پاس پاس دیکھنے سے مین نہایت متحیر ہوا
ہندوستان کی تاریخ مین اوّل ہی مرتبہ حیدرآباد دکن سے شیعہ مسلمان اور دہلی اور بنگالہ
کے دراز مقامات سے سنّی مسلمان تعلیم کے عام مقصد کیواسطے آتے ہین ایک جگہہ رہتے ہین
ایک جگہہ پڑھتے ہین ایک جگہہ کھیلتے ہین اور ایکدوسرے سے کسیقدر فاصلہ پر چپ چاپ
اپنی نماز پڑھتے ہین،، صاحبو حقیقت مین اسطور پر مسلمان لڑکونکا رہنا کہ وہ اپنے

مذہبی اعتقادات سے باخبر ہون اور مغربی تعلیم کے زیر اثر۔ اونکی اخلاقی تعلیم کے نگران
مسلمان عالم اور مسلمان واعظ ہون اور اونکی علمی تعلیم اور معاشرت کے خبر گیران یورپین پرنسپل
اور یورپین ماسٹر گویا دین اور دنیا دونون نعمتونکا اونکے لیئے مہیا کرنا ہے۔

صاحبو۔ ہمارے کالج کی عمدہ تربیت کا صرف یہ ہی ایک فائدہ نہین ہے کہ
اختلاف عقائد کے زہریلے اثر جاتے رہتے ہین اور باوجود مذہبی خیالات مین ثابت قدم
رہنے کے طالبعلمونمین دوستی اور محبت مین کچھ فرق نہین آتا۔ بلکہ تربیت کے لیئے جو
ضروری انتظامات چاہین وہ سب اونکے لیئے مہیا کیئے گئے ہین۔ اونکے رہنے کا طریقہ
اونکی جسمانی ورزش کے قاعدے اور دماغی قوت کے ساتھ جسمانی صحت کے قایم رہنے کا
بندوبست، اور باوجود پڑھنے کی سخت محنت کے اونکی طبیعت کے افسردہ نہوجانے
اور اونکی زندہ دلی قایم رکھنے کے لیئے جو تدبیرین کیگئی ہین اونکو جن عمدہ لفظون مین ڈاکٹر
ہنٹر صاحب نے بیان کیا ہے مین بیان نہین کرسکتا اور نہ جیسی وقعت اونکی راے
کی ہوسکتی ہے مین اپنی راے کی نسبت اوسکا خیال کرسکتا ہون۔ اونکی راے ایسے
معاملات مین گویا ایک ایسی سند ہے جسمین کوئی شک نہین کرسکتا اور اونکا کہنا تعلیم و تربیت
کے معاملہ مین ایک ایسا قول ہے جسکی نسبت نہ گورنمنٹ نہ پبلک کو کسی قسم کا شبہہ ہوسکتا ہے
وہ یہانکی تربیت کی نسبت یہ کہتے ہین کہ وہ اس کالج کے بانیون کی طبیعت کی فیاضی صرف
اوسکے قاعدون اور اوسکی تعلیم مین ہی نہین پائی جاتی ہے بلکہ اس مقام کے تمام انتظام سے
پائی جاتی ہے۔ ہر ایک لڑکے کے پاس چند کمرے ہوتے ہین جنمین ایک برآمدہ اور ایک

پڑھنے کا کمرا اور ایک سونے کا کمرا اور ایک غسلخانہ ہوتا ہے - پس اس طرح پر اوسکو یہ
فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ جب اپنے مکان سے باہر ہو تو وہ اپنے ہمجنسون کے ساتھہ
بات چیت کر سکتا ہے اور یہ فائدہ کچھہ کم نہین ہے کہ وہ اپنے پرائیوٹ اوقات مین اطمینان
او تنہائی مین مطالعہ کر سکتا ہے - لڑکون کے اسکول لیٹن و کمپل انگلش پبلک
اسکولون کے عمدہ نمونون پر قایم کئے گئے ہین اور وہ نوجوان آدمیونکا ایک ایسا فرقہ پیدا
کرتے ہین جو عنقریب یقین کرتا ہون کہ بہت سی باتون مین اپنے تئین ان اعلی مدرسون کے جنکے
نمونونکی پیروی کیگئی ہے ناقابل ثابت نکرینگے ،، یہ جو کچھہ مین نے بیان کیا ہے کہا وہ ایک
امید تھی جو بانیونکے انتظامات نے اونکے دلمین پیدا کی تھی اسکے دس برس کے بعد جب
سر آکلینڈ کالون صاحب نے اس کالج کے نتائج کی نسبت اپنی رائے ظاہر کی وہ
اسوقت مین آپکو سناتا ہون تاکہ آپ خود میری بات کا اندازہ کرسکین کہ وہ امید کہانتک
پوری ہوئی - اور یہان کے تعلیم و تربیت یافتہ طالب علمون نے گورنمنٹ کے دل پر
کیا اثر پیدا کیا - سر آکلینڈ کالون صاحب نے اسی مقام پر ایک دفعہ یہ فرمایا کہ
مجھکو بار بار یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ علیگڈھہ کا باشندہ ہونا انگریزون اور ہندوستانیون
دونون کے درمیان عزت اور اعتبار کا ذریعہ ہے وہ اپنے ساتھہ وہانکی تعلیم و تربیت کی
مہر اور اوس شخص کی عقل و دماغ کا نقش پہنچاتے ہین جسکی نگرانی مین اونکی تعلیم و تربیت
کی تکمیل ہوئی ہے - پھر دوسری دفعہ بنارس مین اونہون نے یہ کہا کہ جو شخص ان نوجوان
آدمیون سے واقف ہے جو اس کالج سے پاس ہو کر نکلے ہین وہ غالباً اس امر مین مجھسے

اتفاق کرینگے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت کی علامتین ایسے ہی صاف صاف طور پر ظاہر کرتے ہین جیسے کہ انگلستان مین ہمارے پبلک اسکولون اور ہماری یونیورسٹی کے گریجویٹ ظاہر کرتے ہین۔ علیگڈھ کالج کا ایک طالبعلم فیاضانہ خیالات اور ترقی یافتہ تعلیم و تربیت اور آزادانہ خصلت رکھنے والا شخص خیال کیا جاتا ہے سب سے بڑھکر وہ ہندوستانیون کے اوس فرقہ کا ایک نمونہ ہوگیا ہے جو انگریزونکی خواہش کی بخوبی داد دینے کے واسطے کوشش کرتا ہے لیکن وہ بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اون کی خواہشون کی اسیطرح پر داد دین۔

پھر اے صاحبو۔ یہ بات بھی خیال کرنیکے لایق ہے کہ باوجودیکہ یہانکی تعلیم انگلستان کے مدارس کی تعلیم کے موافق ہے اور یہان تربیت بھی اونھین اصول پر ہوتی ہی باوجودیکہ اسکے خرچ مین بہت تخفیف ہے۔ اسے سنکر آپ تعجب کرینگے اور غالبًا میرے اس کہنے کو مبالغہ سمجھینگے اور ایسا سمجھنا کچھ بعید از قیاس نہین ہے اسلئے کہ ہم تعلیم پر خرچ کرنیکے عادی نہین ہین اور نہ صرف پانچ روپیہ مہینے سے زیادہ اپنے بچّون کی تعلیم پر صرف کرنیکے عادی ہین اسلیئے ہمارے نزدیک بلاشبہہ بیس پچیس روپیہ مہینے کا خرچ ایسے کام مین فضولی اور اسراف مین داخل ہے مگر اے میرے بھائیو اگر آپ عمدہ چیز کے طالب ہین تو پوری قیمت دینے کے لیئے آمادہ رہیئے۔ قیمتی چیز بغیر پوری قیمت ادا کرنیکے نہین ملسکتی اور اگر کسی سبب سے سستی ملجاوے تو اپنے آپکو خوش نصیب سمجھنا چاہیئے

ڈاکٹر ہنٹر صاحب یہانکے اخراجات کا ولایت کے مصارف سے مقابلہ کرتے وقت بکمال

حیرت یہ کہتے ہین وہ یہ عمدہ تعلیم اور در اصل عمدہ طریقے زندگی کے ایک ایسے خرچ پر سکھائے جاتے ہین جو ہمارے انگلش پبلک اسکولون کے اخراجات کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ جو خرچ بورڈ اور لاجنگ کی نسبت ادا کرنا پڑتا ہے اوسکی مقدار ایک سو پچیس روپیہ سالانہ سے لیکر دو سو اٹھائیس روپیہ تک اور کل اخراجات بورڈ اور لاجنگ اور تعلیم اور میڈیکل فیس اور کرکٹ کلب کی بابت ایکسو ادسے روپیہ سالانہ سے لیکر تین سو آٹھ روپیہ تک یعنی سولہ پونڈ سے لیکر پچیس پونڈ سالانہ تک ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایک ثبوت اس بات کا ہے کہ ہندوستانی منتظم ایک بڑے پبلک اسکول کا نہایت بندوبست کرنے مین کیا کر سکتے ہین علیگڈھ کالج کو ایک انگریزی پرنسپل اور کم سے کم ایک انگریزی پروفیسر ولایت سے طلب کرنا اور اون کو یوروپین لیبر کی اُس بڑی شرح پر تنخواہ دینی پڑتی ہے جو اس ملک مین جاری ہے۔ تاہم وہ ایک انگریزی تعلیم اور اسکول لیف کے طریقے کو انگلش پبلک اسکولون کے نمونہ پر اوس خرچ کے قریب ایک دسوین حصّے پر سکھاتا ہے جو ایک انگلش اسکول مین دینے کے لیے درحقیقت ایک انگریزی لڑکے کو ادا کرنا پڑتا ہے"

پس اے صاحبو۔ یہ وہ اصول ہین جنپر آپکا مدرستہ العلوم قایم کیا گیا ہے اور جسکی خوبی اور عمدگی کی یہ تعریفین ہوتی ہین اور جسکی کامیابی پر ہز اکسلینسی لارڈ لٹن نے نہ صرف مسلمانونکو بلکہ کل شاہنشاہی کو مبارکباد دی ہے اور اسے تمام ہندوستان کی تعلیم و تربیت کے لیے عمدہ نمونہ خیال کیا ہے جیساکہ اونکے اُن الفاظ سے ظاہر ہے جو اونھون نے اس کالج کی بنا رکھتے وقت اپنی زبان مبارک سے فرمائے تھے کہ جب مین

اُن مشکلات کے تسلیم کرنے مین جو آپنے جھیلین اور ایسی اعلے کامیابی سے اونپر غالب آئے نہایت سرگرمی سے آپکے ساتھ ہمدردی کرتا ہون اور جبکہ مین ویسی اوس کامیابی پر جس سے آپ اُن مشکلات پر غالب ہوئے دل سے آپکو مبارکباد دیتا ہون کہ وہ آپکی کامیابی اور جگہہ بھی اس قسم کے اداوئی تحریک کا نہ صرف عقلی تربیت کی اشاعت کے لیئے بلکہ اُس چیز کے لیئے جو اُس سے بھی زیادہ اہم یعنی عقلی تربیت کی قدردانی کے لیئے ذریعہ ہوگی - کیا بعد غور کرنے ان تمام باتون کے اور بعد اپنی آنکھون سے دیکھنے کے آپ میرے ساتھ اس بات مین متفق نہونگے کہ مدرسۃ العلوم اعلی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا مسلم ذریعہ اور دیگر مسلمانی کالجون کے لیئے عمدہ نمونہ ہے -

اب مجھے صرف پانچوین امر پر بحث کرنا باقی ہے کہ آیا مدرسۃ العلوم کی تکمیل پر قوم کو متوجہ ہونا اور متفقہ کوششون سے انتظام کرنا

قومی مقاصد کے لیئے لازم ہی یا نہین

صاحبو - مین نہین سمجھتا کہ بعد ان تمام حالات پر غور کرنے اور اس کالج کے عمدہ نتائج ملاحظہ کرنیکے کوئی شخص جسکو ذرا بھی قومی ترقی کا خیال ہو اسکی تکمیل اپنے اوپر فرض اور واجب نہ سمجھے گا اور ترقی کے ایسے ذریعہ کو جسمین اپنی کامیابی کا ایسا کھلا اور صاف ثبوت دیا ہو ناقص اور ناتمام چھوڑ کر مسلمانون کو اعلی تعلیم و تربیت سے محروم کرنا چاہیگا -

صاحبو - اب ہماری قوم کے لیئے وقت بہت کم باقی ہے اور قسمت کے فیصلے

مین کچھ دیر نہین ہے اور اوسکا فیصلہ بھی آپ لوگون کے ہاتھ مین ہے - اگر آپ نے اپنی تنزل اور خوفناک حالت پر خیال نہ کیا اور اوسکا علاج اعلی تعلیم ولانیسے نفرمایا - اور ایک گروہ کم اور ناقص تعلیم یافتون کے طیار کرنے پر کفایت کی اور ناقص تعلیم کے ذریعے مہیا کرنیسے آپ نے اپنے آپکو قومی فرض سے سبکدوش سمجھ لیا - یا اوس سے اپنی قوم کی ترقی اور عزت کی امید کی تو آپ بڑا دھوکا کھاوینگے - اور زمانہ بہت جلد آپ کو آپکی غلطی پر مطلع کردے گا اور نہ صرف وہ لوگ جو ذلیل اور مفلس اور جاہل ہین بلکہ وہ لوگ جو کہ اسوقت تک خدا کی مہربانی سے صاحب عزت اور صاحب دولت ہین اور جنکی گورنمنٹ ابتک عزت کرتی ہے یا وہ لوگ جو اپنے خاندان کی بزرگی اور اپنے آبا واجداد کی علم و فضیلت کی بدولت ابھی تک قوم کی نظر مین کچھ عزت رکھتے ہین - یا وہ لوگ جو ابتک سرکاری ملازمت مین اعلے درجہ کے عہدون پر مامور ہین - ان سب کی اولاد کا بغیر اعلے درجہ کی تعلیم کے ایک ہی نتیجہ ہونیوالا ہے اور سب کے سب اوسی تاریک اور گہرے غار مین ذلت اور گمنامی کے ساتھ گرنیوالے ہین جسمین ابتک سینکڑون خاندان اور ہزارون مسلمان گرگئے اور جنکا کچھ نشان اور پتہ تک باقی نہین رہا - جو وقعت اور رسوخ ابتک دولتمند اور معزز مسلمانون کو کچھ باقی ہے اور جو تھوڑے سے تعلق انتظامات ملکی مین اونکو حاصل ہین اور وہ ذرا سا اعتبار جو گورنمنٹ کو ملکی معاملات مین صلاح اور مشورہ دینے سے موجود ہے باقی نرہے گا اِسلئے کہ اونکو زمانہ کی حالت کے مطابق خود اپنے فوائد سمجھنے کی قابلیت نہ رہیگی اور نہ اپنے فوائد کو وہ ان دلائل اور ان طریقون سے ثابت کرسکینگے جنکی اس زمانہ مین ضرورت ہے اور درحقیقت

جسطرح کہ ابتک بہت سے معزز خاندانون کی دولت لوگون نے چھین لی ہے اسیطرح اونکی رہی سہی عزت بھی وہ لوگ لے لینگے جو تعلیم مین اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور گورنمنٹ پر اپنے مقاصد کے اظہار پر قادر ہی نہین ہین بلکہ جو گورنمنٹ کو قائل اور مجبور کرکے حاصل کرتے ہین جن مسلمانون کے کان بہرے نہون، اور جنکی آنکھین اندھی نہون، اور جنکے دماغ سے سمجھنے کی قوت جاتی نہ رہی ہو، وہ اُن باتونکو سُنین جو ازنکی قوم کی غفلت اور نااہلیت کی نسبت ہورہی ہین - اور اُن چیزونکو دیکھین جو اونکی ہمسایہ قومین کر رہی مین اور اُن نتیجونکو سمجھین جو آیندہ پیدا ہونیوالے ہین - ابھی تک دنیا کی مہذب قومین اور ہمارے ملک کے حاکم ہمارے ساتھ ہمدردی رکھتے ہین، وہ ہمارے روزافزون تنزل پر متاسف ہین، برٹش گورنمنٹ ہماری دستگیری ہی کرنیکے لیئے طیار نہین ہی بلکہ انتظام مملکت مین بھی ہمسے مشورہ اور صلاح لینے کے لیئے اور ادسمین شریک کرنیکے لیئے بڑی خواہشمند ہی، اور مثل ایک ناصح مشفق اور دُوراندیش مربی کے ہمکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے کی طرح طرح سے رغبت اور شوق دلاتی ہے اور نہ صرف زبانی بلکہ روپیہ سے بھی ہماری مدد کررہی ہے، مگر ہماری غفلت اوسکو بھی مایوس کرتی جاتی ہے -

صاحبو - دوسری قومین جہانتک پہونچ گیئین اور جو ترقی تعلیم مین اونھون نے حاصل کی اوسکا اندازہ اوس غیر متناسب بیشی سے نہین ہوسکتا جو ہمارے ہموطن ہندوستانیون نے کی ہے اور جسکو میرے عزیز دوست سید محمود صاحب نے ابھی اپنے لکچر مین بیان کیا ہے اور نہ صرف اوس نقشہ سے معلوم ہوسکتا ہے جس سے مسلمانون

کے مقابلہ مین دوسری قومونکا بہت اوپر چڑھ جانا آنکھون سے نظر آرہا ہے، بلکہ اُن کارروائیون کے دیکھنے سے ہوسکتا ہے جو اسوقت ہندوستان کے ہرصوبہ اور ہر قسمت اور ہر ضلع اور ہر شہر بلکہ ہر قصبہ اور ہر گاؤن مین دوسری قومین اپنی ترقی حاصل کرنے کے لیئے کر رہی ہین۔ ذرا آنکھہ کھولکر ایک نیشنل کانگریس کی کارروائی کو دیکھیے اور اوسکے نتیجون پر خیال فرمایئے۔ کیا وہ جوش جو ہمارے دوسرے ہموطن دکھا رہے ہین اور جس استقلال اور گرمجوشی سے وہ کام کر رہے ہین اور جو اخلاص اور اتحاد باہم اونکے ہے اور وہ ہمدردی جو قلم سے زبان سے مال سے جان سے وہ ظاہر کر رہے ہین، اس قابل ہین کہ آپ اوسے عبرت کی نظر سے نہ دیکھین اور آپکی حمیت اور غیرت کا خون جوش نکرے اور اپنی قوم کے لیئے اونکے مقابلے مین کچھ نکرین۔

بھائیو۔ یہ نتیجہ کس چیز کا ہے صرف اعلیٰ تعلیم کا۔ وہ تعلیم کی بدولت اس لایق ہوگئے ہین کہ اپنی اغراض پبلک کے سامنے پیش کر سکتے ہین۔ وہ اپنا استحقاق گورنمنٹ پر ثابت کر سکتے ہین وہ اُس چیز کے پانے کی لیاقت رکھنے کے مدعی ہین جس چیز کو وہ مانگتے ہین اور باوجود اس بات کے کہ اونکی کوششین کچھ ناجائز ہین اور کچھ ناواجب اور کچھ پیش از وقت اور باوجود اس بات کے کہ اونکی بعض کارروائیان حیرت انگیز ہین، اور باوجود اس بات کے کہ بہت زبردست مزاحمت اونکے سامنے ہے مگر صرف تعلیم مین اعلیٰ لیاقت پیدا کرنے اور انگریزی مین پوری مہارت رکھنے اور فصاحت و بلاغت سے تقریر کرنے اور اپنی پرجوش تقریرون اور زبردست تحریرون سے اپنے مطلب کے حاصل کرنے مین کامیاب

ہوتے چلے جاتے ہین آور ایک حیرت انگیز رسوخ اور وقعت انگلستان کے پبلک کے دلون
مین پیدا کر رہے ہین، اور بتدریج پارلیمنٹ کے ممبرون کی توجہ بلکہ ہمدردی حاصل
کر رہے ہین۔ کیا پارلیمنٹ مین سیمیلٹینس اگزمینیشن ولایت اور ہندوستان دونون جگہہ ایک
وقت مقابلے کے امتحان حاصل کرنا، اور کیا گورنر جنرل کی کونسل مین انتخاب کا قاعدہ
جاری ہونا، ایسے بڑے بڑے واقعے نہین ہین، جنکو عبرت کی نظر سے مسلمان دیکھین اور
جس پر اپنی آیندہ افسوسناک حالت پر توجہ نکرین، کیا بغیر اعلےٰ درجہ کی تعلیم کے آپ وہ درجہ
حاصل کرسکتے ہین جو اُن لوگون نے حاصل کرلیا ہے آور کیا صرف اسکول کی تعلیم بلکہ کالج کی
معمولی تعلیم آپکو اونکی برابر کرسکتی ہے۔ آپ ذرا انصاف کیجیے کہ کتنے آدمی آپ کی قوم
مین ایسے ہین جنکو آپ لال موہن گھوش اور بابو سرندرناتھ بنرجی اور آنریبل دادابھائی
نوروزجی کی برابر کھڑا کرسکتے ہین۔ اور آپ چھوٹے چھوٹے اسکولون کے قایم کرنے سے
کیا ایسے لوگ پیدا کرسکتے ہین،

اسوقت جس رفتار سے آپ چل رہے ہین اونکی برابر پہونچنا یکطرف اونکی گرد کو بھی
آپ نہین پہونچ سکتے۔ آپکا اور اُنکا مقابلہ پیادہ اور سوار کی چال کا نہین ہے بلکہ ایک
لنگڑے اور اپاہج کی چال کا ریل پر جانیوالے سے مقابلہ ہے۔ اگر اس رفتار کو آپنے
نہ بدلا اور سیکڑون اور ہزارون مسلمان اعلیٰ درجہ کی تعلیم پر نہ پہونچے تو کچھ شبہہ نہین ہے کہ
بجز کوئلے کی کانون مین کوئلا نکالنے اور اسٹیشنون مین بورے لادنے یا مال گودام مین
تھیلون پر انگریزی نمبر لکھنے کے سوائے دوسری عزت کی جگہہ نظر نہ آئینگے۔ بھائیو یہی یہی

عزّت بھی آپکے ہاتھ سے نکلجاوے گی یہ میرا کہنا ایشیائی شاعری نہین ہے۔ نہ صرف میرے وہم نے کوئی ہولناک تصویر آپکے آیندہ زمانہ کی کھینچی ہے۔ بلکہ آپ یقین کیجئے کہ جو مین کہہ رہا ہون یہ آن پولٹیکل معمولی پیشین گوئی ہے جوکبھی زائچہ کے دیکھنے مین غلطی نہین کرنے اور جنکا کہنا کبھی جھوٹا نہین ہوتا۔

صاحبو۔ سر آکلینڈ کالون صاحب جو مسلمانون کے حقیقی محسن اور مربّی تھے آپکی قسمت کا لکھا آپکو بتا گئے ہین، ورنہ صرف ہندؤن کو اور نہ فقط اوسط درجہ کے مسلمانون کو بلکہ ان لوگونکو جو اب تک باعتبار دولت اور عزّت کے بہت کچھ وقعت اور بزرگی رکھتے ہین۔ کیا آپنے اونکی وہ اسپیچ نہین دیکھی جو انھون نے کیننگ کالج مین دی تھی، اور تعلقہ داران اودھ کو اپنی اولاد کی تعلیم نہ دلانے پر مشفقانہ ملامت فرمائی تھی اور یہ کہہ کر ڈرایا تھا کہ اگر آپ اس زمانہ کی روش کے مطابق جسمین آپ موجود ہین چلنا اختیار نہ کرینگے تو اور لوگ جو دولت اور عزّت مین آپسے کم ہین اوس سے مستفیض ہونے مین سستی اور تغافل نہ کرینگے اور اس سے آپکو بہت نقصان پہونچیگا، اور جو رتبہ اور عزّت سرکار نے آپکو عطا کی ہے وہ فوراً آپکی غفلت اور کوشش نکرنیکی وجہ سے جاتی رہیگی۔ اور گورنمنٹ کو اُن معاملات ملکی مین جنسے آپکو تعلق خاص ہے اور جو بالخصوص آپ ہی سے متعلق ہونا چاہئین آپ مشورہ نہ دے سکین گے، اور آپ کا امتیاز اور رسوخ اسوجہ سے جاتا رہیگا کہ اور لوگ جو رائے دینے کی لیاقت رکھتے ہونگے وہ آپکے نفع یا آپکی خواہش کیطرف توجہ نکرینگے۔ اور پھر لفٹننٹ گورنر ممدوح نے جو

مسلمانونکی بعض کو خوب پہچانتے تھے یہ خیال فرماکر کہ یہ لوگ علم کے لیئے یا عزّت کیواسطے کچھ کوشش کرنیوالے نہین ہین، البتہ انگریزی گورنمنٹ کے بڑے خیرخواہ ہین اور اپنی خیرخواہی پر قایم رہنا چاہتے ہین۔ نہایت خوبی سے اونکو سمجھایا کہ گورنمنٹ کی خیرخواہی بغیر تعلیم کے ایک دعویٰ ہے بغیر دلیل کے اور ایک بات ہے صرف مُنہ سے کہنے کی اور بعد ایک بہت بڑی لمبی تمہید کے فرمایا کہ مین تمھاری خیرخواہی کو عملی خیرخواہی اوسوقت تک نہین سمجھ سکتا جبتک کہ گورنمنٹ کی اس خواہش کے پورا ہونے مین سعی بلیغ نکرو کہ تمھارے لڑکے تعلیم سے متمتّع ہون،

بلنٹ صاحب نے جو مسلمانون کے بڑے خیرخواہ بلکہ اپنی قوم مین مسلمانون کی محبّت مین بدنام ہین۔ ہندوستان کے مسلمانونکی حالت تعلیم و تربیت خراب دیکھکر اور دوسری قومون سے اونکو ذلیل پاکر اور آیندہ کی حالت پر نظر فرماکر ایک بڑے مجمع مین مسلمانون سے یہ کہا کہ مین ہندوستان کی آیندہ حالت کو خیال کرتا ہون تو میری راے مین تمکو بہت کوشش کرنی ہوگی اگر تم اور گروہون کی برابر اپنا مرتبہ قایم رکھنا چاہوگے اسلیئے ہرسال بمقابلہ انگریزون کے ہندوستانیونکو زیادہ اختیار ملین گے اور وہ دن بہت قریب ہے کہ تمام سول اڈمیسٹریشن اونھین کے ہاتھ مین ہوگا۔ ہندوستان کی تاریخ مین ایک نیا زمانہ شروع ہونے والا ہے اور مین تمھاری حالت بہت ہی نازک پاتا ہون اگر تم وقت پر متنبہ اور مستعد نہوا ور وہ تدبیرین اختیار نہ کرو جو تمھارے ساتھی اصلاح حال کیواسطے اختیار کرتے ہین۔ اگر تم اورون کے ساتھ اپنے تئین طیّار نہ کروگے تو تم

پیچھے رہجاؤ گے اور پھر ایام گذشتہ پر پچتاؤ گے، مگر وہ پچتانا ایسا ہی بیکار ہوگا جیسے کہ پولٹکل بدبختون پر پچتانا بیکار ہوا ہے اُن پیشین گوئیون سے جو پولٹکل سمجھون نے تمھاری آیندہ حالت کی نسبت کی ہین اور اُن لوگون کے صاف صاف کہدینے سے جنکے ہاتھ مین تمھاری قسمت ہے اس بات کا پورا فیصلہ ہوچکا کہ اب آیندہ کی تمھاری عزّت یا ذلّت ترقی یا تنزّل - اقبال یا ادبار - شکست یا فتح - رونا یا ہنسنا تمھارا مرنا یا جینا خود تمھارے ہاتھ مین ہے اور وہ صرف اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے اگر تم چاہتے ہو کہ پھر ترقی کرو اور اُس قومی مقابلے مین جو اعلیٰ چیزون کے حاصل کرنیکے لیئے اس زمانہ مین ہر ایک فرقہ مین ہو رہا ہے تم بھی شریک ہو - اور اس دوڑ مین جو عزّت کے میدان مین تمام قومین کر رہی ہین تم کسی کے پیچھے نہ رہو تو تم کو چاہیئے کہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے مین کوشش کرو اور اُن ذریعونکو پیدا کرو جو اُسکے لیئے اِسوقت تک خود تمھاری کوششون سے طیّار ہوئے ہین -

صاحبو - زمانہ کا تجربہ ہمکو ہوچکا، غفلت کے نتیجے ہم دیکھ چکے، اپنے ہاتھون ہمنے اپنی یہ حالت کرلی کہ جو ہمارے دست نگر تھے ہم اونکے محتاج ہین، جنپر ہم حکومت کرتے تھے وہ ہمارے حاکم ہین، جنکو ہم حقارت سے دیکھتے تھے وہ ہمین ذلیل سمجھتے ہین، جنکو ہم ناتربیت یافتہ کہتے تھے وہ ہمین جاہل جانتے ہین، ساری دنیا مین ہم بیک ورڈ قوم مشہور ہین، ہند سے لیکر لندن تک ہماری جہالت کا شہرہ ہے، تعلیم سے نفرت مین ہم ضرب المثل ہین - غرضکہ اے صاحبو - جہانتک ہم اپنے ہاتھ

سے اپنے آپکو تباہ کرسکتے تھے کرچکے، اور جہانتک ہمسے ہوسکتا تھا ذلیل اور رسوا ہولیئے ہمنے بزرگونکی کمائی لٹادی، ہاشمی عزّت کو ہمنے خاک مین ملادیا، اب نہ ہم مین عصبیت رہی نہ قومیت، نہ قریشی دبدبہ رہا نہ عربی جوش، نہ فاروقی ہیبت رہی نہ حیدری شجاعت، مگر ہان ابھی جان باقی ہے اور کچھ وقت بھی، اگر ہمّت کرین اور تکلیف اوٹھاوین اور غیرت کو کام مین لاوین تو ابھی کچھ کرسکتے ہین، اگرچہ اور قومین بہت دور نکل گئین اور ہم بہت پیچھے رہگئے ہین، اب بھی اگر چلنا شروع کرین تو شاید اونکے برابر ہوسکین بشرطیکہ سیدھی راہ پر چلین اور جلد چلین اور تیز چلین۔ اور سیدھی راہ صرف اعلیٰ درجہ کی تعلیم وتربیت ہے جو ہمکو اونکی برابر پہونچا سکتی ہے

بھائیو۔ ہندوستان کی اصلاح اور ترقی کی ہر ایک امید آجکل انگریزی زبان کی تعلیم اور انگریزی زبان کے ذریعے سے مغربی خیالات کے شایع ہونے پر منحصر ہے۔ اور آجکل صرف انگریزی زبان اور اُسکے لٹریچر کا ایک کامل علم ہی ترجیح اور عزّت کے خاص ذریعے ہین۔ اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم وتربیت ہی ہندوستان کے باشندون کو اپنے ملک کی گورنمنٹ مین شریک ہونیکے لایق بنا سکتی ہے۔ اور انگریزی زبان مین اعلےٰ درجہ کی لیاقت ہی تمھاری آواز کو وہ قوت دیسکتی ہے جو سمندر پار پہونچ سکے، اور جسکو سات ہزار میل کے رہنے والے سن سکین اس چیز کو دوسری قومون نے حاصل کیا۔ اور اُسکے نتیجے بھی پائے، ہم مسلمانون نے اوس سے غفلت کی اور محروم رہے۔ جو قوّتین خدانے ہندوونکو دی تھین وہی ہمکو بھی دی ہین۔ مگر وہ اونھین کام مین

لائے اور جنہنے اونھین بیکار کردیا- جس زمانہ مین وہ زندگی بسر کرتے تھے اونھون نے
اوسکی رفتار کو پہچانا جو تغیر ملکی حالت مین ہوا تھا اونھون نے اپنے آپ اوسکے موافق بنایا
جس چیز کی بازار مین خواہش تھی اونھون نے اوسکو حاصل کیا اوس سے فائدہ اوٹھایا اور جس
بات کے قدر دان دیکھے اوسی بات کے حاصل کرنے مین کوشش کی- اور عزت پائی-
برخلاف اسکے مسلمانون نے نہ زمانہ کی چال کو دیکھا نہ ہوا کا رخ پہچانا نہ اپنی طرز کو بدلا
نہ ضرورت اور حاجت پر خیال کیا- کاہلی اور غفلت کی زنجیرون مین جکڑے رہے اور غرور
کے نشہ مین مست رہکر تعصب اور نخوت سے ہر چیز کو حقارت اور نفرت سے دیکھتے اور
تمام برائیون کے لیئے خیالی زہد اور خیالی مذہب کا تکیہ کرتے رہے- حتیٰ اتاہم ھادم
اللذات و مفرق الجماعات فسبحان الذی لا یموت و بیدہ الملک و الملکوت-
صاحبو- اگرچہ تنزل اور ترقی اور ذلت اور عزت کا ہمیشہ دورہ ہوا کرتا ہے اور مثل
دولاب کے یہ ڈول کبھی بھرا اور کبھی خالی ہوتا ہے مگر تجربہ اور کوشش دو ایسی چیزین ہین
کہ وہ پھر گرے ہوئے آدمیونکو اوٹھا سکتی ہین- مگر مسلمانونکا یہ حال ہے کہ اکثر اونمین سے
ابتک نہ تجربہ سے کام لیتے ہین اور نہ کوشش کرتے ہین- وہ دیکھتے ہین کہ دوسری قومین
کیا کر رہی ہین اور خود کچھ نہین کرتے، وہ دیکھ رہے ہین کہ دوسری قومین کس تیزی سے
چل رہی ہین اور خود نہین چلتے، اور اگر چلتے ہین تو سیدھی راہ چھوڑکر اولٹے راستہ پر-
وہ دیکھتے ہین کہ صرف اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ درجہ کی انگریزی لیاقت نے ہندؤنکو ان حقوق کا
مستحق بنایا جو گورنمنٹ اپنی سب رعایا کو دینا چاہتی ہے- لیکن مسلمانون کو ابتک اوسکا

خیال نہین ہوتا نہ اُسکے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین نہ اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین - اونکی ہمتین کچھ ایسی ٹوٹ گئین ہین کہ وہ وہانتک پہونچنے کی اپنے آپ مین طاقت ہی نہین پاتے ، اور کچھ ایسے سُست ہوگئے ہین کہ اِس راستے پر چلنے کا ارادہ تک نہین کرتے گویا وجود اسکے وہ اونہین حقوق کے طالب ہین جنکو ہندو حاصل کر رہے ہین مگر کسطرح ، ہندو اپنی لیاقت اور استحقاق جتاکر ، اور مسلمان اپنی عاجزی اور نالایقی کا اظہار کرکے ، وہ اپنا حق مانگتے ہین اور ہم بھیک ، وہ اپنا قرضہ چاہتے ہین اور ہم خیرات ، وہ یہ کہکر مانگتے ہین کہ ہمنے تعلیم پائی ، ہمنے علوم سیکھے ، ہمنے انگریزونکی برابر امتحان دیا اور مقابلے کے امتحان کے لیئے طیار ہین ، ہمارا حق ہمکو دو - ہم اپنی نالایقی اور اپنی بے علمی دکھاکر عاجزی سے کہتے ہین کہ ہم بے علم ہین ، انگریزی علوم سے ناواقف ہین - ہم امتحان نہین دے سکتے ہمارے بزرگون پر خیال کرکے رحم کرو اور بھیک کا ٹکڑا دو ہندو مستعد ہین کہ جدھر حکومت چلے اور جس چیز کی سلطنت ضرورت سمجھے اوسکا ساتھ دین ، اور مسلمان یہ چاہتے ہین کہ سلطنت اونکی ضرورت کو مقدم سمجھے اور جسطرف وہ چلنا چاہین گورنمنٹ اوسی طرف چلے - ہندو خوش ہین کہ سلطنت کے انقلاب نے اُنکو فائدہ پہنچایا اور مسلمان روتے ہین کہ سلطنت کے بدلنے سے اونکی قسمت بدل گئی - مگر کیون ، اسلیئے کہ ہندوون نے اپنی حالت کو سلطنت کے بدلنے سے بدل دیا - اور مسلمانون نے اپنی حالت کے بدلنے کا ارادہ تک نہ کیا - مسلمانون کا رونا یہ ہے کہ انگریزی سلطنت نے اونکو تباہ کردیا - مگر میرا کہنا یہ ہے کہ نہین انگریزی سلطنت نے کچھ تباہ نہین کیا بلکہ علم کی

سلطنت اُنکی تباہی کا باعث ہوئی۔ یہ ایک مسلم بات ہے کہ سلطنت کے انقلاب سے وہی ملک خراب ہوتا ہے جو آباد ہو۔ اور وہی لوگ بگڑتے ہین جنکی حالت اچھی ہو اور خدا بھی یہی فرماتا ہے کہ۔ ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذالك يفعلون۔ مگر ہندوستان کے مسلمانون کو جس سلطنت نے تباہ کیا اور جس نے انکی عزت لی اور جس نے ان کے معزز لوگون کو ذلیل کیا وہ علم کی سلطنت ہے نہ یہ انگریزی حکومت جسقدر وہ اس سلطنت کا مقابلہ کرنے سے ذلیل ہوئے، اور جسقدر اوسکی اطاعت نہ کی سزا پائی اگر وہ ہندون کیطرح علم کی سلطنت کے مطیع ہوتے اور اوسکی مرضی پر چلتے بلاشبہ وہ اسکی معزز رعیت ہوتے۔ مگر اونھون نے علم کی سلطنت کا مقابلہ کیا، اوس سے بغاوت کی، اُسکے حکم کو نہ مانا اس لیے وہ خراب ہوئے مصیبتین اُٹھائین اور ذلیل ہوئے۔ مگر صاحبو۔ علم کی سلطنت جیسی اپنے سرکشون کو سزا دینے مین سخت ہے ویسی ہی ہر وقت اپنے باغیون کے قصور معاف کرنے پر بھی آمادہ ہے اُسکے عفو کا اشتہار ہر وقت جاری ہے اور موروثی نافرمانون کو پھر اپنی سلطنت مین شریک کرنیکے لیے آمادہ۔ پس **اے میرے بھائیو، اور اے علم کی سلطنت سے بغاوت کرنے والو** اپنے حال پر رحم کرو اور علم کی وسیع سلطنت مین جو درجہ اور جو منزلت چاہتے ہو اوسیکے لایق اپنے آپ کو بناؤ اگر ادنے رعیت بنکر رہنا پسند کرتے ہو اور قلیون اور مزدورون مین شریک ہونے پر قانع ہو بہتر۔ اور اگر بڑے درجہ کے طالب ہو اور اوس کے معزز فرقہ مین شریک ہونے کی آرزو ہے اور اُس کے مشیر بننے کی تمنا، تو کوشش کرو اور وہ ذریعہ حاصل کرو جو تمکو اُس درجہ پر پہونچنے کے لایق کردے۔ صاحبو۔ کون شخص ہے جو اعلیٰ درجہ پر پہونچنے کا

آرزومند نہوگا اور بغیر ایک ایسے گروہ کے طیار کرنیکے جو درحقیقت اعلیٰ درجہ کا تعلیم و تربیت یافتہ ہو کون اب قوم کی ترقی کی امید کرسکیگا اس لیے اگر آپ میری راے سے متفق ہین تو مین بکمال ادب دو باتین عرض کرتا ہون ایک یہ کہ آپ اوس رزولیوشن کو منظور فرماوین جو مسٹر سید نے پیش کیا ہے دوسری یہ کہ اوسکی تکمیل کی طرف توجہ کرین۔

پہلے امر کے متعلق مجھے اس شبہہ کے دور کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ اسکا اثر چھوٹے اسکولون پر پڑا ہوگا۔ اس لیے کہ میرے نزدیک اسکی منظوری اور اوسکی تعمیل سے اسکولون مین مسلمانون کے زیادہ داخل کرنیکا اور شوق پیدا ہوگا۔ اور جہان اسکول نہین ہین وہان نئے اسکول قایم کرنیکی ضرورت ہوگی اسلیے کہ جب تک ہزارون مسلمان لڑکے اسکول مین نہ پڑہین گے تو کالج کلاس مین داخل ہونیکے لیے طالب علم کہان سے آوین گے اور مدرسۃ العلوم کے قایم کرنے کا مقصود بھی یہی ہے کہ وہ ایک ایسا مرکز ہو جسکا دائرہ جہانتک وسیع ہوسکے وسیع کیا جائے۔ **مدرسۃ العلوم** کے بانی اپنی اڈریس مین جو **ویسراے گورنر جنرل ہند** کی خدمت مین پیش کیا تھا اپنی خواہش اسکولون کی ترقی کے متعلق ظاہر کرچکے ہین۔ اور جیسا کہ **سید** صاحب نے اپنی تقریر مین فرمایا ہے اُن کا بھی یہ مقصود نہ تھا کہ اسکول قایم نہون البتہ اون کی یہ راے ہے کہ اسکولون مین اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہو مگر مین اس سے اتفاق نہین کرتا مسلمانونکی حالت ایسی نہین ہے کہ وہ ایسی قیدون کے پابند کیے جاوین اور کوئی اسکول بغیر پانسو روپیہ مہینے کے خرچ کے قایم نہو۔ مگر اس موقع پر اس بحث کی ضرورت ہی نہین ہے اس لیے کہ اسوقت کے پیش کیے ہوئے رزولیوشن مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جس سے اس قسم کا شبہہ ہوسکے اسلیے

اسکولون کا قایم کرنا اس رزولیوشن کی منظوری یا اوسکی تعمیل کا خارج نہین ہے بلکہ اوسکا مقدمہ ہے ہزارہا لڑکے جب ابتدائی کلاس مین ہوتے ہین تب اسکول کی اعلیٰ کلاس مین ان کا شمار ہزارون پر رہ جاتا ہے، اور جب اسکول کی اعلیٰ کلاس مین ہزارون کا شمار ہوتا ہے تب کالج کلاس مین ان کا شمار سینکڑون پر رہجاتا ہے۔ صاحبو جتنے ڈالے جاتے ہین وہ سب نہین اوگتے اور جتنے اوگتے ہین وہ سب پھل نہین لاتے۔ یہی حال تعلیم کا ہے کہ جتنے ادنیٰ درجے مین داخل ہوتے ہین وہ سب اعلیٰ درجہ تک نہین پہونچتے اور جتنے اعلےٰ درجے پر پہونچتے ہین وہ سب کامیاب نہین ہوتے۔ اس لیے جتنی کوششین مسلمان طالب علمون کے اسکول مین زیادہ داخل ہونے کیلیے کیجاینگی وہ گویا زینہ ہے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلانیکا اور یہ امر کہ مسلمانون کو سرکاری اسکولون مین پڑھانیکی رغبت دلائی جاوے یا اون کے لیے علیحدہ اسکول قایم ہون یہ ایک امر ہے مختص المقام۔ ہر جگہ کے مسلمان خود اسکا فیصلہ کر چکے ہین۔ اسلیے میرے نزدیک وہ غلط فہمی جو لکھنؤ مین ہوئی تھی اس رزولیوشن سے نہین ہوسکتی لہذا مجھے امید ہے کہ آپ اسے منظور فرما دینگے۔

دوسرے امر یعنی بعد منظوری کے اسکی تعمیل کے متعلق مجھے یہ کہنا ہے کہ اگرچہ **سید صاحب** کو اس کام مین بہت کامیابی ہوئی اور نہایت حیرت انگیز مدد قوم نے کی اور بہت کچھہ کام ہوگیا۔ لیکن پورا ہونا اوسکا باقی ہے۔ عمارت کو آپ دیکھہ رہے ہین کہ ناتمام ہے، کمرے ادھورے پڑے ہین، بہت سے بورڈنگ ہوس بننے باقی ہین، مسجد پر صرف چھپر پڑا ہے، معمولی اخراجات کیلیے بھی کوئی ایسا سرمایہ نہین ہے جسپر بھروسہ ہوسکے، نہ تنخواہون کیلیے کوئی

فنڈ ہے جسکی آمدنی پر اطمینان ہو۔ نہ وظیفون کے لیے کوئی مستقل سرمایہ ہے جسمین خلل پڑنے کا
اندیشہ نہو۔ بلکہ کیا بلحاظ تعمیر مکانات کے اور کیا بلحاظ اخراجات معمولی کے یہ کالج گویا ایک ایسی عمارت
ہے جو لوگون کے ہاتھہ پر ٹکی ہوئی ہے، جو کوئی اپنا ہاتھہ الگ کرلے اُتنا ہی حصہ گر پڑے
بہت بڑی زبردست صرف وہ ہاتھہ ہین ایک گورنمنٹ کا دوسرے سرکار نظام کا جن پر بہروسہ
ہوسکتا ہے۔ باقی کوئی آمدنی اعتبار کے لائق نہین ہے۔ اسلیے حقیقت مین اگر آپ مدرسۃ العلوم
کو کچھ مفید سمجھتے ہین اور اسکو قوم کی ترقی کا ذریعہ۔ تو اوسکی تکمیل پر توجہ فرمائیے اور توجہ بھی نہ ہو
بلکہ دلی۔ مین آپ کے خیالات کا رہنما بننا نہین چاہتا، اور نہ آپ کو اُسکی تکمیل کی راہین بتانے کی
جرأت کرسکتا ہون بلکہ صرف مین اُن الفاظ کو نقل کرتا ہون جو ایسے شخص کے مُنہ سے
نکلے ہین جو مسلمان تہا نہ مسلمانی ملک کا رہنے والا، اور نہ جسکو اس مدرسہ کی تکمیل سے فایدہ
نہ اوسکے برباد ہوجانے سے نقصان۔ بلکہ صرف انسانی ہمدردی اور اس مدرسہ کی خوبی اور
عمدگی نے اوسے اس بات پر آمادہ کیا تہا، کہ اوسنے خود بھی اوسمین چندہ دیا، اور ایک
بورڈنگ ہوس بنوایا، اور مسلمانونکو ایسے لفظون مین اسکی تکمیل کی ترغیب دی، کہ جسکو سنکر نہایت ہی
سخت دل ہو جو نہ پسیجے،۔ وہ نیک دل ترغیب دینے والا ڈاکٹر ہنٹر ہے، جسنے اپنی اسپیچ مین
اس کام کے پورا کرنیکے لیے یہ کہا تہا کہ خاص مکان جبکہ وہ پورا ہوجائے گا دنیا کی ہر ایک
تعلیم گاہ کے ساتھہ مقابلہ کرسکیگا اور اپنے حصون کی وسعت اور عظمت کے لحاظ سے کیمبرج
یا اوکسفورڈ کی قابل تعظیم عمارتون سے سبقت لیجاویگا۔ لیکن اے صاحبو۔ اگرچہ اس
کام کو بڑی ترقی ہوئی ہے لیکن اب بھی بہت کچھ کرنیکو باقی ہے مین دل سے امید کرتا ہون کہ

بہت سے شخصون کے دلون مین اس عمدہ کام مین شریک ہونیکا ولولہ پیدا ہوگا ، ہم مین سے
ہر ایک شخص کی زندگی مین ایسے زمانے گزرتے ہین کہ ہماری طبیعتون کو کسی عزیز دوست یا رشتہ دار
کی موت کے سبب سے بڑی رقت ہوتی ہے ، اور ہم اون شخصون کی ایک یادگار بنانا چاہتے
ہین جن کے ساتھہ ہم محبت کرتے تھے ، او جو رحلت کر گیے ہین ، لیکن جس حالت مین کہ ایک
ایسا کام نامکمل پڑا ہوا ہے جیسا کہ یہ ہے ، تو مسلمانون کو اسواسطے اپنے مُردون کے اوپر خالی
حجرے بنانا یا عیسائیون کو اپنے گرجاؤن مین بیقاعدہ یادگارین بتانا واہیات ہے ۔ روپیہ کا
ہر سینکڑہ جو اس مکان کے واسطے چندے مین دیا جاتا ہے ، گویا بنی نوع انسان کی بہبودی
کے واسطے دیا جاتا ہی ، دہ ہزار روپیہ سے کم مین ہر ایک فیاض شخص ایک خوبصورت مکان
اوس وسیع مربع مین بنوا سکتا ہے جسپر خاص اوس کا نام یا بس شخص کا نام وہ چاہے کندہ کیا جاویگا
لوگ بہت سے طریقون مین بقاے نام کے خواستگار ہوتے ہین ، بعض تو کتابین تصنیف
کرتے ہین ، بعض اعلیٰ درجہ کے سرکاری منصب پر ترقی پاتے ہین ، بعض توپ کے منہ پر
شہرت حاصل کرنیکے خواہان ہوتے ہین ، لیکن مین نے ہمیشہ یہ خیال کیا ہے کہ دنیا مین سب سے
زیادہ قابل رشک شہرت ایک بڑی دار العلم کے قایم کرنیوالے کی شہرت ہی " مگر ہی صاحبو جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب
نے فرمایا مین یہ نہین کہتا کہ نیک نامی کے خیال سے مسلمان اسمین مدد کرین ، یا اپنی یادگار
بنائین یا ثواب کی اُمید پر یہ کام کرین ، اسلیے کہ اب مسلمانون کی حالت اس سے گزر گئی ہے ،
اور ایسے کام مین شریک ہونا یا نہونا نیک نامی اور ثواب کا معاملہ نہین رہا ، بلکہ ایک مسئلہ ہوگیا ہی
قوم کی زندگی اور موت کا ۔ جو لوگ چاہتے ہین کہ قوم زندہ رہے یعنی اسکی اور قومون مین عزت ہوتا

وہ بھی دوسری قوموںکی برابر درجے حاصل کرے، وہ لوگ ضرور دل وجان سے مدد کرینگے اور اس
اوبورسے کام مین ساعی ہوں گے۔ اور جو صاحب قوم کی زندگی نہین چاہتے یا اسے اسکی حیات
کا ذریعہ نہین سمجھتے، نہ وہ توجہ کرینگے نہ ہمارا روے سخن اُنکی طرف ہے۔ مگر وہ یاد رکھین اور خوب
یاد رکھین، کہ وہ دن قریب ہے کہ وہ اسے سمجھین گے مگر اسکا سمجھنا کام نہ آوے گا۔ اقترب للناس
حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون ۔ صاحبو۔ اس دنیا مین ہر چیز جو مخلوق ہے، جاندار ہو
یا بیجان، وہ اپنی زندگی کیلیے کوشش کرتی، اور اُس کی لڑائی دوسرون سے جاری رہتی ہے
اسے علم طبعیات مین تنازع للبقا کہتے ہین۔ نباتات سے لیکر حیوانات تک، سب مین اس
کوشش اور جنگ کا اثر پائیے گا ہر ایک چاہتا ہے، کہ خود قایم رہے اور اپنی نسل کو پھیلاوے،
اور دوسرے کی جگہ خود لیکر اوسے فنا کرے۔ اس لڑائی مین جو قوی ہوتا ہے، وہ ضعیف کو
ہٹاکر خود اوسکی جگہ پر قبضہ کرلیتا اور اپنی نسل کو بڑہاتا ہے۔ بھائیو یہی حال انسان کا ہے، کہ ہر ایک
قوم اپنے لیے جگہ تلاش کرتی اور اپنے بڑہنے اور دوسرے کو فنا کرنے کیلیے لڑتی ہے اور جو
قوی ہے وہ ضعیف کو مار کر خود اُسکی جگہ پر قابض ہو جاتی ہے، اور اسکا فیصلہ ہمیشہ قوت کیا کرتی
ہے اور اس زمانہ مین قوت علم ہے اور یہ مقولہ کہ العلم قوۃ جیسا کہ اسوقت پر صادق ہے
کبھی ایسا نہ تھا پس اب دیکھو کہ ہر ایک قوم اپنی اپنی قوت کو ترقی دے رہی ہے اور تنازع للبقا کے
مسئلہ پر آجکل نہایت شور سے عمل جاری ہے۔ اگر آپنے اس قوت کو پورے طور پر حاصل
نہ کیا اور اپنے اس ضعف کا علاج نہ فرمایا تو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تمہارا دنیا مین رہنا ناممکن ہوگا۔
میری یہ غرض نہین ہے کہ تم نام کے لیے باقی نہ رہو گے بلکہ ایسی حالت پر نہ رہو گے جو تم کو کوئی

معزز قوم کا آدمی سمجھے۔ **صاحبو**۔ ذرا اپنی مصیبتون پر خیال کرو۔ جن آفتون مین تم مبتلا ہو اور جیسے کچھ ابتک بے خبر ہو اوسپر غور کرو آگ لگی ہوئی ہے اور تم تاپ رہے ہو۔ موت کا بازار گرم ہے اور تم بیفکر ہو۔ قافلہ چلدیا اور تم سورہے ہو۔ گھر میں ماتم ہو رہا ہے اور تم ہنس رہے ہو۔ قیامت آگئی اور تم بے خبر ہو۔

اے میرے بھائیو۔ کیا تم کو معلوم نہین ہے کہ علم کا آفتاب مغرب سے نکلا مغرب سے آفتاب کا نکلنا قیامت کی نشانی ہے اور کیا تم نہین دیکھتے کہ وہ نشانی ظاہر ہوگئی علم کا آفتاب جو ہمیشہ مشرق سے نکلا کرتا تھا مغرب سے نکل آیا۔ اور مسلمانون کے حق مین جو قیامت آنیوالی تھی وہ آگئی اور انکے لیے توبہ کا دروازہ بند ہوگیا۔

بھائیو۔ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے یہ مراد نہین ہے کہ کوئی توبہ کرے اور خدا قبول نہ فرماوے اسکے رحم و کرم سے یہ بعید ہے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ وقت ایسا ہوگا کہ بسبب غفلت کے کسیکو اپنی حالت کی خبر نہوگی نہ کوئی توبہ کرنے کا خیال کریگا کیا یہ حالت آپ اپنی آنکھ سے نہین دیکھتے کہ قیامت آگئی اور عذاب شدید مین مبتلا ہونیکا وقت آگیا مگر کوئی خیال نہین کرتا آنکھ رکھتے ہین مگر نہین دیکھتے کان رکھتے ہین مگر نہین سنتے دل رکھتے ہین مگر نہین سمجھتے۔ یہ پردہ غفلت کا کیون آنکھ اور کان اور دل پر پڑا ہے اور کس نے انکو ایسا غافل کردیا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے مگر مین یہی کہونگا کہ اوسنے جو ہمیشہ ایک قوم کو اٹھاتا اور دوسرے کو گراتا وہی جو ایک کو پیدا کرتا اور دوسرے کو مارتا رہتا ہے۔ ورنہ آنکھ ہو اور نہ دیکھین کان ہون اور نہ سنین دل ہو اور نہ سمجھین **شعر**

چشم بازو گوش بازو این ذکا	خیرہ ام در چشم بندی خدا

اے بھائیو - علم طبعیات کا یہ مسئلہ ہے کہ جو چیز اوپر سے گرتی ہے جس قدر نیچے آتی جاتی ہے اوسیقدر اُس کے گرنے اور زمین پر پہونچنے کی رفتار تیز ہوتی جاتی ہے، اور تیزی بھی اضعافاً مضاعفاً یہی حال ہماری قوم کا ہے، کہ اُسکے زوال کی چال بہت تیز ہوتی جاتی ہے، اور اوسکے تیز کرنیکے اسباب بہت جمع ہو رہے ہین - ذرا غور فرمائیے کہ ادہر ہماری حالت بُری ہوتی جاتی ہے اودہر امتحان کی سختیان ترقی پر ہین، ادہر ہمارا افلاس زیادہ ہوتا جاتا ہے، اودہر تعلیم کے خرچ بڑہتے جاتے ہین، ادہر ہمکو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت ہے اودہر سرکار اعلیٰ تعلیم مین مدد کرنے سے دست کش ہونا چاہتی ہے - کل کی بات ہے کہ اگر سنّا لڑکے امتحان کو جاتے تو انّی بانوّے پاس ہوتے، اب مشکل سے چالیس یا پچاس امتحان مین کامیاب ہوتے ہین بلکہ بعض امتحانون مین ساٹھہ فی صدی تک ناکامیابون کا اوسط پایا جاتا ہے - کل تک گورنمنٹ اعلیٰ تعلیم مین مدد کرتی تھی، مینہ سپلٹی سے مدرسون کو اعانت پہونچتی تھی اب روز بروز اون مین کمی ہوتی جاتی ہے ع

آن درخت بد جوان تر می شود	وین کنندہ پیر و مضطر مے شود
ہان تبر برگیر و مردانہ بزن	تو علی وار این در خیبر بکن

صاحبو - اب ایک لحظہ کے لیے اون اسباب پر بھی خیال کر لیجیئے جو اسکی تکمیل کے مانع ہین میرے نزدیک کچھہ اسباب پُرانے ہین اور کچھہ نئے، پُرانے اسباب مین سب سے بڑا سبب افلاس ہے، مگر کیا آپ اسے قبول کر سکتے ہین جبکہ آپ دیکھتے ہین کہ باوجود اس افلاس کے

مسلمان شادیان کرتے ہین، بیاہ رچاتے ہین، بیٹون کا ختنہ کرتے ہین، صاحبزادے کی بسم اللہ، اور آئے دن سینکڑون طرح کے خرچ رہا کرتے ہین، کوئی بند نہین ہوتا، بلکہ فیاضی اور وضعداری کا ہمارے بھائیون کو یہانتک خیال ہے کہ بیوی کا زیور رہن کرین، گھر کا سامان فروخت کرین، زمینداری اور گھر تک بیچین، مگر کسی خاندانی رسم مین فرق نہ آوے، اور کوئی تقریب نہ رہجا۔ کیا ایسے لوگ جو عزت اور نام کا اسقدر خیال رکھتے ہون اور خاندان اور بزرگون کے ناموری کے اسقدر خواہان ہون، اور انکی فیاضی اور سخاوت اس درجہ بڑہی ہوئی ہو، تعلیم کو عزت کی چیز سمجھتے، یا اپنے بزرگون کی ناموری اُسمین دیکھتے، یا اپنی اولاد کا اسمین فائدہ سمجھتے، تو وہ مدد کرنے سے دریغ کرتے۔ ہرگز نہین۔ بلکہ بات یہ ہے کہ وہ اُسکو کوئی نام یا فائدہ کی چیز ہی نہین جانتے، اگر مفید سمجھتے تو اے میرے عزیزو، دولتمند مسلمانون کو جانے دو، کوئی غریب مسلمان ایسا نہوتا جو اس کام مین شریک نہوتا۔ اگر دو روٹیان اوسکو ملتین، تو ایک ٹکڑا اُسمین سے اپنے بچون کی تعلیم کیلیے دیتا۔ کیا یورپ کے لوگ سب امیر ہین اور کیا وہان کوئی غریب نہین ہے۔ صاحبو۔ جیسے وہان دولتمند زیادہ ہین، ویسے ہی مفلس اور غریب بھی کثرت سے ہین۔ مگر وہ بچون کو تعلیم دلاتے ہین، خود فاقہ کرتے ہین، اور اپنی مزدوری کے چار پیسون مین سے ایک پیسہ اوسمین لگاتے ہین۔ سینکڑون آدمی وہان ایسے ہین، جو چاء مین شکر نہین ڈالتے اس لیے کہ وہ کار خیر مین مدد کرنے کی استطاعت نہین رکھتے، اسلیے شکر کی قیمت ہی اوسمین دیدیا کرتے ہین۔ سر چارلڈ گارتھ چیف جسٹس کلکتہ نے ایکمرتبہ تعلیم و تربیت کے متعلق تقریر کرتے وقت انگلستان کے غریبون کی نسبت یہ کہا تھا کہ "عمدہ تعلیم و تربیت ہمیشہ قومی ترقی کا سبب ہوتی ہے۔

اور نہ صرف امیر اور دولتمند، بلکہ غریب اور بیمقدور لوگون نے صرف اپنی محنت اور کوشش سے یہ درجہ حاصل کیا ہے۔ سینکڑون آدمی جو بلحاظ خاندان کے دولتمند نہ تھے اور تعلیم و تربیت پائی ہوئے خاندان سے بھی نہ تھے صرف اپنی خاص مستعدی اور محنت کی بدولت اعلیٰ درجہ پر تعلیم و تربیت کے پہونچے اور دولت و ثروت و عزت سب کچھ پیدا کی۔ اور انگلستان مین ہزارون آدمی اسوقت ایسے ہین جنھون نے بجز ایک عمدہ تعلیم و تربیت کے اور کسی ذریعہ سے روپیہ اور عزت حاصل نہین کی۔

انگلستان مین والدین اپنی اولاد کو عمدہ تعلیم و تربیت دینے کی غرض سے ہمیشہ صرف لذائذ دنیوی ہی نہین، بلکہ زندگی کی معمولی آسایش بھی ترک کر دیتے ہین۔ اور وہ کیون ایسا کرتے ہین اس لیے کہ وہ تعلیم کو سب سے زیادہ عمدہ ارث جو وہ اپنی اولاد کو دے سکتے ہین خیال کرتے ہین۔ نہایت غریب نسل کے آدمی اعلیٰ درجے کی عزت کو اُس ملک کیواسطے اپنی اولوالعزمی سے معی کرتے ہین۔ اور اُمرا کے لڑکے تجارت اور کاروبار کے کرنے مین اپنی کسر شان نہین سمجھتے ہین۔

بھائیو ۔ سنئے اسباب جو بہبود کے مانع ہین اوسمین سے دو سبب ایسے ہین جنکا ذکر اس موقع پر ضرور ہے۔ ایک یہ کہ بعض لوگون کو مفید کامون کے کرنے کا خیال پیدا ہو گیا ہے، وہ چاہتے ہین کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کام قوم کے لیے خواہ بامید ثواب خواہ بغرض نیک نامی کے کرین۔ اس لیے کوئی یتیم خانہ بناتا ہے، کوئی محتاج خانہ، کوئی اسکول۔ مین نہین کہتا کہ یہ کام نہ کرو، مگر ترتیب کا خیال رکھو، جو زیادہ ضروری ہو اوسے پہلے کرو، جو اوس سے کم ہو اوسے پیچھے رکھو۔ یا دونون کام کرو اور ایک کے خیال سے دوسرے کو نچھوڑو۔ اگر کسی گھر مین چار بیمار ہوتے ہین تو بلاشبہ چارون کا علاج کرنا پڑتا ہے۔ مگر جو بزرگ خاندان ہوتا ہے اور جسپر خاندان

کی عزت اور نام کا قیام منحصر - اوسکا زیادہ خیال رکہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اوسکی زندگی گویا سب گھر کی زندگی ہے - اس لیے اے میرے بھائیو۔ اپنی خواہش کے موافق کارخیر جاری رکہو مگر مدرستہ العلوم کی تکمیل کو بھی ایک ضروری کام سمجھو۔

دوسرا سبب نئے کالجوں کے قایم کرنیکا شوق - مین نہین کہتا کہ یہ ایک کالج تمام ہندوستان کیلیے کافی ہے۔ مین یہ نہین سمجھتا کہ سارے ہندوستان کے مسلمان یہان آسکتے ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ سوا اسکے دوسرا کالج قایم نہ کرو۔ لیکن - اور یہ چاہتا ہون کہ خدا وہ دن لاے کہ ہر شہر مین ایک **مدرستہ العلوم** قایم ہو۔ اور ہر شہر مین ایک ایک سیّد دکہائی دے۔ مگر چونکہ یہ کالج قوم کی مدد سے قایم ہوا ہے۔ اور کل ہندوستان کے مسلمانون کی توجہ اور مدد سے اس درجہ تک پہونچا ہے۔ اور اوسکے مقصود اور اُصول اور نتایج کی تعریف ہوچکی ہے۔ اس لیے اسے ناقص رکہنا اور ادہورا چھوڑنا۔ غالبًا خود آپکے نزدیک مناسب نہوگا

صاحبو - کالج کی مثال جہاز سے دیگئی ہے۔ ایک کالج کا کہولنا ایسا ہے جیسا کہ جہاز کا سمندر مین چلانا - جہاز کا بندرگاہ مین سے روانہ کرنا آسان ہے۔ لیکن اس بات کا دیکھنا کہ وہ مضبوط ہے اور سمندر کے تلاطم کا تحمل کرسکتا ہے۔ اور اُسکے کیل اور کانٹے درست ہین بہت مشکل ہے - کیونکہ جس قدر جہاز آگے بڑہتا جاویگا ایک وسیع اور بے تحقیق سمندر اوسکو ملیگا۔ اور چھپی ہوئی چٹانون اور پہاڑ یون پر اوسے جانا پڑیگا۔ اور جو شخص اُسکے چلانیکے ذمہ دار ہین اونکو اس بات کا سوچنا لازم ہے کہ وہ اوسے کہان لیے جاتے ہین اور اوسکی حفاظت کا اونہون نے کیا انتظام کیا ہے - اور جو لوگ کہ اوسپر سوار ہوتے ہین اُنکو بھی سوار ہونے سے پہلے دیکھہ لینا

نہ ہے کہ جنکے ہاتھون مین وہ اپنی جان سپرد کرتے ہین، وہ نیک دل اور شفیق ہونے کے
علاوہ جہاز کی ناخدائی کی قابلیت بھی رکھتے ہین یا نہین۔ اے میرے بزرگو مجھے امید ہے کہ
کوئی شخص مجھپر مدرسۃ العلوم کی بیجا تائید کا الزام نہ لگائیگا۔ اور میری نسبت کسی
قسم کا دوسرا شبہہ نہ کریگا۔ مین بذات خود مدرستہ العلوم سے ویسا ہی تعلق رکھتا ہون
جیسا کہ آپ لوگ۔ ہان وہ نیاز جو مجھے اپنے بزرگ سرسید کی خدمت مین حاصل ہے
بعض نیک دل مسلمانون کو یہ شبہہ پیدا کر دے کہ مدرسہ کی تائید انکی ذاتی خیال سے کیگئی ہے
اسے مین قبول کرتا اور باواز بلند کہتا ہون، کہ میرے نزدیک سرسیّد کی تائید قوم کی تائید،
مسلمانون کی تائید، اور اپنی تائید ہے۔ میرے نزدیک انکی محویت قوم کی کام مین اب ایسی نہین ہے، کہ انکا
مدد کرنا اور قوم کا مدد کرنا دو علیحدہ علیحدہ چیزین ہون، بلکہ دونون حقیقت مین اب ایک چیز
ہین۔ جبکہ میرے دل کو اسکا پورا یقین ہے، کہ اسوقت سرسیّد کے موافق نہ کوئی قوم کا
خیر خواہ ہے نہ اوس خیر خواہی کی راہون کا جاننے والا، نہ کوئی اون کی برابر قوم کا آرزومند
ہے نہ اونکی تدبیرون کا سمجھنے والا۔ نہ کسی نے مثل اونکے مسلمانون کی ترقی کے اسباب پر
غور کیا، نہ مثل اونکے کسی نے قوم کی ترقی کے وسائل مہیا کرنے مین کوشش کی، نہ مثل انکے
کسی شخص نے اپنی ساری عمر اس خبط مین ضائع کی، نہ اونکے موافق کسی شخص نے مسلمانون کی
تعلیم و تربیت کے مسئلہ پر غور کیا، نہ اونکے موافق کسی شخص نے اس مسئلہ کی مشکلات کو سلجھایا،
نہ مثل اونکے کسیکی کوششون کے ایسے عمدہ نتیجے ظاہر ہوئے، اسپر بھی اگر مین انکی تائید کو قوم
کی تائید نہ سمجھون، تو مین باواز بلند کہتا ہون کہ مین اپنے آپ کو قوم کا بدخواہ، اور قوم کا دشمن،

اور قوم کے زوال پر خوش ہونیوالا سمجھون گا ۔ نہ قوم کا خادم نہ قوم کا خیر خواہ ۔ اگر کوئی نیک دل یہ
خیال کرے کہ اس کالج کی تکمیل گویا سر سید کی ناموری کی تکمیل ہے تو اوسے انھنیا ہے کہ ایسا خیال کرے
مگر اے بھائیو ۔ اب اونکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے ۔ اور ون کا مقام اس سے
بڑھ گیا ہے ۔ جو عزت و ذلت اونکی قسمت مین لکھی تھی اونکو مل گئی ۔ اور جس ادنی یا اعلیٰ درجہ پر
وہ پہونچنے والے تھے وہ پہونچ گیے ۔ اب زمانہ کا ہاتھہ بھی اونکی عزت اور نام کو مٹا نہیں سکتا ۔
مدرسہ کی تکمیل سید کی عزت کی تکمیل نہیں ہے ۔ بلکہ قوم کی عزت کا پورا کرنا ہے ۔ ورنہ
دنیا یہی کہیگی کہ تمام مسلمانوں مین صرف ایک آدمی تھا جسنے قوم کے لیے اپنی جان و مال کو
وقف کیا ۔ جسنے قوم کی عظمت اور شان کو بڑہانا چاہا ۔ جسنے قوم کی ترقی کا ایک عمدہ ذریعہ پیدا کیا ۔
مگر افسوس کہ قوم نے اوسے پورا نہ کیا اور اوسے تکمیل پر نہ پہونچایا ۔ پس اے صاحبو
اسکا ناقص رہجانا گویا قوم کی عزت اور ناموری کا ناقص رہنا ہے نہ سر سید کا ۔ اگر قوم توجہ کرے
اور اس کام کو دل پر رکھے تو اسکی تکمیل کچھہ مشکل نہیں ہے ۔ اگر ایک ایک آنہ جمع کرنے پر لوگ متوجہ
ہون تو لاکھون روپیہ جمع ہو سکتے ہین بشرطیکہ قوم توجہ کرے ۔ اور اس کام کے پورا کرنے پر آمادہ ہو ۔
اور اوسے اپنا کام سمجھے ۔ صاحبو ۔ یہ اُمید کرنا کہ بغیر اسکے کہ کوئی خاص جماعت اس کام کے
پورا کرنے کا ارادہ کرے ۔ اور وہ اون مختلف طریقون سے جو وقتاً فوقتاً تجویز کیے گئے ہین روپیہ کا
جمع کرنا اپنے ذمہ لے ۔ اس کام کا پورا ہونا ممکن نہیں ہے ۔ اس لیے مجھے اُمید ہے کہ اس وسیع
اور پُر اثر مجمع مین ۔ جو صورتین روشن ضمیری او محبت قومی اور دور اندیشی اور اسلامی جوش کی نظر آتی ہین ۔
اور جو مسلمان تعلیم و تربیت کی اشاعت کے خواہان ۔ اور مسلمانون کی بہبودی کے متمنی ۔ اور اپنی قوم

کی ترقی کے آرزومند، اور قومی خدمت کے لیے بہ آمادہ ہین، وہ اس کام کو اپنے ذمہ لین گے، اور ایک ایسی کمیٹی قایم کرینگے جسکا عملاً اس کام کی تکمیل کا معاہدہ، اور منتشر کا مجسم واحد کام کرنیکا ارادہ ہو، فرداً اپنے وقت کا کچھہ حصہ اس کام مین لگا دین، اور قومی فقیر بنین، اور قوم سے قوم کے لیے بھیک مانگین۔ اے میرے عزیزو جو لوگ ایسا کرینگے وہ قوم کے لیے برکت ہونگے وہ مرنیوالی قوم کے جان ڈالنے والے سمجھے جاوینگے، وہ ڈوبتے ہوئے جہاز کے بچانیوالے خیال کیے جاوین گے، اونکے نام عزت سے لیے جاوینگے، اونکی کوششون کی قدر ہوگی، قوم کے دلون مین اونکی ایسی یادگارین بنینگی جنکو زمانہ کا ہاتھہ بھی نہ مٹا سکیگا۔ اگرچہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ تقدیر نے قوم کی قسمت کا کیا فیصلہ کیا ہے۔ اور کوئی پیشین گوئی نہین کرسکتا کہ ہماری قسمت مین کامیابی ہے یا نہین اور جو لوگ قوم کے لیے سعی کرینگے وہ کامیاب ہونگے یا نہین۔ مگر اسمین کچھہ شبہ نہین ہے کہ جو برکتین ایسی جماعت پر نازل ہوتی ہین، جنکے ارادے نیک اور جنکی نیتین پاک، اور جنکی غرض قومی بھلائی ہوتی ہے، وہ ضرور اون لوگون کی کوششون پر بھی نازل ہوگی جو اپنی قوم کی بہبودی کے سامان جمع کرنے پر مستعد ہونگے اور جو ایسے مبارک کام مین دل سے سعی کرینگے۔

بعد اسکے مسٹر تھیوڈور ماریسن اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور انگریزی مین رزولیوشن کو سپورٹ کیا جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے۔

ترجمہ اسپیچ مسٹر تھیوڈور ماریسن

مسٹر پریزیڈنٹ و جنٹلمین۔ آپ سب صاحب اس بات سے بخوبی واقف

ہین کہ ہندوستان کے مسلمانون نے انگریزی تعلیم کی جانب سے غفلت کرنے سے بلحاظ دولت اور سوشل عزت کے کس قدر نقصان اٹھایا ہے اور ہم سب بہر کیف اس مقام پر اس امر مین متفق الراے ہین کہ بغیر انگریزی تعلیم کے وہ زمانہ گذشتہ کی ثروت کو پھر حاصل کرنیکی توقع نہین کر سکتے ہین۔

لیکن مین آپکی خاص توجہ اس سے بڑھ کر ایک حقیقت کیجانب مایل کرنا چاہتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر مسلمان اپنے واسطے بہ نسبت اسکے زیادہ تر عمدہ تعلیم کا بندوبست نہین کرینگے جیسی کہ عموماً ہندوستان مین دیجاتی ہے تو وہ اُس رتبہ کے پھر حاصل کرنے کے قابل نہ ہونگے جو اونکے ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ غرضکہ مسلمانون کو اس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ سے وہ زندگی کی کشمکش مین اپنی ہمعصر قومون سے سبقت لیجاوین ہندوستان کی دوسری قومون نے عموماً اس تعلیم پر قناعت کی ہے جو سرکاری کالجون یا اوسی قسم کے دوسرے کالجون مین دیجاتی ہے اور اب اس بات پر غور کرنا کہ آیا ہم اس سے زیادہ تر عمدہ تعلیم کا بندوبست کر سکتے ہین یا نہین اس کانفرنس کا کام ہے۔

میرے نزدیک یہ امر ناممکن نہین معلوم ہوتا ہے اس بات کی شکایت عام ہے کہ ہندوستان مین تعلیم سے اُسکا مقصد حاصل نہین ہوا ہے۔ سرکاری عہدہ دار اس امر کی شکایت کرتے ہین کہ اُن کے ماتحت بعض باتون مین اپنے والدون کی بہ نسبت کم لیاقت رکھتے ہین۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری بی۔ اے اور ایف۔ اے مین ہمت اور مستعدی اور اپنی ذات پر بھروسہ رکھنے کی خصلت موجود نہین ہے۔ فوج مین انگریزون کی زبان سے اس بات کا سننا کوئی

غیر معمولی بات نہین ہے کہ "تعلیم ہندوستان کے حق مین ایک وبال ہوئی ہے" مین یقین
کرتا ہون کہ یہ تعلیم جوکسیقدر جلدی کے ساتھہ وارد کیگئی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ ہماری تعلیم
وتربیت سے طالبعلمون کو وہ لیاقتین اور صفتین حاصل نہین ہوتی ہین جو ایک عمدہ سپاہی بنانے
کے واسطے ضروری ہین - ان شکایتون کا خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری تعلیم کے ذریعہ سے
تمام قوتون کو کامل تربیت حاصل نہین ہوتی ہے اور ہمارے بی - اے اور ایف - اے صرف
کتابی علم مین ہوشیار ہین -

اب کاروبار زندگی کی کامیابی کتابی علم پر بہت کچھ منحصر نہین ہے - بلکہ جسمانی قوت اور اپنی ذات
پر بھروسہ رکھنے اور عام معاملات کے سمجھنے کی لیاقت کے باعث سے زندگی مین بہت کچھہ کامیابی
حاصل ہوتی ہے - لیکن یہ وہ صفتین ہین جنکو ہندوستانمین تعلیم کے توارے سے مطلق ترغیب نہین ہوتی
انگریز بلحاظ علمیت کے کوئی بڑا درجہ نہین رکھتے ہین - لیکن بلاشبہ اون مین وہ صفتین موجود ہین
جنکے ذریعہ سے کاروبار زندگی مین کامیابی حاصل ہوتی ہے - چنانچہ یہ صفتین سلطنت انگریزی کے
قایم کرنے مین بڑی نمود کے ساتھہ ظاہر ہوئی ہین - اور یہی صفتین اب بھی دنیا کے ہر ایک حصہ
مین جہان کہ انگریز اپنے واسطے دولت جمع کر رہے ہین ظاہر ہوتی ہین - ایک لڑکا تو امریکا یا
اسٹریلیا مین کاشتکار یا کانکن ہونیکے واسطے مدرسہ کو چھوڑتا ہے - دوسرا ہندوستان یا
افریقہ کو آتا ہے اور ایک صوبہ پر حکمرانی کرتا ہے اور تیسرا ایک بڑے کارخانہ یا کوٹھی کا اہتمام
لیتا ہے بلاشبہ ان پیشون کی ٹیکنیکل تعلیم وہ شے نہین ہے جس کے ذریعہ سے انگریز اپنے
ہمجنسون سے سبقت لیجاتی ہین - کوئی لڑکا انگریزی مدرسہ مین کاشتکار - یا کانکن یا تاجر کا

پیشہ نہین سیکہتا ہے اور ایک صوبہ کے گورنر ہونے کا تو کیا ذکر ہے - انگلستان کے پبلک اسکول اور یونیورسٹی کے انتظام کے باعث سے ایک لڑکے کے اس مادہ کو کہ اپنی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے بہت کچہہ ترغیب ہوتی ہے اور اوسکی عام سمجہہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے اب مین نہین خیال کرتا کہ یہ کانفرنس اس سے زیادہ اور کوئی کام کر سکتی ہے کہ وہ امور مندرجہ ذیل کو دریافت کرے -

(۱) یہ کہ انگریزی طریقہ تعلیم کی وہ کونسی خوبیان ہین جنکے باعث سے اون بیش بہا صفتون کو ترقی ہوتی ہے -

(۲) یہ کہ وہ اس بات کو دیکھے کہ آیا ہم اونکو ہندوستان مین اپنے طریقہ تعلیم پر پیوند کر سکتے ہین یا نہین -

مین یقین کرتا ہون کہ اکثر انگریز مندرجہ ذیل تین صفتون کو بطور اون اجزا کے منتخب کرین گے جنمین اونکی تعلیم فوقیت رکہتی ہے -

(۱) طریقہ بورڈنگ ہوس -

(۲) دلیرانہ جسمانی ورزشین اور کہیل -

(۳) کلب اور سوسیٹیان جو غور اور خیال کے مادہ کو ترقی دین -

(۱) بلحاظ طریقہ بورڈنگ ہوس کے مین یقین کرتا ہون کہ جو نوجوان شخص ایک جگہ رہتے ہین وہ ایک دوسرے کی عقل کو ترقی دیتے ہین اور کوئی رعب جو معلم اپنے طالبعلمون پر حاصل کر سکین اوس رعب سے مقابلہ نہین کر سکتا ہے جو اونکے خاص ہمعصرون کی پبلک اوپنین سے پیدا ہوتا

ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ کسی کالج یا اسکول کے ڈایرکٹر علانیہ اپنے طالبعلمون کے درمیان اس پبلک اوپنین پر اثر ڈال سکتے ہین لیکن وہ ہمیشہ ضرور تمثیل اور ترغیب کا اثر ہوگا نہ کہ علانیہ حکومت کا اور اسی بات کے لحاظ سے پروفیسرون یا ماسٹرون کے ایک عمدہ اسٹاف کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ایک بورڈنگ ہوس مین یا دوسرے مقامات پر پبلک اوپنین کی رہنمائی کے واسطے ایک قسم کی اعلی درجہ کی خصلت کی ضرورت ہے۔

(۲) میرے نزدیک جسمانی ورزشون اور کھیلون سے دوطرح کے فایدے حاصل ہوتے ہین۔ اول تواون کے باعث سے نہایت صحت بخش مشق جو جسم کو دیجا سکتی ہے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ لڑکے ایک کھیل کی خوشی اور جوش مین بہ نسبت اسکے زیادہ تر تکان اور محنت برداشت کرینگے جیسے کہ وہ صرف تفریح کی خاطر برداشت کرینگے۔

دوم یہ کہ دلیرانہ کھیلون کے ذریعہ سے بہت سی بیش بہا خصلتین حاصل ہوتی ہین۔ جیسی کہ دلیری۔ چالاکی اور جسکو مین روزمرہ کی گفتگو مین مستعدی کے لفظ سے ظاہر کرسکتا ہون یعنی بہت جلد فیصلہ کرنیکی لیاقت جو فوراً عمل مین لائی جاوے۔ نیز کھیلون کے باعث سے تربیت کی اطاعت کی تعلیم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی اطاعت تمام کھیلون مین جو متفقہ کارروائی پر منحصر ہین لازمی ہین۔ آخرکار کھیلون کے ذریعہ سے ایک لڑکا اپنے ہاتھ سے کام لینا سیکھہ جاتا ہے جو کہ ایک ایسی مستعدی ہے جو ہندوستانیون مین بہ نسبت انگریزون کے عموماً کم پائی جاتی ہے۔

(۳) جن شخصون کو (افسوس کے ساتھہ) اکسفورڈ یا کیمبرج کی عقلی زندگی کے کمال کی یاد ہے وہ کلبون اور سوسیٹیون کے فواید کی کم قدری نہین کرینگے۔ یہ ایک صفت شاید ہماری انگریزی

یونیورسٹیون کی ہے نہ کہ ہمارے پبلک اسکولون کی۔لیکن مین یقین کرتا ہون کہ بہرکیف کیمبرج
مین یہ بات صحیح ہے کہ یہ سوسیٹیان کسی اور چیز کی بہ نسبت اُس دماغ کو وسعت دینے مین جو ابھی لڑکپن
سے بیدار ہوا ہو زیادہ تر مدد دیتی ہین۔جو شخص آپ مین سے انگریزی طریقہ سے واقف نہین
ہین اون کو مین اس بات کی مثال دینے کی غرض سے جس سے میری مراد ہے چند سوسیٹیون
کا ذکر کرنا چاہتا ہون۔جو محمدن اینگلو اورنٹیل کالج مین موجود ہین اور یہان نہ اونہون نے ویسے طرح
پر ترقی پائی ہے جیسیکہ انگلستان کی سرزمین مین۔(۱) یہان ایک عربی کلب لجنتہ الادب کے
نام سے قایم ہے جسکا مقصد اُسکے ممبرون کو عربی زبان کی روزمرہ گفتگو سے واقف کرنا ہے۔
مجھکو شبہہ ہے کہ آیا یونیورسٹی الہ آباد زبان عربی کی کامل واقفیت کو ترغیب دینے کیواسطے اُسیقدر
کوشش کرتی ہے جیسیکہ یہ سوسیٹی جسکو خود طالبعلمون نے قایم کیا ہے اور وہ اُسکا اہتمام
کرتے ہین۔(۲) اخوان الصفا ایک سوسیٹی مذہبی۔اخلاقی اور عام مضامین پرالیس سے لکھنے
کے واسطے ہی۔ اگر مین اپنے زمانہ طالبعلمی کو ٹھیک ٹھیک یاد کرسکتا ہون تو ایک نوجوان شخص
اس الیس سے کے طیار کرنے مین جسکو اُسکے ہمعصر سنین گے اور اوسپر نکتہ چینی کرینگے بہ نسبت
اور کسی مضمون کے بہت زیادہ محنت کریگا۔یونین کے حالات سے آپ کسیقدر واقف ہین جو
فایدہ مباحثون سے حاصل ہوتا ہے وہ صریح ظاہر ہے۔لیکن یونین ایک ایسا کلب بھی ہے
جو اخبارات اور میگزین خرید کرتا ہی اور ایک لڑکے کے حق مین واقعات روزمرہ سے کسیقدر واقفیت
حاصل کرنا یقیناً نہایت مفید ہے۔اگر عام مثال صحیح ہو تو اوس شخص نے جو ہر ایک بات سے
کسیقدر واقف ہو اپنی نصف تعلیم پوری کرلی ہی نیز اس کالج مین اس قسم کی سوسیٹیان خیر خواہ

قوم کی موجود ہین جنکا منشا مسلمانون کے فایدون کیواسطے کسیقدر کوشش کرنا ہے۔

اب اگر میرا یہ قیاس صحیح ہے کہ انگریزی طریقہ تعلیم کی خاص خوبیان اُن تین باتون مین شامل کیجاسکتی ہین تو مین خیال کرتا ہون کہ ہم مسلمانون کی تعلیم کو ترقی دینے کیواسطے تھوڑا بہت کرسکینگے اگر ہم اون کو اُس تعلیم کے ساتھہ پیوند کرسکین جو ہندوستان مین دیجاتی ہے۔ لیکن آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ جو فوایدمین نے بیان کیے ہین اُنکے حصول کیواسطے یہ امر لازمی ہے کہ ہر ایک اسکول یا کالج کے ساتھہ جو آپ تعمیر کرین ایک بورڈنگ ہوس متعلق ہو کیونکہ اون طالب علمون کی درمیان جو صرف دن مین کالج مین پڑہنے کیلیے آتے ہین پبلک اوپنین زیادہ تر کمزور ہوتی ہے اور اُنکے اوقات فرصت کی نگرانی کرنا ناممکن ہے اور شاید یہی وہ وقت ہے جسمین بیشتر اون کی خصلت قایم ہوتی ہے۔

لیکن اگرچہ مین ایک عمدہ بورڈنگ ہوس کو بطور ایک نہایت زبردست تعلیمی ذریعہ کے سمجھتا ہون تاہم مجھکو یہ بھی یقین ہے کہ اُسکو کامیابی کے ساتھہ چلانا سب سے زیادہ مشکل کام ہے سب سے پہلے اُسپر ایک زرکثیر کے صرف کرنیکی ضرورت ہے اور ہندوستان مین لڑکون کے والدین کو ہنوز یہ بات معلوم نہین ہوئی ہے کہ ایک عمدہ تعلیم مین زرکثیر صرف ہوتا ہے کیونکہ اگر کسی بورڈنگ ہوس کا انتظام مناسب طور سے کیا جاوے تو اوسمین اس قدر بہت سا روپیہ صرف ہوگا جسکا براہ راست امتحان کے نتیجون پر کچھہ اثر نہوگا جو فیس طالب علم بابت خوراک اور تعلیم اور مکان کے ادا کرتے ہین اُس سے وہ تمام اخراجات ظاہر نہین ہوتے ہین جو کالج اونکی خاطر برداشت کرتا ہے چنانچہ اس کالج مین ایک ایسا عالم اور متقی شخص مقرر کیا گیا ہے جس کا

خاص مذہبی غرض مذہبی معاملات مین طالبعلمون کی رہنمائی اور نگرانی کرنا ہے - پس کیا تم مین سے کوئی شخص ایسا ہے جسکو یہ یقین ہو کہ اس بزرگ کا کام ایسا ہی ضروری نہین ہے جیسا کہ پروفیسر ان کا - تاہم اونکی تعلیم و تربیت سے امتحانات یونیورسٹی کے نتیجون پر بظاہر کوئی اثر پیدا نہوگا - اگرچہ اُنکے درمیان تفاوت بہت زیادہ ہے تاہم یہی بات جسمانی ورزشون اور قواعد کے اوس معلم کی نسبت کہی جاسکتی ہے جو حال مین یہان مقرر کیا گیا ہے -

لیکن دوسرے یہ کہ آپ کے بورڈنگ ہوس کے اہتمام کے واسطے لایق شخصونکا بہم پہونچانا نہایت دشوار ہے - بدقسمتی سے ایسے مسلمان بہت کم ہین جنہون نے ایک بڑے بورڈنگ ہوس کے انتظام مین تجربہ حاصل کیا ہو اور جب تک اونکی تعداد زیادہ نہو اوسوقت تک مین یقین کرتا ہون کہ آپ کا کام بغیر انگریزی پرنسپل کے نہ چل سکیگا لیکن ہر ایک انگریز بلکہ سو مین سے ایک انگریز یہ کام نہ کرسکیگا اور مین یقین کرتا ہون کہ آپکے بورڈنگ ہوس کے واسطے لایق شخصون کے بہم پہونچانیکی دشواری ضروری روپیہ کے فراہم کرنیکی دشواری کی بہ نسبت زیادہ تر ہے -

جو کچھ مین نے اسوقت تک کہا ہے اگر آپ اس سے اتفاق کرین تو آپ سمجھ لین گے کہ مین کیون یہ خیال کرتا ہون کہ علی گڈہ کا کالج قریباً ہندوستان مین صرف ایک ہی کالج ہے (جو عام پبلک کیواسطے کہلا ہوا ہے) اور جو معقول اصول پر قایم کیا گیا ہے -

لیکن اب بھی بہت کچھ کرنیکو باقی ہے اور کوئی شخص بہ نسبت ہمارے جو یہان کام کرتے ہین اس بات کو بخوبی نہین سمجھتا ہے کہ ہماری تعلیم اب بھی ناکامل ہے تاہم مین

دعوی کرتا ہون کہ محمڈن اینگلو اورنٹیل کالج کے ٹرسٹی روپیہ کے نہونے اور ناکافی اسٹاف کی وجہ سے مجبور ہین تاہم اُنہون نے اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے کہ کامل تعلیم تمام قوتون کو تربیت دینا ہے اور انھون نے اس خیال کے پورا کرنیکے واسطے کسیقدر کوشش بہی کی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جس حالت مین کہ یہان ایک کم وبیش کامل تعلیم کا نمونہ موجود ہی تو ہم کسطرح پر اُسکو ہندوستان مین پھیلا سکتے ہین تاکہ تمام مسلمان اُس سے فایدہ اُٹھا سکین۔

ہندوستان کے مختلف حصون مین اس ڈہنگ پر دوسرے کالجون کے قایم کرنیکے واسطے کوشش کرنے سے کسی قسم کے فایدہ کے حاصل ہونیکی توقع نہین ہوسکتی۔ کیونکہ یہ بات معلوم ہوگی کہ یا تو مسلمان اسقدر محتاج یا اس قدر بے پروا ہین کہ وہ اس کالج کی تکمیل نہین کرسکتے ہین۔ پس وہ ایک دوسرے کالج کی تکمیل کیونکر کرسکینگے۔ اگر اس قسم کی کوششین کیجاوینگی تو اون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس قسم کے اسکول یا کالج قایم ہوجاوینگے جو غالباً قریب ترین سرکاری مدرسہ سے نہایت کمتر درجہ کے ہونگے اور مین ابھی آپ سے اس بات کا اشارہ کرچکا ہون کہ مسلمانون کو ایک ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو اس تعلیم سے زیادہ تر عمدہ ہو جو معمولی سرکاری کالجون مین دیجاتی ہی پس ہم کو لازم ہے کہ اس کالج کے فایدون کو ہندوستان کے ہر ایک صوبہ مین پھیلاوین اور اوسکو اسطرح پر وسعت دین کہ اسمین ہندوستان کے منتخب مسلمان شریک ہون اور اگر ہر ایک صوبہ سے نوجوان مسلمان یہان آوینگے تو اونکو وہ تمام فوائد حاصل ہونگے جو اونکو اسوقت حاصل ہوتے جبکہ ایک پراونشیل کالج اُنکے درمیان قایم کیا جاتا۔

لیکن آپ یہ دریافت کرینگے کہ ہم کسطرح پر نوجوان مسلمانون کو صوبجات دور و دراز سے علی گڈہ

مین آسنے پرایل کرسکتے ہین میرا جواب یہ ہے کہ ہم کو اس کالج کو پورا کرنا اور اوسکو وسعت دینا چاہیے یہانتک کہ ہم یہان نہایت وسیع اور نہایت کامل تعلیم دے سکین جیسی کہ ہندوستانکین مین بجاتی ہے اسوقت اگر یہ بات معلوم ہوگی کہ محمدن اینگلو اورنٹیل کالج مین تعلیم و تربیت پانے سے اسکے بعد زندگی مین کامیابی کی زیادہ تر توقع ہے تو بہت جلد طالبعلم آنے لگین گے۔ لیکن ہمکو شاید اون کی سکونت کے انتظام کی مشکل پیش آویگی۔ کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ مسلمان عام بنی نوع انسان کی بہ نسبت بہبودی کی اصل امید کی جانب سے زیادہ تر بے پروا نہین ہین اگر ہم صاف صاف یہ بات ظاہر کرسکین کہ ایک عمدہ تعلیم سے بخوبی فایدہ حاصل ہوتا ہے اور عمدہ تعلیم کے ذریعہ سے دولت اور سوشل عزت کا رستہ ملتا ہے تو طالبعلم فاصلہ بعید سے اسکو حاصل کرنیکے واسطے یہان آوینگے۔

پس مین نہایت سچائی اور التجی کے ساتھ آپ سے یہ استدعا کرتا ہون کہ آپ اس کالج کی تکمیل ایک ایسے طریقے مین شروع کرینگے جو اون بڑی بڑی امیدون کے جن کے ساتھ وہ قایم کیا گیا ہے اور ہمارے مسلمان بہائیون کے سخت ضرورت کے موافق ہو۔
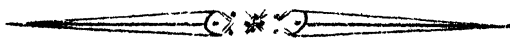
اسکے بعد مولوی حسن علی صاحب المعروف بہ محمدن مشنری کھڑے ہوئے اور حسب ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ مولوی حسن علی صاحب

جناب صدر انجمن صاحب۔ اس رزولیوشن کے متعلق کچھہ مین آپ سے کہنا چاہتا تہا

ہون - اگر کوئی بات نامناسب ہو تو معاف فرمائیے - حالت یہ ہے کہ مسلمانون کے تنزل کا بڑا سبب نفسانیت ہے - اس درجہ نفسانیت بڑھ گئی ہے کہ کوئی کام مسلمان کبھی نہین کرتے - اسکو مین سارے ہندوستان مین افسوس سے دیکھتا ہون - ایک مسلم جماعت کا ہے ایک مسجد موجود ہے پوری بھری نہین ہے اُسکو چھوڑ کر ایک ڈیڑہ اینٹ کی مسجد ضرور بنائین گے ایسا ہیچ ہوتا ہے کہ مسلمانون کو کیا ہو گیا کیونکہ مسلمانون کی ترقی ہوگی - لوگ علیگڈہ تشریف لائے - کالج دیکھا بورڈنگ دیکھا - بہت اچھا بہت اچھا - ناتمام ہے - پورا کرو - نہین - یہ نکرینگے دل مین سوچتے ہین کہ ایک ایسا ہی بورڈنگ ہم بھی بنائین گے - ایک بادشاہ کے لڑکے کی برات نکلی - فدن نے اپنے بیٹے کی بھی برات نکالی - گھوڑے پر بٹھلایا - ٹم ٹم بجاتے سارے شہر مین گھمادیا - لوگون نے کہا کہ بادشاہ کی طرح ٹھاٹ نہ تھے - جواب دیا کہ ہمارے دل کا حوصلہ تو نکل گیا - یہی حالت قوم کی ہے - بھاگلپور کا ایک واقعہ سُناتا ہون - گورنمنٹ اسکول نہایت عمدہ موجود - مسلمانون کو شوق ہوا کہ ایک محمدن اسکول قایم کرین - بڑے بھاری تختہ پر بڑا سا نام لکھکر لگادیا - روپیہ تو تھا نہین ادہر اودہر کے طالب علم دس پانچ روپیہ پر بلالیے - نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکے روتے ہین - نہ پڑھائی ہوتی ہے نہ تربیت - والدین سے کہتے ہین ہمین گورنمنٹ اسکول بھیجو - یہ نہین ہوتا کہ روپیہ جمع کرکے ہائی ایجوکیشن دین - کہتے ہین کہ بات ٹھیک ہے لیکن دل کا حوصلہ کیسے نکلے گا -

اے صاحبو - مذہب کی تعلیم کا مسئلہ مین سمجھ نہین سکتا - یہ خیال غلط ہے سب لڑکے مولوی نہین ہو سکتے اور نہ یہ لازم ہے کہ ہر مسلمان فقہ جانتا ہو - دین اسلام ایک آسان

مذہب ہے ایسا مذہب ہے کہ عرب کے بدو دو تین دن مین جا نکر چلے جاتے تھے اور ہم سے اچھے مسلمان تھے - دل و زبان اسلام پر فدا کرنیوالے تھے - یہان مسئلہ بتا دینگے مگر کبھی ہم مسلمانون کی بہتری کا نہ کرینگے - کوئی جہانین ایک مولوی صاحب بہت مسئلے بتاتے تھے قوم مین لڑائی کرادی مین نے کہا مسئلہ کیا ہے کہا ایک کی راے ہے کہ نماز مین ٹخنہ چھوٹا رہے اور دوسرے کی راے ہے کہ ٹخنہ ڈھک کر نماز پڑہو - صاحبو کیا یہی مذہب ہے - مذہب دو جملون مین ہے - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل مین اللہ کی محبت ہونا چاہیے - وہ بھی مین اُس خیال کے بالکل مخالف ہون جو اس کالج کو سید احمد کا کالج سمجھتے ہین - سید صاحب کا کالج نہین ہے قوم کا کالج ہے - انہون نے خدمت کی ہے خدا کرے محمود بھی ویسی ہی کرین اور اون کا بیٹا بھی ویسی ہی خدمت کرے - سب لوگ اُنکے مددگار ہون - لیکن بالفعل زبان حال سے بورڈنگ ہوس پکار رہا ہے کہ ہماری دیوارین باقی ہین - اسٹریچی ہال کہہ رہا ہے کہ ہماری قوم مین بات بہت ہے اور کام کم ہے - رہا دین کا جوش وہ تو مٹیا پھوس ہو رہا ہے یعنی مسجد پر پھوس کا چھپر پڑا ہوا ہے - مدرسۃ العلوم مین دور دور سے لڑکے آتے ہین اور چھ کروڑ مسلمانون کا ایک اکیلا کالج لیکن مسجد نامکمل - کیا ہوئی تمہاری غیرت - چھوٹے چھوٹے مدرسے ضرور قایم کرینگے کیا ضرور نہین کہ صوبہ کے الگ الگ مدرسے ہون کیا علی گڈہ کے بھروسے پر بیٹھے رہین - کہان علی گڈہ - کہان پنجاب - یہ خیال نہایت دہوکے کا خیال ہے - اب ریل کی بدولت کوئی جگہ ایک دوسرے سے دور نہین - ریل کی کرامت نے علی گڈہ کو ہر جگہ سے نزدیک کر دیا - مسلمانون کو چاہیے کہ ملکر اس قومی کالج کو مکمل بنائین لیکن محض بات بنانے سے

کچھہ نہین ہوتا قوم کے لیے کچھہ سیکریفائیس کرنا چاہیے - اگر فرسٹ کلاس کے آنیوالے تھرڈ مین سفر کرین اور کہین کہ جو کچھہ بچیگا وہ علی گڈہ کالج کو دینگے - اگر ایسا خیال پیدا ہوجاوے تو انشاءاللہ پھر دیکھو کہ کیا ہوتا ہے - جو شخص کہ مسلمانون کی بے عزتی پسند کرے وہ ہرگز مسلمان نہین اور جو اس بے غیرتی کو پسند کرے اوسمین کچھہ حرارت اسلامی باقی نہین - مین آپ صاحبون سے عرض کرتا ہون کہ للہ اس کالج کو مکمل بنادو اور اپنی قوم کی عزت غیر قومون کے سامنے قایم رکھو -

اسکے بعد مولوی مراد علی صاحب مدرس ہنپشنز گوجرانوالہ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل اسپیچ کی -

اسپیچ مولوی مراد علی صاحب

جناب پریسیڈنٹ صاحب - کل جو یہ رزولیوشن پیش ہوا وہ نامکمل تھا اُسکی روح حاجی اسمعیل خانصاحب کا رزولیوشن تھا جسکا اس رزولیوشن سے پہلے پیش ہوتا تھا مگر وہ پیش نہوا - بس اب مین تجویز کرتا ہون کہ جو لوگ موجود ہین سب اقرارنامہ لکھین اور سخت قسم ہو کہ وہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ مسلمانون کی تعلیم کیلیے دیا کرین -

واضح ہو کہ آنریبل حاجی **محمد اسمعیل خان صاحب** کا رزولیوشن نمبر ۴ تھا جسمین یہ تحریک تھی کہ واسطے فراہمی چندہ تعلیم مسلمانون کے ہر ایک صوبہ مین جدا جدا ایک کارکن کمیٹی بنائی جاوے تاکہ وہ مسلمانون کی تعلیم کیلیے چندہ جمع کرے -

اس رزولیوشن کے پیش ہونے کا وقت ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۹۳ع بعد دوپہر کے قرار پایا تھا -

لیکن اُس تاریخ اُسکے پیش ہونیکا وقت نہین رہا تہا اور ۲۹ - دسمبر ۱۸۹۳ء وقت صبح اُس رزولیوشن کے پیش ہونیکی مقرر ہوچکی تہی جسپر ایک بہت بڑی بحث ہونیوالی تہی سلیئے نواب حاجی محمد اسمٰعیل خان والا رزولیوشن ملتوی کرکے یہ رزولیوشن پیش ہوا اور یہ اوخلاف مرضی آنریبل حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب کے بھی نہ تہا - پس مولوی مراد علی صاحب نے اس رزولیوشن کے اول پیش ہونے پر اشارہ کیا ہے -

اسکے بعد علی محمد صاحب رئیس میرٹھ کہڑے ہوئے اور حسب ذیل گفتگو کی

اسپیچ علی محمد صاحب رئیس میرٹھ

ہمچو آئینہ ... دیدہ و گوید	دوست آنست کو معایب دوست
پس سر ... مو بمو گوید	نہ کہ چون شانہ باہزار زبان

بڑے بڑے فصیح وبلیغ لکچرارون کی موجودگی اور بڑے بڑے تقار گاہ کا اسپیکر کی رونق افروزی کی حالت مین مجھ جیسے ناقابل ہیچمدان شخص کو کسی امر مین گفتگو کرنیکی جرأت کرنی اپنے اظہار حماقت و رہنمائی کیلیئے گویا سفارش کرنی ہی لیکن حماقت شعار کہلایجانیکی خوف او رسوائی کی اندیشہ سے قومی خدمات مین الگ ہٹ لینا ایک نہایت کمینہ اور خودغرض پالیسی ہے جسکا گوارا کرنا کسی غیرتمند مسلمان کا کام نہین ہوسکتا اگر ہماری تقریر عالمانہ اور تحریر فاضلانہ نہین نہو (جسکو کہ ہر شخص ظاہر ہی نہین بلکہ دل کے کانون سے ایک نہایت دلچسپی سے سننے کیلیئے تیار رہتا ہے) مگر سیدہے سادے لفظون اور ٹوٹے پھوٹے فقرون مین اپنے نفس مطلب کو بیان کردینے مین مذکورہ بالا خیالات کیوجہ سے قاصر رہنا بلاشک

قوم کے ساتھ ایک بڑی بدسلوکی ہے - پس اسی خیال نے مجھے اس بات پر مجبور کیا کہ مین ایمانداری اور سچائی کے ساتھ اپنی ناچیز رائے کو آپ سب پر ظاہر کرون - اگرچہ چھوٹا منہ بڑی بات کی مصداق ہے - مجھے اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ مین ایک ایسے ذی لیاقت - ذی علم - ذی وجاہت - ذی مرتبہ بزرگ کی راے سے اختلاف کرنے کو کھڑا ہوا ہون جسکی راے کو سلیم اور قابلیت کو ایک زمانہ مانے ہوے ہے وہ کون محسن الملک محسن الدولہ جناب مولوی سید مہدی علی خان صاحب -

جناب نے اپنی ابتدائی تقریر مین ابتدائی تعلیم کی حمایت کی ہے - حالانکہ اس امر کو خود تسلیم کیے ہوئے ہین کہ سب نہ فرہاد ہو سکتے ہین نہ مجنون - پھر جب مسلمانون مین عام طور پر ایسا جوش جسکو جناب نے عشق سے تعبیر کیا ہے نہین ہے تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ ہم کسی عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھا کر کامیاب ہو سکتے ہین - میرے عزیز - میرے دوست مولوی بشیر الدین صاحب کی سعی و کوشش نہ بیشک قابل قدر ہے جسکا ذکر تحسین کے ساتھ لیا گیا ہے - مگر آج ہی محسن الملک اسکی سرپرستی سے دست کشی کر لین تو اسکے موجودہ کامون مین جو اس وقت بادی النظر مین عمدہ معلوم ہوتے ہین کسقدر غیر اطمینانی کی حالت پیدا ہو جاوے یا خود ڈاکٹر صاحب کسی وجہ سے اٹاوہ کی مفارقت گوارا کرنے پر مجبور ہو جاوین تو مین بتلا یا جاوے کہ کتنے دنون تک پھر وہ مدرسہ چل سکتا ہے جبکہ عام لوگون کو اسکی طرف مطلقاً توجہ نہین - اور اگر اون کے جانشین بہزار دقت و دشواری اور بے انتہا جد و جہد سے چند سال گھسیٹ بھی لیگیے تو کیا - جبکہ اسکے سرمایہ مین کوئی معتدبہ رقم نہین - مجھے موید ان تعلیم ادنی معاف کرینگے اگر مین یہ کہنے کی جرات کرون کہ انکی علیحدہ علیحدہ کوششین قیام مدارس کی بابت ویسی بے سود اور بے نتیجہ ہین جیسے کہ اہل تنخمص

کی جو ایک ریتیلے میدان میں جہاؤں سے دریا بہا دینے کیسے کرنا چاہے۔ اگر وہ بہی ہاون بہر پانی بجائے ریگستان کے کسی تالاب میں ڈالدیا جاوے تو وہ نکا نفع دینا سے حیوان علیہم ہوگا مگر ہوان ایسا ہے کہ جو اس بات کو پیٹ دے کہ وہ خشک ہو جانے سے محفوظ رہیگا۔ نہیں رہیگا۔ اور ضرور رہیگا منفرق طور پر تو ان کو صرف کرنے والے ذات اگر اپنی اسی قوت کی جوش سے اسی ہمدردی سے جس میں کہ وہ متحرک ہیں مدرسۃ العلوم جیسے اسلامی کالج کی مدد کرنے تو پلا شبہ مسلمانوں کیلیے زیادہ فایدہ بخش ہونا برخلاف اسکے جو آپ اُن کی ذات سے ہوا۔ میں کبہی تسلیم نہ کرونگا اور نہ کوئی سمجھدار آدمی تسلیم کرسکتا ہی کہ ایک تاگہ یا ایک تنکا ایک پہاڑ کو کہینچ یا ایک کوڑے کے انبار کو اٹہا سکے جب تک اوسمین بہت سے تاگے یا تنکے شامل نہ کیے جاوین۔

حضرات - انصاف کیجیے کہ اگر ہم آج ایک مکان کی بنیاد رکھنے کا خیال پیدا کرین وہ بہتر ہے یا یہ بہتر کہ ہم اوس۔ دہوپ۔ بارش کی تکالیف سے بچنے کیلیے ایک ایسے مکان کی تعمیل مین مصروف ہو جاوین جسکی بلند عمارت۔ عالیشان دیوارین اُس ہیئت پر پہنچنے کے قریب پہونچ گئی ہون۔ جہان شہتیر۔ کڑیان۔ رکہکر صرف پاٹ دینا ہی رہ گیا ہو۔ مین نہین سمجہتا کہ ہمارے سابق پریسیڈنٹ صاحب نے کیون سید محمود کو خوش قسمت کہا جنکو سلگی سلگائی آگ مل گئی اور گیلی لکڑیون کے جلانے اور دہوئین نکلنے اور آنسو بہانے اور قوم سے سخت و ناملایم الفاظ کے سُننے کی نوبت نہین آئی۔ اور کیون مولوی بشیرالدین کو اپنے بزرگانہ استحقاق سے بدنصیب۔ آفت زدہ۔ سخت جان۔ وغیرہ وغیرہ۔ نہ کہا کہ جنہوں نے اُس کام کے لیے چند

عرصہ سے کمر ہمت باندہ رکھی ہے جسکی دشوار گذار گھاٹیوں اور بے انتہا صعوبتوں سے وہ پیر فرتوت بھی عاجز و مایوس ہوکر گھبرا اوٹھا ہے جس کے بڑے بڑے دولتمند فلک مرتبہ اشخاص بازو بنائے گیے ہین جن کے نام نامی یا اسمائے گرامی آپ اپنے سامنے یا سرون کی دیوارون پر منقش دیکھتے ہین۔ فقرہ بالا سے کسی صاحب کو یہ سمجھنے کی اجازت نہین ہے کہ وہ خیال کرین کہ مین نے سید کو غیر مستقل۔ بے صبر۔ کم ہمت۔ کمزور دل والا شخص سمجھکر یہ کہا ہے کہ وہ گھبرا اوٹھے۔ اور مایوس ہوگئے۔ بلکہ اس معنی کر کہا ہے کہ قوم کے بزرگوار دن نے انکی مدد نہ کی۔ قوم کے حضرات نے اُن کا ہاتھہ نہ بٹایا۔ قوم کے اکابرون نے باوجود اسقدر شور و شغب برپا کرنیکے تعلیم دلوانے پر اسقدر توجہ نہ کی جیسی کہ ضرورت تہی۔ پہر کیا امید کیجائے کہ چھوٹے چھوٹے اسکول جنکی بنیادین ریت کے ٹیلے یا سطح آب پر رکہی گئی ہین قایم رہ سکین گے اگر ہم باعتبار مردم شماری مسلمانون کے علم الاعداد کے ذریعہ سے سید کے معاونون کی تعداد بحساب فیصدی نکالین تو ایسا چھوٹا حصہ نکلیگا جسکو کہ ہم یہ کہہ سکین گے کہ کچھہ بھی نہین نکلا۔ پھر دوسرے لوگ کیا بھروسہ کرتے ہین کہ ہم کوئی کالج یا یونیورسٹی قایم کرلین گے۔ اسکو مین مانتا ہون کہ بغیر ادنی تعلیم کے ہم ہائی ایجوکیشن مین داخل ہونیکے لایق نہین ہوسکتے۔ اسلیے ہمین ضرورت ہے کہ ہم چھوٹے چھوٹے اسکول قایم کرین۔ مگر اسوقت جبکہ ہمارے پاس انکے قیام کے لیے کوئی معقول جایداد ہو۔ مستقل آمدنی ہو۔ اور گورنمنٹ بھی جواب دیدے۔ میرے خیال مین متفرق کوششین کرکے کامیابی کی اُمید رکہنی خواہ وہ اعلی تعلیم کی تائید مین ہون یا ادنی کی سراب مین کشتی چلانے۔ سمندر مین گھوڑے دوڑانے سے زیادہ باوقعت نہین سمجھی

مجھے افسوس ہے کہ کمی وقت نے مجھے اتنا موقعہ نہ دیا کہ مین متفرق کوشش کے بے سود ہونے اور ادنی تعلیم بحالت موجودہ کی مخالفت مین زیادہ بحث کر سکتا۔

اس کے بعد منشی نثار حسین صاحب سب اورسیر اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل گفتگو کی۔

اسپیچ منشی نثار حسین صاحب سب اورسیر

حضرات۔ عالمون فاضلون اور نوابون کے بعد گو مجھ جیسے حقیر کم لیاقت شخص کا عرض کرنا کچھہ وقعت نہین رکھتا اور بجز سمع خراشی اس سے کچھہ فایدہ مترتب نہین۔ مگر جبکہ قوم مین اعلی اور ادنی کی تمیز نہین اور یہ کانفرنس قومی کانفرنس ہے تو مجھے اپنے معزز اور برگزیدہ پریسیڈنٹ اور بزرگان قوم سے امید ہے کہ دو منٹ کے واسطے مجھہ ذلیل و خوار کو بھی عرض کرنیکی اجازت فرماوینگے۔

رزولیوشن نمبر ۵ کی عبارت کے معنی کیا ایسے مشکل ہین جسکو مسلمان نہ سمجھتے ہون کہ وہ اونکے حق مین کہانتک مفید ہے۔ مگر ہمارے پیر و مرشد **سید** صاحب نے جن تاویلات کے ساتھہ اسکو پیش کیا ہے معلوم نہین کہ اوسکا کیا ماحصل ہے۔ مجھے اُس سے اتفاق نہین سرکاری اسکول مسلمان طلبا سے فیلنگ چھین لیتے ہین اور چھوٹے چھوٹے اسکول کا جاری ہونا مسلمانون کی آبادیون کے قریب کچھہ فایدہ نہین دیتا۔ رہا قومی کالج یا محمدن کالج اسکی بیش بہا تعلیم کی خریداری کے لیے غریب مسلمانون کی گرہ مین ایک پیسہ نہین۔ اب فرمائیے کیا کیا جاوے۔

وہ کونسی صورت ہے کہ غریب مسلمان نہ ہو اعلی تعلیم ۔ ادنی ہی تعلیم سے مستفید ہون ۔ اگر کوئی تدبیر نہین ہے اور غریب مسلمانون کو تعلیم کی چندان ضرورت نہین تو ہمارے ہادی ۔ ہمارے رہبر ہم غریبون کے بچون کو جہازمین بھرکر بدودن کی آبادی مین اُتار دین ۔ جہان بدو اونکی تربیت کرین اور اعلی تعلیم کی معراج پر اون کو پہونچا دین ۔

یہ مانا کہ یہ قومی کالج مسلمانون کی اعلی تعلیم کا مرکز ہے اور متفقہ کوششون پر اُسکی ترقی کا انحصار ہے لیکن کیا غریب مسلمانون کی تعلیم کا مرکز ہے ۔ نہین ہرگز نہین ۔ غریب مسلمانونکو اپنے حرمان پر افسوس ہی کہ اسکے خوان کرم سے اون کو ایک ٹکڑا بھی نہین ملتا ۔ پھر اگر وہ بیچارے اپنی سوکھی روٹی بھی نہ چبا دین تو اور کیا کرین ۔

چون دست تہی دہد وصالت	دست من و دامن خیالت

اسکے بعد محمد یوسف خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علی گڈہ کھڑے ہوئے اور حسب ذیل گفتگو کی ۔

اسپیچ محمد یوسف خانصاحب

---)✳(---

صاحبان ۔ ہم جس بڑی بحث مین پڑے ہین وہ بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی ہے ۔ اعتراضاً اپنی اپنی خواہشون کے لحاظ سے ہین ۔ لیکن ہمارے قومی اجماع کے معیار پر مجموعی اغراض سے دیکھو تو ہمکو ہر ایک چیز کی ضرورت ہے ۔ لور فرقہ ۔ اور اپر فرقہ یعنی ادنی تعلیم یافتہ اور اعلی تعلیم یافتہ ۔ مجھسے پہلے میرے معزز و مفخر قوم سید محمود نے بتایا ہے کہ علم منطق کی

یہ خوبی ہے کہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرے اگرچہ خلاف عقل ہو۔ آپ میری دلیل کو خلاف مدعا پاوینگے
تو مجھکو نادان ۔ احمق قرار دینگے ۔

ہمارے پچھلے علما قرار دے گیے ہین کہ طلب الکل فوت الکل یعنی آدھی چھوڑ ایک کو دوڑے
ایسا ڈوبے تھاہ نپاوے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر ہم سب اعلیٰ تعلیم کی جستجو کرینگے تو
سب کھووینگے ۔ لیکن میں ... ہین یہ اپنی کلیہ کو اپنی دلیل کے خلاف اس کے مدلل کے
ثابت کرونگا ۔ ہمکو یہ ضرور ہے اپنی ہمہ تن کوشش کہ اعلیٰ تعلیم کیواسطے سعی کرینگے ۔ تجربہ نے
ہمکو ثابت کردیا کہ سب اعلیٰ پر کامیاب نہین ہوتے اور کیہ لوگ پر کمیری ہین خواہ بلحاظ بیسامانی
یا بے دماغی کے رہجاتے ہین ۔ جو حقیقت مین طلب الکل حصول کل ہوگا ۔

بعض لوگ ان جلسون کے بعد یہ کہتے ہین کہ ہماری بات نہین چلتی ۔ اور وہ ہوتا ہی جو سر سید
چاہتے ہین ۔ سچ ہے ۔ اور یہی ہونا چاہیے ۔ یہ کیون ۔ اُردو ہماری زبان ہے ہر لفظ کو ہم
سمجھتے ہین ۔ سب کچھ کہہ سکتے ۔ لیکن کیا نہین ہے ۔ اعلیٰ تعلیم

اے حضرات ۔ جو رزولیوشن ۔ تجویزین ۔ گفتارین مسلم و پاس ہین اگر وہ ناقص ہین
اور وہ جمہور کی اے کے خلاف ہین تو اوسمین قصور کس کا ہے ۔ اپنا ہے ۔ ہماری رزولیوشن
کان مین کا طلا ہے مبہم ہے اور ہم معیار ہین ۔ عمدہ کسوٹی کھرا کھوٹا ۔ عمدہ چقماق سے روشنی ہوتی
ہے ۔ دوسرے پتھر کی چوٹ کا نتیجہ خود ٹوٹنے کا باعث ہوتا ہے ۔ اگر مطالب رہجادین تو ہمارے
اعلیٰ تعلیم یافتہ اعلیٰ فہیم نہونے کا نتیجہ ہے ۔ اُردو ہماری مادری زبان ہے اور پھر اوسکو ہم
نہ سمجھے اور اوسمین نہ ثابت کرسکے تو پورے نہونیکی ذلیل ہے ۔ جب ہم سب اعلیٰ کا ارادہ

کرینگے تو خود جیز دکل حاصل نکلیگا۔ ضرور کچھ لوگ ادنی پس انداز رہ جاوینگے۔

اے جناب۔ اگرچہ طلب الکل فوت الکل ہی لیکن ہمارے واسطے طلب الکل حصول الکل کیون نہ ثابت کرسکین۔ ہماری قوم کو ریفارم اعلی اشخاص کی ضرورت ہے تو بچپین مین کیونکر اسکو ہم پہچانین۔ اُسکی صورت یہی سب کو تعلیم دین چند ایسے بہی ہو جاوینگے۔

اب دوسری مجبوری ناداری وناتونگری۔ اے صاحب اِسی علاج کو تو ہم ہمیشہ جمع ہوتے دیکہو۔ رزولیوشن ہماری کانفرانس کے وہ کیا کہتی ہی۔ وہ کہتی ہی۔ نادارون کو وظیفہ دو اور انکو چھوڑ مت یہی علاج ہے کہ کہوٹو نہین سی کندن نکال سکین۔ ایک توہم ہمکو پکا چونده دے رہی ہے جس کے ہاتھہ مین کلکتہ سے کالکاتک ریل ہاتھہ مین ہے مگر یہ نتیجہ اعلی ریفارمرون کا ہے جس کا حوالہ سید محمود دے چکے ہین۔ (منقول از نوشتہ دست اسپیکر)

اس کے بعد حافظ محمد حاجی صاحب رئیس مارہرہ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب ذیل اسپیچ کی۔

اسپیچ حافظ محمد حاجی صاحب رئیس مارہرہ

کل جو مضامین پیش ہوئے جو کچھہ سرسید نے ارشاد کیا اور جو کچھہ نواب محسن الملک نے فرمایا اوسکی تعریف اور توصیف میری زبان نہین کہ کرسکون۔ لیکن مجھکو یہ عرض کرنا ہے کہ اعلی تعلیم اور ادنی تعلیم دو چیزین ہین۔ اعلی تعلیم اُسوقت تک ممکن نہین جب تک ادنی تعلیم نہو۔ اعلی تعلیم کے لیے کالج رکہا جاوے لیکن جب تک چھوٹے چھوٹے مدرسے نہ قایم ہونگے شوق

کیونکر ہوگا اور اعلی تعلیم کے لایق لڑکے کیونکر تیار ہونگے - علاوہ اسکے غریب لڑکے اس کالج کے مصارف کے متحمل نہین ہوسکتے اُن کے لیے چھوٹے مدارس بنانا بھی ضرور ہین -

اس کے بعد مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ اپنی کرسی پر کھڑے ہوئے اور حسب ذیل اسپیچ کی -

اسپیچ مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

اس کل تقریر کا جو رزولیوشن نمبر ۵ پر ہوئی ماحصل یہ ہے کہ مدرستہ العلوم کی تکمیل ہونا چاہیے - مین اسکو دل سے چاہتا ہون کہ عمدہ کالج ہو لیکن ابتدائی تعلیم کے حصہ سے مجھکو اختلاف ہے - سید صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ لایق مدرس نہین ہوتے لیکن گورنمنٹ اسکولون مین بھی سواے ہیڈ ماسٹر کے کوئی لایق نہین ہوتا - سید صاحب خود تسلیم کرتے ہین کہ مسلمانون کو جوش نہین ہوتا - پس جب تک لڑکے مین جوش پیدا ہو اُسوقت تک تو کہین بھیجنا چاہیے - کیا وجہ ہے کہ علی گڈھ کے تعلیم یافتہ ریاضی مین فیل ہوتے ہین - اس کا سبب نقص طریقہ تعلیم ہے - جب لڑکا پندرہ برس کی عمر مین تیسرے درجہ تک نہ پہونچ سکا پھر کیا تعلیم پائے گا - میری راے مین ضرورت کے موافق تعلیم دینا چاہیے - یہ کہنا کہ ابتدائی مدارس مین کوئی لایق ثابت نہین ہوا غلط ہے -

ضیا الدین جو ایف اے مین بی کورس مین اول ہوا ابتدا ہی اسکول کا پڑھا ہوا ہی ابتدائی مدارس گویا علی گڈھ کالج کے ایجنٹ ہین - مثل کایستھ کانفرنس کے جسکی شاخین جابجا ہین -

یہان بھی کوشش کرنا چاہیے کہ علی گڈھ صدر ہو اور ابتدائی مدارس اسکی شاخین -

اس کے بعد شیخ غلام حیدر صاحب سوداگر گجرات اپنی کرسی پر سے کھڑے ہوئے

اور حسب ذیل اسپیچ کی -

اسپیچ شیخ غلام حیدر صاحب سوداگر گجرات

رزولیوشن نمبر ۵ متعلق اعلیٰ تعلیم کے تھا اوسمین ادنیٰ تعلیم کی چھیڑ چھاڑ ناحق شروع ہوئی
سید صاحب کا یہ خیال ہے کہ جو مسلمان اپنی ہیدردی کے خیال سے چھوٹے چھوٹے
مدرسے قایم کرتے ہین وہ مفید نہین اور یہ واقعی درست ہے - میرا ذاتی تجربہ ہے - گجرات
مین چند خیرخواہون کو اومنگ پیدا ہوئی کہ ڈیڑہ اینٹ کی مسجد بنائین - کرایہ پر مکان لیکر مدرسہ
کھولدیا - بارہ سو روپیہ جمع کیا - وہان سرکاری و مشن اسکول موجود تھے مگر ہمنے بھی مدرسہ
کھولا تیس روپیہ ماہوار چندہ ہوا اور بہت لوگون نے وعدہ کیا - یہ سب کارروائی سردار
محمد حیات خان بہادر کے سامنے ہوئی - اُستاد کے لیے اشتہار دیے - پندرہ روپیہ
پر انٹرنس پاس شدہ اور دس پر ریاضی دان جنکو کہین نوکری نہین ملتی تھی ہمارے مدرسہ
مین بھرتی ہوئے - جب اسکول کھولا ڈیڑہ سو لڑکے تعلیم پانے لگے - دو تین مہینہ تک بمشکل
چندہ وصول ہوا تین مہینے بعد سب نے انکار کردیا - جو روپیہ جمع تھا وہ بھی خرچ ہوگیا - فیس لینا
شروع کی چندے وہ لنگڑاتا چلا آخر کو مدرسہ بند ہوا - کسقدر افسوس ہے کہ اس بارہ سو روپیہ
مین ہم تین چار بی اے یا ایم اے بناتے تو کسقدر مفید ہوتا - مین امید کرتا ہون کہ ہماری

طرح کوئی غلطی نہ کرے۔ جہان سرکاری مدارس موجود ہین وہان کچھ انتظام کی ضرورت نہین۔ اس کے بعد مولوی محمد حشمت اللہ اسکویرسی ایس اپنی کرسی پرسے اوٹھے اور حسب مندرجہ ذیل گفتگو کی۔

اسپیچ مولوی محمد حشمت اللہ صاحب

جناب صدر انجمن۔ رجحان مزاج یک سو میلان بزم آرائے سخن یک طرف متانت مقام کا اندازہ وہی شخص کرسکیگا جسکو یہ خیال ہوگا کہ ہادی قوم کی طرف سے اٹھہ کر ورخوابیدگان قوم کو صلائے عام ہے کہ اے اہل اسلام آؤ اور قوم متزلزل کی قسمت کا فیصلہ دیکھتے جاؤ اہل بزم جمیع ہین زبان حال وقال سے پوچھ رہے ہین اور مشتاق آنکھون سے دیکھہ رہے ہین تحریر دن مین اُس فیصلہ کا نشان نہین۔ تقریرین اُس مژدہ سے خالی کمرۂ کانفرنس مین اتنی صورتین حیرت زدہ بشکل تصویر۔ مگر ہاتف غیب کی صدائین نہ یہان ہین اور نہ وہان۔ چپ و راست سے شور ہل من مزید۔ مگر ادب آموز وجدان سلیم مہر بلب۔ ہان کیون نہ ہو۔ اسرار عالم کون و فساد کے کلیات کا تعلق ایک منبع خاص چاہتا ہے ورنہ نحن اقرب من حبل الورید کا اذعان اور پھر مصداق قد زاغ البصر یہ سب متعذرات بادی النظری افتراق امکان وجوب سے متعلق ہین ماہرین باوقار اگر بصیرت سلیم سے کام لین تو اہل نظر اس ہی کمرہ کے کندون پردہ فیصلہ خون دل سے لکھا ہوا دکھلادین بہر حال یہ غوامض اون دلون کے لیے ہین جنکی آنکھون کے سامنے مظاہر حال سے بڑھ کر مقامات استقبال کی ظلمتین منتشر ہوچکی ہین ہم کو چشم حال سے دیکھنے والونکے

سے یہ اُن عوامل سرمدی کے آثار کی ایضاح منظور ہے جن کے عمل الی الابد من الازل ہر گردش اور ہر دور قرن مین یکسان مستوی ہین۔ معلم المعالم افلاطون اسپنے قول مین بالکل حق بجانب ہے کہ باعتبار نشوات عقل و اخلاق عالم انسان ایک موجود وحدانی ہے گو انتزاع افراد بہ اوقات مختلف اوسکو محتمل بہ تصاریف الوہور کرتا رہے مگر اوسکے ملکات انسانی ہر نوبت مین اور علی الدوام کسی نہ کسی نفس عالی مین مضمن اور مستتر ضرور رہتے ہین بناءً علیہ اگر وہ نفوس قدسی جو معاشرت آفرین اور معاشرت آموز۔ رہگرائے برزخ وسطی ہوئی تو وہ شکلین اور نفوس جنہین اُن کے کمالات آثاری کا جلوہ ہے کہان ہین مشعلی جب مواد مشتعل کو تحلیل کرتے ہین تو اُن مشتعل اور محترق مادون کو ہوائے مقارن مین بہ تغیر اشکال پاتے ہین تعجب ہی اگر اُن غالب قوتون کے صرف عمل کے بعد جو مادہ کی طرح انعدام بحث قبول نہین کرتین اہل نظر کو تلاش محل نہین ہوتی اہل بزم تشریف لاوین اور استغراق سماعت فرماوین بزرگان دین کے مزارون سے اصول شرع کے اشارون سے صدائین آرہی ہین اُن پاک قوتون کے تصرفات حنیفی کا مہبط اس قرن مین یہ ہی وجود مقدس ہے جسکو زبانون سے سید القوم کہتے ہوئے فخر ہے مگر دلون مین اتباع احکام کی توفیق و قوت مفقود اگر حاضرین بائمکین اصول معاشرت کے مہمات سمجھتے ہین تو یہ بھی بیان اُنکے تصفیہ قسمت کا فتویٰ ہے یہ ہی ضرورت اتباع ٹھہری تفصیل حکمت نظام تالیفی کا خلاصہ ہے مگر افسوس انسانی نفس خود بین و خود نما اس انقیاد تمیزی کا متحمل نہین توافق خیال و اعمال ایک زمانہ معتدبہ کے انقضاء پر منحصر ہے ورنہ کیا معنی ایک ثلث صدی فریاد و فغان کرتے گذری اور آج ہمدردان قوم کو مزاج پُرسی وقت کی نوبت آئی

بیشک نظریہ اصول ممکنات یہ ہی ہونا چاہیے تہا واقعات امکانی ضروریات اضافی سے ہین
جو ہوا اُسکے سوا ہو نہین سکتا تھا جہان امتداد زمانہ ایک شرط ضروری ہو کوئی صلاحیت قبل
از وقت ہو نہین سکتی لاریب زمانہ اپنی رفتار حوادث کو انسانی خواہشون کے تابع نہین کرتا
عمر انسانی مین بشرط حالات موجودہ اگر چاہیے زمانہ بلوغ مین قبلیت اور بعدیت ہو جائے
ناممکن ہے - ہان سیاست قہری اس زمانہ کی ابتدا اور انتہا مین تعجیل اور تاخیر کی قابلیت
رکہتی ہی مگر وہ معدوم اور اسلیے خارج از مبحث چار و ناچار - آقنع بما حضر پر عمل کرنا چاہیے -
خدا اس حرکت کے منشاء اور حمیت اسلامی کے اس نکمین کو دایم و قایم رکہے - مین جسقدر
اتہام تملق یا بی راہ روی سے ڈرتا ہون اُسی قدر اظہار حق مین مستحکم بہی ہون خصوصاً جس مسئلہ
کی تائید کے منتظر ہونگے اُسکے حل عقد کے لیے اس امر کا ارتسام اونکے دلون پر ایک
واجبات مقاصد سے جانتا ہون اس مرتبہ دلایل کے یقینی ہونیکے لیے براہین مین ریاضیات
کو زیادہ دخل دیا گیا ہے - لعد الحمد کہ قوم کے مادی کا بقاء وجود ثبات قوم اور ترقی تعلیم کیلیے
بدیہی ضروریات ریاضیہ نے سے اجناس موجودات عوالی سے سوافل تک کوئی واقعہ بی رعایت
اصول نہین ہوتا اور ہر واقع کا دور اور تسلسل قانون قدرت کے وجود وحدت کا خیال دلاتا ہے
مثلثات قایم الزوایا کے اضلاع مین مثلاً ایک خاص نسبت ہندسے پانیکی بعد شک نہین رہتا کہ
طول وتر کیا ہوگا کرہ ارض مہر و ماہ مین ایک خاص نسبت محلی پاکر حکم کسوف و خسوف مین شک
واقعی نہین رہتا حالات انسانی بوا نہین مقارنات عنصری کا نتیجہ ہین کیا ایک امر ظنی اور غیر یقینی
ہین حاشا ثم حاشا خلق الانسان فقدر اجسام انسان اور اون کے طبعی میلان انہین

مادے اور قوتون کا جز و ثقل ہین پھر کیا وجہ کوششین ہوتین ہین جانفشانیان کی جاتی ہین مگر حالات ایک خاص روش پر ہین اونکی رفتار مین تغیر نہین - کیا اسلیے کہ حالات بھی آثار قانون کی طرح تغیر پذیر نہین - حاشا و کلا - ترتیب عمل بدلی - اختلاف نتائج کا ضامن قانون قدرت - ورنہ بی تغیر دستور قوت اور پھر امید تغیر نتائج - یہ دقتین ساطیر فطرت کی نادانی کا خمیازہ ہین - اور تعلیم اعلی اصلاح پذیر ضرور ہین - مگر حل مشکل سے پہلے ہم کو اس امر کی تنقیح کرنا ضرور ہے کہ اس وقت مادۂ قوم کس درجہ پر صلاحیت پذیر ہے - اور کون کونسی قوتین اوسپر اپنا عمل کر رہی ہین - وجود انسان کوئی مضغہ بے حیات نہین - بنی نوع انسان ہمیشہ اپنے طبعی میلانون - اور خارجی قوتون کے عملون کے تابع ہین - بے قیود خارجیہ بشری تقاضاؤن کے مغلوب رہتے ہین - اور با قیود خارجیہ اون طبعی میلانون کی توجہ - فی جهة العامل رہتی ہے - قرن متداولہ مین قیود خارجیہ کو سیاست قہری سے قوت مستعار ملتی جاتی ہے - اس لیے ضرور ہے کہ قوم کے ہر فرد کا رجحان طبعی اُسطرف ہو - خیال الملوک ملوک الخیال - مگر معمولات قوت جسقدر مرکز عمل سے جدا ہونگے اونکی حرکت بطی اور ضعیف رہیگی - سلطنت حال متقارنات متعدی فی العمل کا ایک مجموعہ ہے - اوسکے عمل جہان جہان اثر کرینگے ایک حرکت پیدا ہوکر رہیگی - اوس حرکت کو اپنے قابو مین لانا ہادیون کا کام ہے - افراد یا معمولات مین ایک رعایت ربط باعث تالیف نظامی ہوگا - ورنہ ہر فرد کے حرکات مین ایک انتشار اور اونکے رفتار مین ایک اضطرار امر ناگزیر ہے - اوس کا روکنا ایسا ہی ناممکن ہے جیسا اون افراد مین ایک صلاحیت نظامی پانا - ہر فرد معمول مقدم اور موخر اپنی اپنی خواص محلی سلیے ہوگا - ایسی ناتراشیدہ افراد بے عنان سے اُن عادتون

اور اخلاقون کی امید رکھنا بس پر قوام قوم کا انحصار ہے ایک خیال باطل ہے۔ اس ریختہ مین ہر متحرک بالارادہ کو ایک ہوا سے توخیزی لابد ہے۔ مگر بقلۃ الحمقی کی طرح کوئی کوہ کوہ بلند۔ کوئی ساحل ساحل متفرق۔ ایسے ناہموار اجزاء متفرق کی قوم کی شکل مین شیرازہ بندی شاید خدا ہی کا کام ہے۔ تعلیم اعلیٰ اور اصلاح پذیری کا تو کیا ذکر۔ جسم نامی اجزاء منتشر کے جوڑنے سے نہین بنتا۔ اوسمین ایک سویدائی قلب یا مرکز نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذا اور خون لینے کیلیے دیگر اعضاء کو اس سویدائی قلب اور مرکز نظام کا محتاج ہونا چاہیے اس مقام پر یہ امر دلپر اچھی طرح سے منقش ہوجانا چاہیے کہ وصل خارجی اور نمو داخلی مین کیا فرق ہے۔ ان مین وہی نسبت ہی جو نسج اور ترقیع مین ہے یعنی جو پیوند لگانے اور بننے مین فرق ہی۔ تعلیم اعلیٰ جو اخلاقی تربیت کے بعد اور اوسکے ساتھ ہو ایک کام کی چیز ہے ورنہ شرابیونکے ہاتھ مین تلوار دیدینے کے برابر ہی۔ وہ تعلیم جو قوت مصلحہ کا کام دے ایک بڑے زمانہ کے بعد میسر آتی ہے۔ ورنہ وہ تعلیم جو آج کل کالجون مین دیجاتی ہے ہرگز یہ فایدہ نہین بخشتی اگر یہ ہوتا تو مدبران مملکت کو اوج عنان تعلیم روکنے کی ضرورت نہ پڑتی بے استواری اخلاق محمودہ اوس تعلیم سے جو اعلیٰ کہلائی جاتی ہے جہل ہزار گونہ بہتر ہے ہادیان قوم جس تعلیم کو ہر جگہ اور ہر ہاتھ مین ہونے سے منع کرتے ہین وہ اسی غرض سے ہی کہ مبادا وہ الزام جو دوسری قوم کے تعلیم یافتون پر ہے آیندہ اہل اسلام سے بھی منسوب نہ کیا جاسے۔ ورنہ پسندیدہ ادیبون کی نگرانی مین اگر ایسی تعلیم ہر کوچہ و بازار مین ہو چشم ما روشن دل ما شاد۔ رہی تعلیم معاد اور اوسکی فکر انضمام بہ تعلیم معاش وہ گو اس موقع پر ضمناً چھڑ گئی ہے

مگر اوسکے متعلق تھوڑا کہنا ضرور معلوم ہوتا ہے - اوسکی تکمیل بحث سے اسلیے ڈر معلوم ہوتا ہے
کہ عوام بھی اس تقریر کو دیکھینگے اور ڈر ہے کہ کانفرنس مورد الزام نہ بنے - اتنا کہنے سی چارہ
نہین کہ الدین والملک توامان کوئی شریعت بے توسل سلطنت قوت نافذہ حاصل نہین کر سکتی
اور اسلیے بحث پیدا ہوتی ہے - کہ وہ آئین جو مالکون کے ہاتھ سے مملوکون کے ترکہ مین آیا
ہے - بے مساعدت سلطنت کب تک اور کہان تک اپنے عمل قایم رکھہ سکتا ہے حقوق عباد کا
تصفیہ جب شریعت کے ہاتھ سے نکلکر قانون سیاست کے ہاتھ مین پہونچا تو ہماری سمجھہ مین نہین
آتا کہ علم ضوابط جسکو قواعد و شریعت کہتے ہین جو حقوق کے نفاذ اور حفاظت کے لیے ہی کہانتک
درکار رہتا ہے ہان وہ چند مراسم جو شعار قوم و ملت و نیز اخلاق روزمرہ سے متعلق ہین ورد عمل
رہین مگر صرف اُنکے لیے طلبا کا ناقابل ہاتھون مین ایک مدت دراز تک چھوڑا جانا یا اونکی خاطر میدان
آزمایش مین طلبا کی رفتار کم کرنا قرین مصلحت معلوم نہین ہوتا - اسلیے کہ ہر سلسلہ معاد کا دوسرا سرا
اُس حلقہ معاش سے منضم ہے جسکا مرتبہ مدارج نظام مین اگر اولی نہین تو اول ضرور ہے - قلت
فرصت اجازت نہین دیتی کہ اس بحث کو اس موقع پر پورا کیا جائے ناچار دعاء نیل مرام پر ختم کیجاتی ہے
باقی اپنے موقع پر - رب قدیر جب تک بیت المقدس اور کعبہ خلیل زیارت گاہ زوار رہین - یہ مدرسہ
یہ کانفرنس اور یہ جلسہ قوم کے قصے فیصل کیا کرے اور جسطرح سینیٹ اور کونسلون کو اپنے حکومت
کے نفاذ کا اختیار ہے اس جلسہ کے فتوون کو وہی قوت اور سہولت نفاذ میسر ہو -

اس کے بعد سید محمد محمود اسکویر بیرسٹرایٹ لا کھڑے ہوئے اور حسب مندرجہ ذیل
گفتگو کی -

اسپیچ سید محمد محمود بیرسٹرایٹ لا

جناب صدر انجمن ۔ جسوقت مین آج اس جلسہ مین داخل ہوا میرا خیال تھا کہ رزولیوشن نمبر ۵ جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قوم کی قسمت کا فیصلہ کرے گا ابتک اوسکا فیصلہ ہوگیا ہوگا لیکن میرے ایک دوست نے مجھے اطلاع دی کہ ابھی فیصلہ نہین ہوا اور یہی موقع اُسکے فیصلہ ہونیکا ہے ۔ اسلیے مین نے خلاف توقع دو منٹ گفتگو کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔

میرے بہت سے احباب نے مجھسے یہ کہا کہ اون نقشہ جات کے دیکھنے سے جو میرے کل کے لکچر کے متعلق ہین اور جو ابتک اس ہال مین لٹکے ہوئے ہین مسلمانون کو اس قدر رنج ہوا ہی کہ اُنکے دل افسردہ ہوگئے ہین اور وہ نہین سمجھتے کہ اون کو کیونکر توقع ہوسکتی ہے کہ وہ ایسی کامیابی حاصل کرینگے جیسی ہمارے ہندو بھائیون نے حاصل کی ہے ۔

اے صاحبو ۔ ان نقشہ جات کے مرتب کرنے سے میری یہ غرض نہین ہے کہ ہم ہندو بھائیون کی ترقی کو دیکھکر کچھ حسد یا کینہ یا اون پر رشک کرین ۔ بلکہ میرا مقصد اپنی قوم کی اپنی ترقی کیلیے ہمت بندھانا اور اونکو غبطہ دلانا ہے ۔ جو فرق حسد اور غبطہ مین ہے اُسکی حقیقت جناب صدر انجمن نے بتادی ہے ۔ ہم یہ کہتے ہین کہ جو ترقی ہندو بھائیون نے کی ہے بہت اچھا ہوا اور خوب ہوا چشم ما روشن دل ما شاد ۔ مگر ہم یہ آرزو کرتے ہین کہ ہماری قوم بھی ایسی ہی ترقی کرے اور خدا کرے کہ وہ کرے ۔

مگر اے دوستو ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کثرت سے انگریزی دان مسلمانون کی تعداد بڑھنے

سے قوم کی حالت سنبھل جائیگی۔ ہرگز نہین ۔ مین نے مختلف ملکون کو دیکھا ہے ۔ مدراس بیسوہ
بمبئی ۔ وہان بہت سے ہندوستانی انگریزی بولتے اور انگریزی سمجھتے ہین ۔ قلی ۔ دوکاندار
ہوٹل والے ۔ سب انگریزی دان ہین ۔ اس قسم کی لیاقت حاصل کرنے سے کیا قوم کی حالت
تبدیل ہوگی ۔ ہرگز نہین ۔ اسوقت ضرورت اعلی تعلیم کی ہے ۔ اگر کوئی شخص قطب صاحب کی
لاٹ (جو دہلی مین ایک نہایت مشہور و معروف عمدہ و سنگین بہت بلند مینار ہے) قایم کرنی
چاہتا ہے اور سرکنڈے کے مونڈہون کو اوپر تلے رکھتا جاوے تو اون سے وہ لاٹ نہین
قایم کرسکتا ۔ عمارت کی مضبوطی کے لیے اوسکی بنیاد کا مضبوط ہونا ۔ اُسکے مصالح کا عمدہ ہونا اور
اوسکے بنانے مین اُسکے معمار کی اعلی لیاقت کا ہونا ضرور ہے ۔ قوم کی حالت بہی مثل ایک
عمارت کے ہے ۔ ہماری بہبودی کبہی نہین ہوسکتی جب تک کہ ہم ایک مضبوط بنیاد پر ایک عمدہ اور
مضبوط خوبصورت عمارت نہ بنائین ۔ چہوٹی موٹی تعلیم سے کچہہ فایدہ نہوگا جب تک ایسے
لائق لوگ ہم مین نہون جیسے ہمارے معزز دوست مسٹر شاہدین ہین ۔ جنہون نے نہایت
قابلیت سے گذشتہ رات کو لکچر دیا اور اُس کا نہایت عمدہ اثر ہوا ۔ آپ ملاحظہ کیجیے کہ وہ زمانہ
جاتا رہا جب حضرت والد ماجد اور نواب محسن الملک کہچڑی پکاتے تہے ۔ ان نقشونکے بنانے
سے اتنا فایدہ ہوا کہ لوگون نے ہندوستان مین اشاعت تعلیم انگریزی کی حالت اپنی آنکہہ سے
دیکہہ لی ۔ بیشک سُرخ لکیر جو آسمان تک پہونچی ہوئی ہے وہ ہمارے ہندو بہائیون کی ترقی
تعلیم کی ہے اور جو سبز لکیر زمین پر پڑی ہوئی ہے وہ ہماری قوم کی تنزل تعلیم کی دلیل ہے ۔
مگر کیا اوسکو دیکہہ کر ہمکو مایوس ہوجانا چاہیے اور کیا کوئی مسلمان مایوس ہوسکتا ہے ۔ کیونکہ

مایوسی دین اسلام کے برخلاف ہے اور پست ہمتی ہے۔

اے صاحبو۔ اُس پاک تاریخ کا خیال کرو جب کہ اشاعت اسلام ہوئی تھی۔ وہ عرصہ یاد کرو جبکہ اس بات کا فیصلہ ہونیکو تھا کہ اسلام رہے گا یا دنیا سے مٹ جاوے گا۔ کیا عمدہ تاریخی واقعہ ہے جسکی مثال تمام عالم مین نہین ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جب سرور کائنات علیہ السلام معہ اپنے ایک یار کے ایک غار کے اندر جاکر چھپے تھے۔ کیا اُسکی وجہ کچھ بزدلی تھی۔ نعوذباللہ۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ بلکہ اوسکی وجہ یہ تھی کہ اونکو اشاعت اسلام مقصود اور خدا کو منظور تھی ایک نیزہ کی بھال سے اسلام تباہ ہوجانیکو تھا جبکہ اوس یار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کفار گھیرے ہوئے ہین۔ آپ نے فرمایا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔ یہی آواز ہمیشہ ہمارے کانون مین گونجنی چاہیے اور یاد رہنا چاہیے کہ ایسی نازک حالت مین بھی حبیب خدا نے فرمایا ہے کہ لا تحزن ان اللہ معنا پس اے حضرات ہمکو کبھی مایوس ہونا نہین چاہیے بلکہ کوشش کرنی چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ ان اللہ معنا۔

جبکہ اون لوگون کی اسپیچین جو اس رزولیوشن پر اسپیچ کرنیوالے تھے ہوچکین تو سید احمد خان کھڑے ہوئے تاکہ وہ اپنی اخیر دلائل نسبت رزولیوشن کے بیان کرین اور اُنہون نے حسب ذیل گفتگو کی۔

اخیر اسپیچ سر سید احمد خان

جناب صدر انجمن۔ مین نہایت خوش ہون کہ اس رزولیوشن پر جسکو درحقیقت

میں مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ سمجھتا ہوں نہایت عمدہ اور مفصل مگر دلچسپ بحثیں ہو چکی ہیں۔
میں نے اپنی تقریر کو وسعت دی تھی اور سلسلہ بیان میں چھوٹے چھوٹے اسکولوں کا بھی
ذکر آیا تھا۔ اس خیال سے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ میری مخالفت اُن چھوٹے چھوٹے اسکولوں
کے قایم کرنے سے نہیں اور ہے جو مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کو خراب کرنیوالے ہیں اور میری
یہ خواہش ہے کہ ایسے اسکول قایم ہوں جو ایک پختہ بنیاد ہوں اعلیٰ تعلیم کی عمارت کے لیے
جس تعلیم کی ضرورت شدید ہماری قوم میں ہے۔ مگر اس رزولیوشن میں در حقیقت کسی اسکول
کے قایم کرنے یا نہ کرنے سے بحث نہیں ہے اور نہ اُسپر مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ منحصر
ہے۔ اس رزولیوشن میں جس امر کا فیصلہ کرنا ہے وہ صرف دو امر ہیں۔

ایک یہ کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانوں کے جو کچھ ابتک ہوا ہے وہ محض ناکافی
ہے میں نہایت خوش ہوں گا اگر آپ سب صاحب جو قوم کی بھلائی کیلیے یہاں جمع ہیں اور
تعلیم و تربیت کی ہر ایک چیز سے واقف ہیں یہ کہدیں کہ میرا خیال غلط ہے اور جو کچھ ابتک
ہو چکا ہے وہ کافی ہے۔ بس فراغت ہو گئی اور مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔

دوسرے یہ کہ اگر آپ صاحب پہلی بات کو تسلیم کرتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ مسلمانوں
کی ترقی اعلیٰ تعلیم و تربیت پر منحصر ہے اور جب تک اعلیٰ تعلیم اور اس سے زیادہ تربیت کا
جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نہ کیا جاوے گا تو مسلمانوں کی ترقی تعلیم سے مایوس
ہونا چاہیے۔ اسی کے ساتھ میں نے اور نواب محسن الملک نے جتایا ہے کہ بالفعل
مدرستہ العلوم مسلمانوں کی ترقی تعلیم کا ذریعہ ہے اُسکو متفقہ کوشش سے پورا

کرنا چاہتے ہیں - مین نہایت خوش ہونگا اگر آپ سے بزرگ اور عقلا جو اس ہال مین جمع مین کہدین کہ میری راے غلط ہے اور مسلمانون کی تعلیم کے لیے متفقہ کوشش کی ضرورت نہین ہے - پس مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ ہوجاوے گا اور مجکو احدی بالراحتین مین سے ایک راحت حاصل ہوجاویگی - اب تقریرین بخوبی ہوچکین ہین اور نواب محسن الملک نے بڑی لمبی گفتگو کی ہے اور تمام حالات ابتدا سے بیان کردیے ہین اور اسلیے زیادہ گفتگو کی حاجت نہین اب ووٹ لیکر جو فیصلہ کرنا ہو کردیجیے -

موجودہ ممبرون مین سے ایک ممبر نے پکارکر کہا کہ رزولیوشن پر بالاجمال ووٹ نہ لیے جاوین بلکہ ہر امر کی نسبت جو رزولیوشن سے متعلق ہین اور اسوقت بیان ہوئے ہین جدا جدا ووٹ لیے جاوین پریسیڈنٹ نے اسکو منظور کیا اور حسب تفصیل ذیل ووٹ لیے گئے -

اول - مسلمانون کی ترقی تعلیم و تربیت کیلیے جو کچھ ابتک ہوا ہے وہ محض ناکافی ہے تمام ممبران موجودہ نے بالاتفاق کہا کہ ناکافی ہے -

دوم - مسلمانون کی ترقی اعلی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے اور اگر اعلی تعلیم کا اور اس سے زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نہ کیا جاوے گا تو مسلمانون کی ترقی سے مایوس ہوجانا چاہیے - تمام ممبران موجودہ نے بالاتفاق اس سے اتفاق کیا اور مسلمانون کی ترقی کو صرف اعلی تعلیم ہونے پر تسلیم کیا اور اسکو بھی تسلیم کیا کہ بغیر متفقہ کوشش کے اعلی تعلیم و تربیت مسلمانون کی ناممکن ہے - سب کو متفقہ کوشش مسلمانون کی اعلی درجہ کی ترقی تعلیم اور

تربیت مین کرنی چاہیے۔

تمام موجودہ بزرگون نے خواہ ممبر تھے یا وزیٹر اس بات کو تسلیم کیا کہ مدرستہ العلوم علی گڈھ ایسے درجہ پر پہونچ گیا ہے جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ ہو سکتا ہے اور سب نے اتفاق کیا کہ اوسکی تکمیل پر ساری قوم کو متوجہ ہونا چاہیے۔ پس رزولیوشن جو پیش ہوا تھا بالاتفاق پاس ہوا۔

الحمدللہ کہ قوم کی قسمت کا عمدہ فیصلہ ہوا اب اگر متفقہ کوشش کیجاوے گی تو قوم کے نصیب بلاشبہ جاگ جاوین گے۔ واللہ المستعان۔

باب الختام

ہو المستعان

نقشہ جات

متعلق اسپیچ
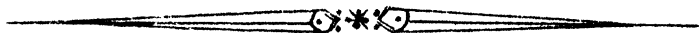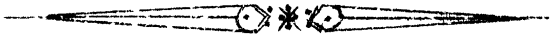
نواب محسن الملک مولوی سید مہدیعلیخان بہادر

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

گوشوارہ اجمالی ملازمان سرکاری مندرجہ گزٹ بہ تفصیل ہندو و مسلمان
بموجب سول لسٹ ہائے سرکاری بابت اکتوبر ۱۸۹۳ء

صوبہ	تعداد		میزان	فیصدی	
	مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
مغربی شمالی و اودھ ...	۴۳۹	۶۶۰	۱۰۹۹	۳۹٫۹	۶۰٫۱
پنجاب	۱۶۲	۳۱۲	۴۷۴	۳۴٫۲	۶۵٫۸
سنٹرل پراونسس ..	۲۲۵	۴۹۶	۷۲۱	۳۱٫۲	۶۸٫۸
بنگال	۱۲۷	۱۱۹۰	۱۳۱۷	۹٫۶	۹۰٫۴
بمبئی	۶۲	۹۳۸	۱۰۰۰	۶٫۲	۹۳٫۸
سندھ	۱۱۴	۲۰۶	۳۲۰	۳۵٫۶	۶۴٫۴
مدراس	۳۸	۵۹۰	۶۲۸	۶٫۰۵	۹۳٫۹۵
آسام	۱۶	۱۹۹	۲۱۵	۷٫۵	۹۲٫۵
برہما	۱۸	۴۲۵	۴۴۳	۴٫۱	۹۵٫۹
میزان	۱۲۰۱	۵۰۱۶	۶۲۱۷	۱۹٫۳	۸۰٫۷

نتیجہ سول لسٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ اکتوبر ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
سول سروس	سول سرونٹ ..	۶	۷	۱۳	۴۶٫۱۵	۵۳٫۵۸
〃	پراونشیل سروس ..	۴	۱	۵۰	۸۰	۲۰
〃	انکونینیٹڈ افسر ..	÷	۴	۴	÷	۱۰۰
〃	عہدہ داران ریاست غیر	۱۱	۶	۱۷	۶۴	۳۶
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	اسسٹنٹ ڈائرکٹر	÷	۱	۱	÷	۱۰۰
	جنٹ مجسٹریٹ	۵	۳	۸	۶۲٫۵	۳۷٫۵
	ڈپٹی کلکٹر	۸۴	۱۰۵	۱۸۹	۴۴٫۵	۵۵٫۵
	تحصیلدار	۱۴۹	۱۰۶	۲۵۵	۵۸٫۴۳	۴۱٫۵۷
جنگل	اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر	÷	۶	۶	÷	۱۰۰
افیون	اسسٹنٹ سب ڈپٹی ایجنٹ	۲	۱	۳	۶۶٫۷	۳۳٫۳
ڈاکخانہ	سپرنٹنڈنٹ وانسپکٹر	۸	۵۳	۶۱	۱۳٫۱	۸۶٫۹
〃	پوسٹماسٹر ..	۲	۳۶	۳۸	۵٫۲	۹۴٫۷
فنانشیل	دفتر اکونٹنٹ جنرل	÷	۱	۱	÷	۱۰۰
جوڈیشیل	ججان ہائی کورٹ ..	۱	÷	۱	۱۰۰	÷
〃	عہدہ داران قانونی ..	÷	۱	۱	÷	۱۰۰
〃	جوڈیشل کمشنر اودھ	÷	۱	۱	÷	۱۰۰

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
جوڈیشل	ڈسٹرکٹ و سشن جج ..	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
″	جج خفیفہ	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
″	سب آرڈنیٹ جج ..	۱۴	۱۶	۳۰	۴۸	۵۲
″	منصف	۳۸	۶۵	۱۰۳	۳۶٫۸	۶۳٫۲
جیل	جیلر	۵	۱۳	۱۸	۲۷٫۸	۷۲٫۲
رجسٹریشن	رجسٹرار	۴	۵	۹	۴۴٫۵	۵۵٫۵
پولیس	سپرنٹنڈنٹ و انسپکٹر	۷۵	۵۶	۱۳۱	۵۷	۴۳
تعلیم	انسپکٹر و پروفیسر ...	۲	۱۳	۱۵	۱۳٫۴	۸۶٫۶
″	ہیڈ ماسٹر ...	۳	۲۳	۲۶	۱۱٫۵	۸۸٫۵
میڈیکل	سول سرجن	+	۲	۲	+	۱۰۰
″	اسسٹنٹ سرجن	۶	۶۵	۷۱	۸٫۴۵	۹۱٫۵۵
پبلک ورکس	اسسٹنٹ و ایگزیکٹو انجنیر	+	۶	۶	+	۱۰۰
″	سب اورسیر	۸	۲۹	۳۷	۲۱٫۶۵	۷۸٫۳۵
ریلوے	اڈیٹر و ایگزامنر	+	۵	۵	+	۱۰۰
آبپاشی	اسسٹنٹ انجنیر ..	+	۶	۶	+	۱۰۰
″	عہدہ داران ماتحت	۲	۱۰	۱۲	۱۶٫۷	۸۳٫۳
″	ڈپٹی مجسٹریٹ	۸	۶	۱۴	۵۷٫۱۴	۴۲٫۸۶
میزان		۴۳۹	۶۶۰	۱۰۹۹	۳۹٫۹	۶۰٫۱

نتیجہ پنجاب سول لسٹ

اکتوبر ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
سول سرونیٹ	ڈویژنل جج	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
"	اسسٹنٹ کمشنر	۳	۱	۴	۷۵	۲۵
"	اکسٹرا اسسٹنٹ	۵	۶	۱۱	۴۵٫۵	۵۴٫۵
پراونشل سول سروس	ڈسٹرکٹ جج	+	۱	۱	+	۱۰۰
"	اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر	۴	۵	۹	۴۴٫۴	۵۵٫۶
"	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	۳۱	۴۷	۷۸	۳۹٫۸	۶۰٫۲
"	تحصیلدار	۴۹	۷۶	۱۲۵	۳۹٫۲	۶۰٫۸
جنگل	اکسٹرا اسسٹنٹ کنزرویٹر	۲	۴	۶	۳۳٫۳	۶۶٫۶
نمک	سپرنٹنڈنٹ ...	۱	+	۱	۱۰۰	+
ڈاکخانہ	سپرنٹنڈنٹ	+	۵	۵	+	۱۰۰
"	ایگزامنر	۱	۲	۳	۳۳٫۳	۶۶٫۷
"	پوسٹماسٹر	۳	۱۹	۲۲	۱۳٫۶	۸۶٫۴

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
ڈاکخانہ	انسپکٹر	۴	۶	۱۰	۴۰	۶۰
تار برقی	ٹیلیگراف ماسٹر ...	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
فنانشیل	اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل	+	۱	۱	+	۱۰۰
پبیبر	یو-سی-ایس ...	+	۱	۱	+	۱۰۰
جوڈیشل	جج خفیفہ	۱	۲	۳	۳۳٫۳	۶۶٫۷
〃	منصف	۱۵	۶۸	۸۳	۱۸٫۱	۸۱٫۹
جیل	سپرنٹنڈنٹ	+	۷	۷	+	۱۰۰
رجسٹریشن	سب رجسٹرار ..	۳۶	۴۰	۷۶	۴۷٫۴	۵۲٫۶
پولس	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ	۴	۳	۷	۵۷٫۱	۴۲٫۹
تعلیم	انسپکٹر	+	۲	۳	+	۱۰۰
〃	گزیٹڈ سب آرڈینیٹ سروس	۱	۱۱	۱۲	۸٫۳	۹۱٫۷
میزان		۱۶۲	۳۱۲	۴۷۴	۳۴٫۲	۶۵٫۸

نتیجہ سول لسٹ سنٹرل پراونس

اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد — مسلمان	تعداد — ہندو	میزان	فیصدی — مسلمان	فیصدی — ہندو
سول سروس	ڈپٹی کمشنر	۲	۱	۳	۶۶٫۶	۳۳٫۳
بندوبست	اسسٹنٹ مہتمم بندوبست	۴	۱۴	۱۸	۲۲٫۲	۷۷٫۷
،،	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	۶	۵۸	۶۴	۹٫۳	۹۰٫۷
،،	تحصیلدار	۱۴	۳۴	۴۸	۲۵٫۱	۷۰٫۹
،،	منصف	۱۵	۲۸	۴۳	۳۴٫۸	۶۵٫۲
،،	نائب تحصیلدار . . .	۳	۱۸	۲۱	۱۴٫۷	۸۵٫۳
جنگل	کنسرویٹر و رینجر . . .	۱۴	۱۹	۳۳	۴۲٫۴	۵۷٫۶
ایکسائز	داروغہ	۵	۱۳	۱۸	۲۷٫۷	۷۲٫۳
جیل	جیلر	۱	۱۴	۱۵	۶٫۷	۹۳٫۳
پولس	انسپکٹر	۸۲	۱۰۹	۱۹۱	۴۳	۵۷
تعلیم	انسپکٹر و پروفیسر . .	۲	۲۰	۲۲	۹٫۱	۹۰٫۹
میڈیکل	اسسٹنٹ سرجن	✤	۱۴	۱۴	✤	۱۰۰
،،	ہاسپٹل اسسٹنٹ	۶۶	۹۶	۱۶۲	۴۰٫۷۵	۵۹٫۲۵
پبلک ورکس	اسسٹنٹ انجنیر و اورسیر وغیرہ	۱۱	۵۸	۶۹	۱۶	۸۴
میزان		۲۲۵	۴۹۶	۷۲۱	۳۱٫۲	۶۸٫۱

نتیجہ بنگال سول لسٹ
اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد مسلمان	تعداد ہندو	میزان	فیصدی مسلمان	فیصدی ہندو
سول سروس	کلکٹر و مجسٹریٹ	۲	۱۶	۱۸	۱۱٫۱	۸۸٫۹
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	جنٹ مجسٹریٹ ...	۲	۱۰	۱۲	۱۶٫۷	۸۳٫۳
	ڈپٹی کلکٹر ...	۱	۲۳	۲۴	۴٫۱۶	۹۵٫۱۳
	ڈپٹی مجسٹریٹ ...	۳۵	۲۵۳	۲۸۸	۱۲٫۳	۸۷٫۷
	سب ڈپٹی کلکٹر ...	۱۹	۹۵	۱۱۴	۱۶٫۷	۸۳٫۷
جنگل	رینجر وغیرہ ...	+	۲	۲	+	۱۰۰
ایکسائز	انسپکٹر وغیرہ ..	۳	۲۷	۳۰	۱۰	۹۰
افیون	سپروائزر وغیرہ ...	۳	۲	۵	۶۰	۴۰
ڈاکخانہ	پوسٹماسٹر وغیرہ	۱	۱۴	۱۵	۸٫۳	۹۲٫۷
تاربرقی	ٹیلیگراف ماسٹر ...	۲	+	۲	۱۰۰	+
فنانشیل	سپرنٹنڈنٹ ...	+	۲	۲	+	۱۰۰
جوڈیشل	ججان ہر درجہ ...	۷	۵۵	۶۲	۱۱٫۳	۸۸٫۷
"	منصف ...	۸	۲۸۴	۲۹۲	۳	۹۷
جیل	سپرنٹنڈنٹ ...	+	۱۴	۱۴	+	۱۰۰
رجسٹریشن	رجسٹرار ...	۱۵	۳۹	۵۴	۲۸	۷۲
پولس	سپرنٹنڈنٹ و انسپکٹر	۱۱	۴۱	۵۲	۲۱٫۱	۷۸٫۹
تعلیم	انسپکٹر و اسٹاف تعلیم ..	۱۲	۱۴۷	۱۵۹	۷٫۶	۹۲٫۴
میڈیکل	سول اسسٹنٹ و ہاسپٹل سرجن	۶	۱۵۵	۱۶۱	۳٫۷۶	۹۶٫۲۴
پبلک ورکس	انجنیر وغیرہ ...	+	۱۱	۱۱	+	۱۰۰
میزان		۱۲۷	۱۱۹۰	۱۳۱۷	۹٫۶	۹۰٫۴

نتیجہ بمبئی سول لسٹ

اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
سول سروس	کووی ننٹڈ سول سروس	۳	۱۰	۱۳	۲۳٫۰۱	۷۶٫۹
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	کمشنر	+	۶	۶	+	۱۰۰
	اسسٹنٹ کلکٹر ...	۱	۹	۱۰	۱۰	۹۰
	ڈپٹی مجسٹریٹ	+	۲	۲	+	۱۰۰
	اسسٹنٹ ڈایرکٹر زراعت	+	۱	۱	+	۱۰۰
لینڈ ریکرڈ اینڈ اگریکلچر	ڈپٹی کلکٹر	۶	۵۹	۶۵	۹٫۲۳	۹۰٫۷۷
	معاملت دار	۲	۱۹۴	۱۹۶	۱٫۰۲	۹۸٫۹۸
	ہیڈ اکونٹنٹ ...	+	۱۷	۱۷	+	۱۰۰
جنگل	ڈپٹی کنسرویٹر	۱	۱۵	۱۶	۶٫۲۵	۹۳٫۷۵
انکم ٹیکس	کلکٹر	+	۲	۲	+	۱۰۰
کسٹم	اسسٹنٹ کلکٹر ...	+	۲	۲	+	۱۰۰
نمک	اسسٹنٹ کلکٹر ...	+	۱	۱	+	۱۰۰
ڈاکخانہ	سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر و پوسٹماسٹر	۲	۶۵	۶۷	۳	۹۷
تاربرقی	ٹیلیگراف ماسٹر	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
فنانشیل	اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل	۱	+	۱	۱۰۰	+
جوڈیشل	گورنمنٹ لا افیسر ...	+	۱	۱	+	۱۰۰

ڈیپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
جوڈیشل	افسران ہائی کورٹ ...	۱	۲۹	۳۰	۳٫۳	۹۶٫۷
〃	جج و سشن جج	۱	۵	۶	۱۶٫۷	۸۳٫۳
〃	جج خفیفہ	۱	۱۳	۱۴	۶٫۳	۹۳٫۷
〃	سب آرڈینیٹ جج ..	۱	۱۲۵	۱۲۶	۰٫۸	۹۹٫۲
رجسٹریشن	انسپکٹر	۱	۴	۵	۲۰	۸۰
پولس	سپرنٹنڈنٹ ...	+	۱	۱	+	۱۰۰
〃	انسپکٹر	۲۲	۳۱	۵۳	۴۱٫۵	۵۸٫۵
تعلیم	سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر و ماسٹر	۵	۶۶	۷۱	۷	۹۳
میڈیکل	سول سرجن	+	۸	۸	+	۱۰۰
〃	اسسٹنٹ سرجن	۱	۴۳	۴۴	۲٫۳	۹۷٫۷
〃	ہاسپٹل اسسٹنٹ	۹	۱۷۶	۱۸۵	۴٫۹	۹۵٫۱
صفائی	اسسٹنٹ سرجن	+	۳	۳	+	۱۰۰
پولیٹکل	اسسٹنٹ ...	۱	۲۴	۲۵	۴	۹۶
پبلک ورکس	انجنیران	۲	۲۲	۲۴	۸٫۳	۹۱٫۷
متفرقات	سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس	+	۱	۱	+	۱۰۰
	میزان ...	۶۲	۹۳۸	۱۰۰۰	۶٫۲	۹۳٫۸

نتیجہ سندھ سول لسٹ

جولائی سنہ ۱۸۹۴ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد: مسلمان	تعداد: ہندو	میزان	فیصدی: مسلمان	فیصدی: ہندو
سول سرونٹ	ایچ - اے سول سرونٹ	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
پولیٹیکل	نیٹو اسسٹنٹ	+	۱	۱	+	۱۰۰
〃	میر منشی	۱	+	۱	۱۰۰	+
لینڈ ریونیو	ڈپٹی کلکٹر	۵	۶	۱۱	۴۵٫۵	۵۴٫۵
〃	مختار کار	۱۱	۴۰	۵۱	۲۱٫۶	۷۸٫۴
〃	ہیڈ منشی	۸	۶۳	۷۱	۱۱٫۳	۱۱٫۷
〃	ریونیو سروے ...	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
〃	ہیڈ اکونٹنٹ ...	+	۶	۶	۰	۱۰۰
جوڈیشل	گورنمنٹ پلیڈر ...	+	۲	۲	+	۱۰۰
〃	رجسٹرار	+	۲	۲	+	۱۰۰
〃	سب آرڈینیٹ جج ..	۱	۱۲	۱۳	۷٫۷	۹۲٫۳
پولس	انسپکٹر	۱۲	۳	۱۵	۸۰	۲۰
〃	چیف کانسٹبل ...	۶۱	۱۴	۷۵	۸۱٫۳	۱۸٫۷
انہار و تعمیرات	اکزکٹو انجنیر	+	۲	۲	+	۱۰۰
〃	اسسٹنٹ انجنیر	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
رجسٹریشن	انسپکٹر رجسٹریشن ..	۱	+	۱	۱۰۰	+
ترجمہ	مترجم	+	۱	۱	+	۱۰۰
نمک	سپرنٹنڈنٹ	+	۲	۲	+	۱۰۰

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
تعلیم	انسپکٹر ۔ ۔ ۔ ۔	۲	۶	۸	۲۵	۷۵
"	اسٹاف تعلیم ۔ ۔	۲	۸	۱۰	۲۰	۸۰
جنگل	کنسرویٹر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	فارسٹ رینجر ۔ ۔ ۔ ۔	+	۵	۵	+	۱۰۰
"	فارسٹر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱	۱۷	۱۸	۵ء۶	۹۴ء۴
ڈاکخانہ	انسپکٹر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۴	۲	۶	۶۶ء۷	۳۳ء۳
ریلوے	ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ	+	۱	۱	+	۱۰۰
میڈیکل و جیل	سپرنٹنڈنٹ ۔ ۔ ۔	+	۱	۱	+	۱۰
صفائی	انسپکٹر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲	۵	۷	۲۹ء۱	۷۱ء۲
میزان		۱۱۴	۲۰۶	۳۲۰	۳۵ء۶	۶۴ء۴

نتیجہ سول لسٹ مدراس

اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	مسلمان	ہندو	میزان	مسلمان	ہندو
سول سروس	انڈین و اسٹیچوٹری سروس ۔	۲	۶	۸	۲۵	۷۵
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	اسسٹنٹ کمشنر ۔ ۔	+	۳	۳	+	۱۰۰
	ہیڈ اسسٹنٹ تو کلکٹر ۔ ۔	۲	۲	۴	۵۰	۵۰
	ڈپٹی کلکٹر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۵	۷۸	۸۳	۶	۹۴
	تحصیلدار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۹	۱۴۳	۱۵۲	۵ء۹	۹۴ء۱
ریونیو و بندوبست	ڈپٹی کمشنر ۔ ۔ ۔ ۔	+	۳	۳	+	۱۰۰
"	اسسٹنٹ کمشنر	–	۱	۱	+	۱۰۰
جنگل	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	+	۲	۳	+	۱۰۰

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد مسلمان	تعداد ہندو	میزان	فیصدی مسلمان	فیصدی ہندو
کسٹم	سپرنٹنڈنٹ	+	۱۱	۱۱	+	۱۰۰
نمک و آبکاری	اسسٹنٹ کمشنر	+	۲	۲	+	۱۰۰
ڈاکخانہ	سپرنٹنڈنٹ	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
ریونیو	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	+	۵	۵	+	۱۰۰
فنانشیل	اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	سپرنٹنڈنٹ	+	۲	۲	+	۱۰۰
جوڈیشیل	ججان ہائی کورٹ .. .	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	عہدہ داران ہائی کورٹ	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	ڈسٹرکٹ و سشن جج .	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	جج خفیف	+	۱	۱	+	۱۰۰
"	پریزیڈنسی مجسٹریٹ .	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
"	سب آرڈینیٹ جج ..	+	۱۴	۱۴	+	۱۰۰
"	منصف	۱	۱۱۰	۱۱۱	۰٫۹	۹۹٫۱
جیل	سپرنٹنڈنٹ ...	+	۱	۱	+	۱۰۰
رجسٹریشن	رجسٹرار	+	۲۳	۲۳	+	۱۰۰
پولیس	سپرنٹنڈنٹ و انسپکٹر	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
تعلیم	پروفیسر و انسپکٹر ..	۴	۹۰	۹۴	۴٫۳	۹۵٫۷
میڈیکل	پریزیڈنسی سرجن ...	۱	۳	۴	۲۵	۷۵
"	اسسٹنٹ سرجن ..	۱	۱۲	۱۳	۷٫۷	۹۲٫۳
ٹیکا	ڈپٹی انسپکٹر	۷	۴۵	۵۲	۱۴	۸۶

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد مسلمان	تعداد ہندو	میزان	فیصدی مسلمان	فیصدی ہندو
اسٹیشنری	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	✤	۱	۱	✤	۱۰۰
پبلک ورکس	انجنیر	۱	۴	۵	۲۰	۸۰
”	سپروایزر	۲	۸	۱۰	۲۰	۸۰
متفرقات	مترجم و رجسٹرار ...	✤	۶	۶	✤	۱۰۰
میزان		۳۸	۵۹۰	۶۲۱	۶٫۰۵	۹۳٫۹۵

نتیجہ آسام سول لسٹ ۱۸۹۳ء

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد مسلمان	تعداد ہندو	میزان	فیصدی مسلمان	فیصدی ہندو
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	۳	۲۳	۲۶	۱۱٫۵	۸۸٫۵
	سب ڈپٹی کلکٹر	۲	۱۰	۲۱	۹٫۵	۹۰٫۵
	تحصیلدار	۱	۲۹	۳۰	۳٫۹	۹۶٫۱
جنگل	اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر	✤	۴	۴	✤	۱۰۰
ڈاکخانہ	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	✤	۵	۵	✤	۱۰۰
جوڈیشل	سب آرڈینیٹ جج ...	✤	۱	۱	✤	۱۰۰
”	منصف	۱	۸	۹	۱۱٫۱	۸۸٫۹
رجسٹریشن	اسپیشل سب رجسٹرار	✤	۷	۷	✤	۱۰۰
پولس	انسپکٹر	✤	۳	۳	✤	۱۰۰
”	جمعدار و صوبہ دار ...	۶	۴۲	۴۸	۱۲٫۳	۸۷٫۷
تعلیم	ڈپٹی انسپکٹر	✤	۴	۴	✤	۱۰۰
”	ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول۔	✤	۹	۹	✤	۱۰۰
”	ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول۔	✤	۱	۱	✤	۱۰۰

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
میڈیکل	سرجن میجر۔۔۔۔	+	۲	۲	+	۱۰۰
	اسسٹنٹ سرجن۔۔	+	۴	۴	+	۱۰۰
پبلک ورکس	ایگزیکٹو انجنیئر۔۔۔۔۔	+	۳	۳	+	۱۰۰
"	اسسٹنٹ انجنیئر	+	۷	۷	+	۱۰۰
"	ایگزامنر۔۔۔۔۔	+	۱	۱	+	۱۰۰
"	سپروائزر۔۔۔	۱	۷	۸	۱۲٫۵	۸۷٫۵
"	اورسیر۔۔۔۔۔	+	۱۵	۱۵	+	۱۰۰
"	ماتحتان۔۔۔۔۔۔	+	۱۰	۱۰	+	۱۰۰
میزان		۱۶	۱۹۹	۲۱۵	۷٫۵	۹۲٫۵

نتیجہ برہما سول لسٹ

اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ع

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	مسلمان	ہندو	میزان	مسلمان	ہندو
سول سروس	اسسٹنٹ کمشنر۔۔	۱	۱	۲	۵۰	۵۰
لینڈ ریونیو اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن	اسسٹنٹ سٹلمنٹ افسر	+	۳	۳	+	۱۰۰
	سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈ	+	۵	۵	+	۱۰۰
	اسپیشل لوکل سروے	+	۲	۲	+	۱۰۰
	ڈیمارکیشن افسر۔۔۔۔	+	۹	۹	+	۱۰۰
	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	+	۲۵	۲۵	+	۱۰۰
	میوک۔۔۔۔۔	۲	۲۳۷	۲۳۹	٫۸	۹۹٫۲
جنگل	اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر	+	۲	۲	+	۱۰۰
ڈاکخانہ	سپرنٹنڈنٹ۔۔۔۔	۱	۱	۲	۵۰	۵۰

ڈپارٹمنٹ	عہدہ	تعداد		میزان	فیصدی	
		مسلمان	ہندو		مسلمان	ہندو
ڈاکخانہ	انسپکٹر......	۳	۴	۷	۴۳	۵۷
"	پوسٹماسٹر.....	۱	+	۱	۱۰۰	+
اکونٹس	اسسٹنٹ کنٹرولر..	+	۲	۲	+	۱۰۰
جوڈیشل	رجسٹرار......	۱	+	۱	+	۱۰۰
"	جج خفیفہ....	+	۱	۱	+	۱۰۰
جیل	سپرنٹنڈنٹ....	۱	۴	۵	۲۵	۷۵
سول پولس	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ	+	۶	۶	+	۱۰۰
"	انسپکٹر.......	۱	۶۱	۶۲	۱٫۶	۹۸٫۴
ملٹری	صوبہ دار میجر......	+	۲	۲	+	۱۰۰
میرین	پاسے لٹس......	۵	۱	۶	۸۳٫۲	۱۶٫۸
تعلیم	ڈپٹی انسپکٹر......	۲	۲۹	۳۱	۶٫۵	۹۳٫۵
"	سب انسپکٹر.....	+	۴	۴	+	۱۰۰
"	اسسٹنٹ لکچرر...	+	۲	۲	+	۱۰۰
میڈیکل	سول سرجن......	+	۳	۳	+	۱۰۰
"	اسسٹنٹ سرجن..	+	۱۱	۱۱	+	۱۰۰
پبلک ورکس	اکزکٹو انجنیر......	+	۱	۱	+	۱۰۰
"	اسسٹنٹ انجنیر..	+	۶	۶	+	۱۰۰
متفرقات	گورنمنٹ مترجم...	+	۲	۲	+	۱۰۰
"	ویٹنری ڈپارٹمنٹ...	+	۱	۱	+	۱۰۰
میزان		۱۸	۴۲۵	۴۴۳	۴٫[illegible]	۹۵٫۹